

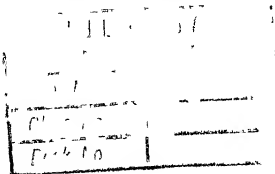
Vol. II  
No. 10.



*Saturday*  
*21st June, 1952.*

## HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY DEBATES

### Official Report



#### CONTENTS

	PAGE
Starred Questions and Answers ..	547-555
Unstarred Questions and Answers ..	555-556
Demands for Grants . . .	556-596
Business of the House . .	596-597
Demands for Grants (contd) . .	597-624

*Price: Eight Annas.*



## HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

*Saturday, 21st June, 1952*

(Tenth day of the Second Session)

The Assembly met at Five Minutes past Nine of the Clock.

*[Mr. Speaker in the Chair]*

### Starred Questions and Answers

*Mr. Speaker* . We shall now take up questions.

#### *Chief Secretariat Staff*

\*92 *Shri V. D. Deshpande* (Ippaguda) : Will the hon. the Chief Minister be pleased to state .

(1) Whether some of the persons who have been absorbed in the Chief Secretariat from the Residency have had their salaries fixed in a particular advantageous fashion ?

(2) Whether such fixation was based on wrong data furnished in the last pay certificates of these men ; and whether a proper scrutiny will be made now?

(3) What was the position of these people in the Residency and whether they have benefited themselves unduly by misrepresentation of facts and data produced at the time when things were in utter confusion immediately after the Police Action ? and

(4) Whether the persons so benefited all belong to a particular community?

*The Chief Minister (Shri B. Ramakrishna Rao) :*

(1) None was absorbed in the Chief Secretariat from the late Hyderabad Residency which was abolished in August 1947.

(2), (3) & (4) Do not arise in view of the reply to No. (1) above.

(PAUSE)

*Mr. Speaker* : Let us proceed to the next question. *Shri V.D. Deshpande.*

## CIVIL SERVICE RULES

\*93. *Shri V.D. Deshpande*. Will the hon. the Chief Minister be pleased to state

Whether consequent on the issue of the Civil Services (Classification, Control and Appeal) Rules and the removal of the powers to consider appeals of Government servants from the Public Service Commission, adequate and satisfactory arrangements exist for proper scrutiny and adjudication of such appeals?

*Shri B. Ramakrishna Rao* : Yes.

(PAUSE)

*Mr. Speaker* : Let us proceed to the next question.  
*Shri Syed Hasan*.

(PAUSE)

*Mr. Speaker* : The hon. Member is not in his seat. Let us proceed to the next question. *Shri Pratapa Reddy*

## SINDHIS IN JAIL DEPARTMENT

\*142. *Shri S. Pratapa Reddy (Wanaparthi)* Will the hon. Minister for Home be pleased to state :

(1) Whether any Sindhis have been appointed in Jail Department after the present Inspector-General of Jails has taken charge?

(2) If so, the number of such appointments?

(3) Whether in respect of the above appointments reference was made to the Public Service Commission?

(4) If so, the number of persons recommended by the Public Service Commission?

(5) Their qualifications and salaries recommended?

ہوم منسٹر (شری دگمبرائو بدو)۔ موجودہ جیل کے ڈائریکٹر جنرل کا تقرر ہونے کے بعد دو گریڈ اور چھ نان گریڈ پوسٹس پرسندھیوں کا تقرر ہوا۔ پبلک سروس کمیشن سے صرف گریڈ پوسٹس کی حد تک رجوع کر کے کی ضرورت پڑی ہے۔ دونوں کے بارے میں جو ریفرنس دیا گیا ہے ان میں سے ایک آفیسر کے بارے میں پبلک سروس کمیشن نے اپنی رضا مندی کا اظہار کیا ہے۔ دوسرے آفیسر سندھ میں جیل ڈپارٹمنٹ میں گریڈ بوسٹ پر تھے۔ رہنمائی ہونے کی حیثیت سے گورنمنٹ آف انڈیا کی تھریک ز انکم چارج لیا گیا۔

ایک آریل مہر - کیا ان دونوں افسروں کے نام آریل مسٹر تاسکتے ہیں ؟

شری دگمبر راؤ بندو - انکے نام سدرو مل اور مولچند ہیں -

*Shri Pratapa Reddy* It was heard that a person who was not even a Matriculate had been recommended to the Public Service Commission for a post carrying Rs 700 Is it true ?

*Shri Digamber Rao Bindu:* It is not true.

شری وی۔ ڈی - دیشپانڈے - کیا یہ صحیح ہے کہ حب سے یہ سدھی آئے ہیں سدھیوں کو مسلسل حیل ڈپارٹمنٹ میں لیا جا رہا ہے ؟

شری دگمبر راؤ بندو - یہ صحیح ہیں بلکہ انکے حو . ۹ تقررات ہوئے ہیں ان میں گریڈ اور ناں گریڈ پوسٹس پر صرف ۶ سدھیوں کا اپائنٹمنٹ (Appointment) کیا گیا ہے۔ ناں سب ملکی ہیں - ان چھ میں سے بھی دو کو علحدہ کر دیا گیا ہے اور صرف چار سدھی ہیں - انہیں محض رفیوچی (Refugee) ہونے کی حیثیت سے اور جیل ڈپارٹمنٹ کا کافی تجربہ رکھنے کی وجہ سے بلا لحاظ اسکے کہ وہ ایجوکیشنل کوالیفیکیشن (Educational Qualifications) رکھتے ہیں یا نہیں ٹمپری (Temporary) طور پر مامور کر لیا گیا ہے -

شری پائی ریڈی (ابراہیم پٹن - عام) - کتنے حیل سپرنٹنڈنٹس سدھی ہیں ؟  
شری دگمبر راؤ بندو - سپرنٹنڈنٹس ہیں بلکہ دو ڈپٹی سپرنٹنڈنٹس کا تقرر ہوا ہے جنکے نام میں نے ابھی بتائے ہیں -

شری گرواریڈی (سدی پیٹھ) - سکندرا نادر حیل کے سپرنٹنڈنٹ کون ہیں ؟  
شری دگمبر راؤ بندو - میرے پاس ان کا نام نہیں ہے -

شری گرواریڈی - وہ سدھی ہیں یا نہیں ؟  
شری دگمبر راؤ بندو - میں نے حب حیل کو ورث (Visit) کی تھی تو اس وقت سدھی تھے -

شری گرواریڈی - اب کون ہیں ؟

شری دگمبر راؤ بندو - اس درمیان میں اگر کسی دوسرے کا تقرر ہوا ہے تو مجھے معلوم نہیں -

شری وی۔ ڈی - دیشپانڈے - کیا ہوم مسٹر یہ تاسکتے ہیں کہ سکندرا نادر حیل کے جو سپرنٹنڈنٹ بریانی صاحب ہیں انہوں نے پہلے جہاں تھے وہاں کے سپرنٹنڈنٹ مسٹر برنٹلو پر جھوٹے الزامات لگا کر خود پروموشن (Promotion) حاصل کر لیا ہے ؟

شری دگمبر راؤ بدو - مسٹر برملو کی درخواست میرے پاس آئی ہے جو ریر دریا ہے۔

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے - کیا ہوم مسٹر کو معلوم ہے کہ عام طور پر ان سدھیوں کے خلاف ظلم و زیادتی کی شکایات ہیں ؟

شری دگمبر راؤ بدو - میرے پاس شکایات ہیں آئی ہیں ۔

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے - کیا ہوم مسٹر کو معلوم ہے کہ ڈیٹینور (Detenus) کے حب بیور پیپر مانگا تو ان پر لائھی چارج کیا گیا ؟

شری دگمبر راؤ بدو - میرے پاس کوئی شکایت نہیں آئی ۔

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے - کیا ہوم مسٹر پچھلا ریکارڈ دیکھ کر بتا سکتے ہیں ؟

شری دگمبر راؤ بدو - نوٹس دیجائے تو بتا سکتا ہوں ۔

شری پانی ریڈی - جس سدھیوں کا تقرر ہوا ہے انکو اسی گریڈ پر مامور کیا گیا ہے جس پر وہ پہلے تھے یا ڈبل و ٹریبل پروموشن دئے گئے ؟

شری دگمبر راؤ بدو - پروموشن کا کوئی سوال نہیں ۔ وہ لوگ رفیو حیر کی حیثیت سے ہندوستان میں آئے تھے ۔ انکو کہیں نہ کہیں کام دینا ضروری تھا ۔ چونکہ وہ لوگ وہاں کے حیل ڈپارٹمنٹ میں گریڈڈ پوسٹس پر تھے اسلئے انکو یہاں بھی گریڈڈ پوسٹس پر تقرر کیا گیا ۔

شری پانی ریڈی - کیا ان سدھیوں کے لئے حیل کے سوا کوئی اور محکمہ نہیں تھا ؟

شری دگمبر راؤ بدو - وہاں چونکہ وہ حیل ڈپارٹمنٹ میں تھے اسلئے یہاں بھی انکو حیل ڈپارٹمنٹ میں رکھا گیا ۔

ایک آنریبل ممبر - کیا وہاں سے کوئی ایسی رپورٹ وصول ہوئی تھی کہ وہاں یہ لوگ حیل ڈپارٹمنٹ میں تھے ؟

شری دگمبر راؤ بدو - گورنمنٹ آف انڈیا نے انکے متعلق تحریک کی تھی ۔ اس بنا پر انکا تقرر کیا گیا ہے ۔

ایک آنریبل ممبر - کیا موجودہ ناظم صاحب جیل اتنے بوڑھے ہیں کہ کام نہیں کر سکتے ؟

شری دگمبر راؤ بدو - بہت سے نوجوانوں سے کافی جوان ہیں ۔ (Laughter)

GOVERNMENT DOCTORS

\*120 *Shri Ch Venkatarama Rao* (Karimnagar) Will the hon Minister for Public Health, Medical and Education be pleased to state

(1) Whether the Government is aware of the fact that generally all the Government Doctors of Civil Hospitals do private practice ?

(2) Whether it is a fact that they persuade the patients to see them in their houses ?

(3) Whether it is a fact that they do not read cases before settling private fees ? and

(4) Whether it is a fact that they demand Rs. 15, 20 and 30, as consulting, visiting and age certificate fees, respectively ?

श्री. फुलचंद गांधी :- मैं समझता हूँ की गुजरता हप्ता जिस प्रकार के अनेक प्रश्न उत्तर दे दिया जा चुका है ।

مسٹر اسپیکر - ۱۴ تاریخ کو عالیٰ اس کا جواب دیا جا چکا ہے ۔

*Shri Phoolchand Gandhi* On the 14th June, a question of the same type put by *Shri A Raja Reddy* was answered by me

شری سی ایچ - وینکٹر اماراؤ - اس سوال کے پارٹس ۲ و ۳ کا جواب پوری طرح نہیں ملا ہے۔ سہلیمٹری کوئسٹن آئے تھے جس کا جواب نہیں دیا گیا۔ اسلئے پارٹس ۲ و ۳ کا جواب مطلوب ہے۔

आनरेबल श्री. फुलचंद गांधी : पार्ट्स २ और ३ के बारे में सप्लिमेंटरी क्वेश्चन्स काफी तादाद में पूछे गये थे जिनका मैंने तपसिली जवाब दिया है ।

*Mr Speaker* . Now let us proceed to the next question.  
*Shri Syed Hasan*

DEMOLITION OF AFZALGUNJ GATE

\*135 *Shri Syed Hasan* (Hyderabad city) Will the hon Minister for Local Self-Government be pleased to state

(1) Whether it is a fact that Afzalgunj Gate in Hyderabad City is being demolished ?

(2) If so, for what reasons ?

(3) What is the total expenditure incurred in connection with its demolition ?

(The Minister for Local Self-Government) (*Shri Anna Rao Ganamukhi*)

(1) Yes.

(2) This gate was regarded as an obstacle for the traffic passing over the New Bridge.

(3) It is estimated that Rs. 3,700 will be spent by the Hyderabad Municipal Corporation on the demolition of this gate.

*Mr Speaker* The hon Minister may translate the above into Urdu as decided perviously

شری انا راؤ کی مکھی - پہلے سوال کا جواب ہے ، ہاں ۔  
۲۔ یہ گیٹ ٹرافک کے لئے آسٹیکل بنا ہوا تھا ۔ اسلئے اسکو مسدود کرنے کا حکم دیا گیا ۔ احراجات کی حد تک ( ۳۷۰۰ ) روپے میونسپل کارپوریشن کے خرچ کرنے کا اندازہ ہے ۔

شری پاپی ریڈی - کیا اس سے ڈھکر ریڈیکل ( Radical ) پروگرام میونسپل کارپوریشن کے سامنے ہیں تھا ؟

مسٹر اسپیکر - ” ریڈیکل پروگرام “ اس سے آریبل ممبر کا کیا مطلب ؟

شری پاپی ریڈی - اس سے بہتر پروگرام ۔

مسٹر اسپیکر - میں نے خود یہ ہیں سمجھا آریبل ممبر کیا معلوم کرنا چاہتے ہیں ۔

شری پاپی ریڈی - اتنا ہی پیسہ کیا کسی دوسرے بہتر کام کے لئے صرف نہیں ہو سکتا ؟

*Shri B Ramakrishna Rao* : It is a matter of opinion.

شری سید حس - میں نے وہاں جا کر دیکھا ۔ جو آئیلینڈس ( Islands ) بنائے جا رہے ہیں وہ اس گیٹ میں ہیں آئے ۔ اس کے باوجود بھی اسے کیسے آسٹیکل ( Obstacle ) محسوس کیا جا سکتا ہے ؟

*Mr. Speaker* It is a matter of opinion. Questions should be asked for the purpose of eliciting information only.

شری وی ۔ ڈی ۔ دیشپانڈے - میں یہ انفرمیشن چاہتا ہوں کہ اگر جبکہ وہاں جو آئیلینڈس بنائے جا رہے ہیں وہ اس کے اندر ہیں آئے ہیں پھر بھی وہ آسٹیکل کیسے سمجھا جا رہا ہے ؟

شری بی ۔ رام کشن راؤ - میں سمجھتا ہوں کہ آج سے تین دس برس پہلے سے اسکو آسٹیکل سمجھا جا رہا تھا ۔ میونسپل کارپوریشن میں یہ مسئلہ پیش ہوا اور اسے آسٹیکل سمجھا گیا ۔

شری وی ۔ ڈی ۔ دیشپانڈے - ” آسٹیکل “ کے کیا معنی ہیں ؟



*Mr Speaker* Questions should be asked for information and not for examination and cross-examination

*Shri V. D. Deshpande* . I do not understand what is meant by 'obstacle' . If it is anything coming in the path of traffic-going, the island is there and inside that .

*Shri B. Ramakrishnarao* . I will ask my hon. friend to refer Oxford Dictionary

*Shri V. D. Deshpande* That is no answer, I believe.

*Mr Speaker* . Well, that is the answer.

شری لکشمی کوٹڈا (آصف آباد - عام) - کیا یہ صحیح ہے کہ اس کباں کی وجہ سے وہاں پانچ چھ پولیس کے حوانوں کو سائیڈ نلے کے لئے رکھا پڑتا تھا - کباں کی وجہ سے ادھر کی ٹرافک ادھر اور ادھر کی ٹرافک ادھر نظر میں آتی تھی اور اس تکلیف کو دور کر کے لئے ایسا کر کے کی ضرورت محسوس ہوئی ؟

شری اماراؤ گی مکھی - بالکل صحیح ہے -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - میں بھی یہی معلوم کرنا چاہتا تھا -

شری سید حسن - اس دروازہ کے دارو حودو اور کباں تھیں انکو توڑنے کی گورنمنٹ نے ایک اسکیم سائی تھی - کیا آنریبل مسٹر اس سے واقف ہیں ؟

آنریبل شری اماراؤ گی مکھی - میں اس سے واقف نہیں ہوں -

شری سید حسن - کیا آنریبل مسٹر اس سے واقف ہیں کہ اس دروازہ کو توڑنے میں کوئی حادی نقصان بھی ہوا ہے ؟

شری اماراؤ گی مکھی - ایسی کوئی اطلاع نہیں ہے -

شری گوپی ڈی گنگا ریڈی (نرمل - عام) - کیا اس دروازہ میں چھپے کے لئے بھی کوئی گھنٹش تھی ؟

(Laughter-No answer was given)

شری سید حسن - کیا یہ لیڈ مارک (Land mark) ہے ؟

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - ان کا مطلب یہ ہے کہ کیا اسکی کوئی ہسٹارک سکیمیکس (Historic significance) ہے ؟

شری بی - رام کشن راؤ - یہ سہ ۹۰۸ ع کی طعیاں کے بعد بنا ہے - یہ ہسٹارک بھی نہیں ہے - اگر آنریبل ممبر اس سے نا واقف ہیں تو اپنے نزرگوں سے پوچھیں کہ کمپ باہے ؟

श्रीमती आशाताजी बाघमारे (विजापूर) - रस्त्यावर जी बर्तुळें असतात

श्री. अण्णाराव आपण आपला प्रस्न पुन्हा विचारावा

श्रीमती आशाताजी बाघमारे मी माननीय मंत्र्यांना असे विचारू बिच्छिते की चौरस्त्यावर जी बर्तुळें काढलेली असतात ती कधी लहान तर कधी मोठी असतात असे का होते?

श्री. अण्णाराव : ते तेथे असणाऱ्या जागेवर अवलंबून असते

شری گرو ریڈی - انہی کہا گیا تھا کہ حوانات اردو میں ہوئے چاہئیں - اسکی پاسدی  
ہیں کی جا رہی ہے -

The Minister for labour, Rehabilitation Information and Planning (*Shri V B Raju*) . I would like to know, Sir, whether there is any compulsion that a particular hon. Member should speak in Hindi or Urdu.

*Mr Speaker* . There is no compulsion ; but two days ago during the question-hour when the reply was given in English some of the hon. members of the House stated that they were not able to follow and therefore there was some difficulty in asking the supplementary questions As all the Ministers were conversant with Urdu or Hindi. I, therefore, said that the replies to questions should be given in Hindi or Urdu

شری سید حس - میرا ایک سوال رہ گیا ہے -

مسٹر اسپیکر - میں سمجھتا ہوں کہ دروازے کے بارے میں کافی سوالات ہو چکے ہیں -

شری سید حس - جی نہیں - سوال نمبر ۱۳۴ رہ گیا ہے -

#### EXPENDITURE OF POLICE ACTION

\*134. *Shri Syed Hasan* : Will the hon. the Chief Minister be pleased to state

(1) Whether the Government of Hyderabad has borne the cost involved on the Police Action or any portion of it ?

(2) If so, what is the amount paid by the Government of India ?

(3) What proportion does this amount represent to the total expenditure on the Police Action ?

*Shri B. Ramakrishnarao* : As the hon. Member was not present in the House at the time when he was asked to put this question, You, Sir, passed over it.

*Mr. Speaker* Now that he is present in the House, I would allow him to put that question. But he ought to be careful in future. Hon. Members are expected to be in their seats in time.

شری بی۔ رام کشن راؤ۔ اس سوال کے پہلے کرو کا جواب دی میں ہے۔ اسلئے دوسرے اور تیسرے خرو کے جواب کا مسئلہ پیدا نہیں ہوتا۔

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے۔ یہ حرجہ کس نے برداشت کیا ہے ؟

شری بی۔ رام کشن راؤ۔ گورنمنٹ آف انڈیا نے۔

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے۔ وہ کتنا ہوا کیا آرریبل چیف مینسٹر تلاش کتے ہیں؟

شری بی۔ رام کشن راؤ۔ مجھے پتہ نہیں۔

### Unstarred Questions and Answers

#### EXPENDITURE IN HOSPITALS

78 *Shri L R Ganerwal* (Ramayanpet) : Will the hon. Minister for Public Health, Medical and Education be pleased to state :

(1) The average per capita expenditure for inpatients on (a) diet, (b) milk, (c) fruits, (d) medicine in the following Hospitals in the Hyderabad City

(i) Osmania Hospital.

(ii) Victoria Hospital

(iii) Sultan Bazar Hospital.

(iv) Golkonda Hospital.

(2) The average per capita expenditure for out-patients on medicines in the above hospitals ?

*Shri Phoolchand Gandhi* (a) The average per capita expenditure for 4 hospitals for indoor patients when they are given the following diets works out to :—

	Rs. a. p.
1. Milk diet only	1 2 0
2. Bread and Milk	1 0 0
3. Rice diet	0 13 6
4. Veg. diet	0 10 0
5 Non-Veg. mixed diet	0 13 0

*N. B*—The average as sanctioned by Government is Re. 1 per day per patient in which fruits are also brought and distributed to the patients.

6 Medicines cost annas five per day per patient.

(b) The average per capita expenditure for out-door patients on medicines for the four hospitals is approximately Rs 25 annually which work out approximately to one anna six pies per out-door patient per day on an average

### Demands for Grants

*Mr. Speaker* : Now let us proceed to demands for Grants  
The hon. Minister for Home.

*Shri Digambar Rao Bindu* : Sir, I beg to move that a sum not exceeding Rs 12,00,000 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March, 1953, in respect of Demand No. 6 The Demand has the recommendation of the Rajpramukh.

Sir, I beg to move : " that a sum not exceeding Rs 2,79,400 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March, 1953, in respect of Demand No 19. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh "

Sir, I beg to move : " that a sum not exceeding Rs. 27,51,000 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March 1953, in respect of Demand No 41 The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Sir, I beg to move: " that a sum not exceeding Rs 2,66,91,000 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March, 1953, in respect of Demand No. 42 The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Sir, I beg to move: " that a sum not exceeding Rs 1, 31,850 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March, 1953, in respect of Demand No 83 The demand has the recommendation of the Rajpramukh "

Sir, I beg to move: " that a sum not exceeding Rs. 37,50,000 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March, 1953, in respect of Demand No 95. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

*Mr. Speaker* : What is the aggregate amount ?

*Shri V D Deshpande* : As regards the demand relating to Police, the original figure given is Rs. 3,34,52,000. This figure has been later changed.

*Shri Digamber Rao Bindu* : The correct figure is Rs. 2,66,91,000. Rs. 3,34,52,000 is a misprint.

The total aggregate is Rs. 3,48,03,250.

*Mr. Speaker* : Hon. Member Shri Deshpande, wanted figure to be corrected.

*Shri V D Deshpande* : The correction I pointed out was that under the demand for Police, the amount shown was Rs. 3,34,52,000. Later on, we have been informed that there was some wrong calculation and the amount should be Rs. 2,66,91,000. That correction was not there.

*Mr. Speaker* : Is it correct ?

*Shri Digambar Rao Bindu* : Yes.

*Mr. Speaker* : Motions for grant of Demands Nos. 6, 19, 41, 42, 83 and 95 making an aggregate of Rs. 3,48,03,250 moved.

We shall now take up the cut motions.

*Shri V D Deshpande* : Mr. Speaker, Sir, I beg to move a cut motion to Demand No. 6 to reduce the allotment of Rs. 12,00,000 for charges on account of Motor Vehicles Act by Re. 1 to discuss the Motor Vehicle Policy of the Government.

*Mr. Speaker* : Motion moved :

“To reduce the allotment of Rs. 12,00,000 for Charges on account of Motor Vehicle Acts by Re. 1 to discuss the Motor Vehicle Policy of the Government.”

*Shri V.D. Deshpande* : Mr. Speaker Sir, I beg to move a cut-motion to Demand No. 19 to reduce the allotment of Rs. 2,79,400 for Home Department by Re. 1 to discuss the Home Policy of the Government.

*Mr. Speaker* : Motion moved :

“to reduce the allotment of Rs. 2,79,400 for Home Department by Re. 1 to discuss the Home Policy.”

*Shri K V Narayan Reddy* (Rajgopal Pet) Mr Speaker Sir, I beg to move a cut motion under Demand No 41 to reduce the allotment of Rs 27,51,000 for Jails and Convict Settlements by Rs. 100 to urge upon the Government to dispense the caravan of non-mulki and unqualified officers from the jail Department and replace by qualified Hyderabadis immediately

*Mr Speaker* Motion moved

“to reduce the allotment of Rs. 27,51,000 for Jails and Convict Settlements by Rs 100 to urge upon the Government to dispense the caravan of non-mulki and unqualified officers from the Jail Department and replace by qualified Hyderabadis immediately.

*Shri K V. Narayan Reddy* Mr Speaker, Sir I beg to move a cut-motion to Demand No 41 to reduce the allotment of Rs 27,51,000 for Jails and Convict Settlements by Rs. 100 to elicit information as to how the produce of Jails are being utilised.

*Mr. Speaker* . Motion moved

“to reduce the allotment of Rs. 27,51,000 for Jails and Convict Settlements by Rs 100 to elicit information as to how the produce of Jails are being utilised.”

*Shri V.D. Deshpande* : Mr Speaker, Sir, I beg to move a cut-motion to Demand No 41 to reduce the allotment of Rs 27,51,000 for Jails and Convict Settlements by Re. 1 to discuss the Jail Administration

*Mr Speaker* . Here, the hon. Member puts “to discuss the Jail and Convict Settlement Policy.” I think that is more specific and definite.

Motion moved :

“to reduce the allotment of Rs. 27,51,000 for Jails and Convict Settlements by Re. 1 to discuss the Jail and Convict Settlement Policy.”

*Shri K. Ramachandra Reddy* (Ramannapet) : Mr. Speaker, Sir, I beg to move :

“That the demand under the head ‘Jails and Convict Settlements’ be reduced by Re. 1.”

I want to discuss the policy of repression regarding detenus and convicts.

*Mr Speaker* As this cut motion is almost the same as cut motion No 3, which has been moved already, we shall discuss it along with it

*Shri V. D. Deshpande* Mr Speaker, Sir, the difficulty is Earlier we consulted the Secretary and were told that we can discuss general policy, but he said that a specification is necessary That is why the subject of discussion was changed just now We could not alter it in the original motion earlier

*Mr. Speaker* I would like to know who wants to discuss the policy and who wants to discuss the administration

*Shri V D. Deshpande* . That is why I said ' Jail administration '

*Mr Speaker* Shri Ramachandra Reddy wants to discuss the policy then ?

*Shri V D. Deshpande* No, he has said ' repression in jails '

*Mr Speaker* . It does not matter whether it is repression in jails or policy

Motion moved

" That the demand under the head ' Jails and Convict Settlement ' be reduced by Re 1 "

*Shri K V Narayana Reddy* Mr Speaker, Sir, I beg to move:

" That the demand under the head ' Jails and Convict Settlements ' be reduced by Re 1 to discuss the inhuman treatment meted out to the prisoners in jails by Superintendents, Jailors and Warders."

*Mr. Speaker* . I am afraid that ' inhuman treatment to prisoners ' and repression in jails is covered by cut motion No 4. One hon. Member has moved it just now saying that he wants to discuss repression in jails. So practically this goes with it. It is not a separate one because there also it was Re. 1. Yesterday some distinction was sought to be made on the ground that in some case the cut was Rs 100 and in another it was Re 1 The cut motion moved by Shri K. V. Narayana Reddy should be bracketted with cut motion No. 4.

*Shri V. D. Deshpande* . Mr. Speaker, Sir, in the Legislative Assembly Rules, it is stated that if similar cut motions are tabled in respect of the same demand, then they will be taken up in such

order as the Speaker approves of it. So, am I to understand, when you say that it will be bracketted with motion No. 4, that it will be taken up one after another ?

*Mr Speaker* : What I want to suggest is that as a cut motion it will not be put to vote. Of course, the hon Member will be allowed to discuss it, because the cut motion is practically the same.

*Shri A. Guruva Reddy* : I beg to move :

“That the demand under the head ‘Jails and Convict Settlements’ be reduced by Re. 1 to censure the Government regarding the treatment given to political detenus and prisoners.”

*Mr. Speaker* . The hon Member has said ‘the working of Jail and Convict Settlement’ It is already there in No 3

*Shri Guruva Reddy* : But, here a specific matter is omitted and I wanted to mention it, *viz.*, the treatment given to detenus and political prisoners.

*Mr Speaker* : At the time when the cut motions were given this point was not before the hon. Members. The cut motion is . “that the demand under the head ‘Jails and Convict Settlements’ be reduced by Re. 1” Motion moved

*Shri Viswanath Rao (Laxettipet General)* . Mr. Speaker, Sir, I beg to move .

“That the demand under the head ‘Police’ be reduced by Rs. 34,52,000 to discuss the refusal of supplies.”

*Mr. Speaker* : But in my copy, it is the full amount.

شری وشوناتھ راؤ: پہلے میں نے جو کٹ موشن دیا تھا اس میں ایسا نہیں تھا۔ یہ غلط ہے۔ ۳۴ لاکھ ۵۲ ہزار .....

مسٹر اسپیکر۔ آنریبل ممبر کا مشا کیا ہے؟ سپلائی کے بارے میں ڈسکشن کرنا چاہتے ہیں یا کیا؟

شری وشوناتھ راؤ۔ مشن یہ تھا کہ اوٹ سائیڈ (Outside) کے بالینس جو ہیں انکو واپس بھیجنا چاہئے۔۔

مسٹر اسپیکر۔ آنریبل ممبر کی وزڈنگ اس کے تعلق سے کیا ہو گی؟



*Shri Viswanath Rao* Repatriation of outside batallions.

*Mr Speaker* Motion moved : "That the demand under the head 'Police' be reduced by Rs 34,52,000" to discuss the repatriation of outside batallions.

*Shri V. D. Deshpande* . Mr. Speaker, Sir, I beg to move :

"That the demand under the head 'Police' be reduced by Rs. 75,00,000."

I had earlier put Rs 1,50,00,000, because the earlier figure given against this head was Rs 3 crores and odd. As a correction has been made in that figure, I am also making a correction in my cut motion, and have now put it as Rs. 75,00,000.

*Mr. Speaker* : Motion moved . "That the demand under the head 'Police' be reduced by Rs. 75,00,000 " to discuss economy in the Police Department.

*Shri A. Guruva Reddy* . Mr Speaker, Sir, I beg to move :

"That the demand under the head 'Police' be reduced by Re. 1 to discuss the repressive policy of the Government carried on through the Police Department in Telangana."

*Mr. Speaker* . Motion moved : "That the demand under the head 'Police' be reduced by Re. 1 to discuss the repressive policy of the Government and the working of the Police Department in Telangana "

*Shri K. Ramachandra Reddy* : Mr. Speaker, Sir, I beg to move .

"That the demand under the head 'Police' be reduced by Re 1 to discuss the policy of the Police Department specially with regard to the increase of Police Stations."

*Mr Speaker* . Probably in Telangana !

*Shri B. Ramakrishna Rao* . Your presumption is right, Sir.

*Shri K. Ramachandra Reddy* : Yes.

*Mr. Speaker* Motion moved . "That the demand under the head 'Police' be reduced by Re 1 to discuss the policy of the Police Department, Particularly with reference to the increase in the Police Stations in Telangana."

*Shri B. Krishniah* (Khammam General) I beg to move  
“That the demand under the head ‘Police’ be reduced by  
Re 1. to discuss the armed police camps in Telangana”

*Mr. Speaker* · I think it should be ‘the continuance of the armed police.’

*Shri B. Ramakrishna Rao* : Will it not be better to drop it, Sir, I think there is one already.

*Shri V.D. Deshpande* · The one before is regarding the repatriation. This is about armed police camps in Telangana.

*Mr. Speaker* : Whether the police are repatriated or not they should not be there !

*Shri V.D. Deshpande* : Police camps are different from Police Stations.

*Mr. Speaker* : Motion moved : “That the demand under the head ‘Police’ be reduced by Re. 1 to discuss the policy of the Police Department regarding the continuance of the armed police camps in Telangana.”

*Shri K. L. Narasimha Rao* (Yellandu-General) Mr. Speaker, Sir, I beg to move “That the demand under the head ‘Police’ be reduced by Re 1 to discuss the anti-communist policy of the Government.”

*Shri V. D. Deshpande* · There is one anti-communist scheme mentioned in the Budget.

*Mr. Speaker* · Motion moved : “That the demand under the head ‘Police’ be reduced by Re 1 to discuss the anti-communist scheme of the Government.”

*Shri B. D. Deshmukh* (Bhokardan-General) · Mr. Speaker, Sir, I beg to move : “That the demand under the head ‘Police’ be reduced by Re 1 to discuss the increase in the Police Force.”

*Mr. Speaker* Motion moved : “That the demand under the head ‘Police’ be reduced by Re. 1 to discuss the increase in the police force.”

*Shri Kankanti Srinivas Rao* (Dichpalli) · Mr. Speaker, Sir, I beg to move : “That the demand under the head ‘Police’ be reduced by Re. 1 to discuss the policy of recruitment to the Police Department.”

*Mr. Speaker* Motion moved "that the demand under the head 'Police' be reduced by Re. 1 to discuss the policy of recruitment to the Police Department"

*Shri V D Deshpande* Mr Speaker, Sir, I beg to move "That the demand under the head 'Capital outlay on Road Transport Schemes' be reduced by Re 1 to discuss the working and policy regarding Road Transport Department"

*Mr. Speaker* . Motion moved "that the demand under the head 'Capital outlay on Road transport schemes' be reduced by Re. 1 to discuss the working and policy regarding Road Transport Department"

The cut motions are mainly to Demands Nos. 41 and 42. I think these are the more important items which the hon. Members want to discuss. Of course, there are cut motions regarding demands Nos. 6, 19 and 95 also. We shall now proceed in the same manner as we did yesterday.

I think the Police Department has been under discussion from the very beginning and probably no day passes without any criticism of the Department. I only suggest that the same things may not be discussed again and again, it will not be worthwhile to reiterate the old arguments and repeat the same over and over again. *Shri Deshpande*

*Shri V.D.Deshpande* . At the outset I wish to make it clear that I will restrict myself to the only problems that are necessary to be dealt with here

*Mr. Speaker* : That is why yesterday I said that self imposed restriction is more helpful than restriction imposed from outside.

*Shri V.D. Deshpande* . As regards the Police Department, it is the most important one, and I have been rightly or wrongly often accused of having termed the whole budget as the 'Police Budget' and it was pointed out to me that no concrete suggestions were made and only observations were made. . . . .

*Mr. Speaker* . I am not making it a rule, but would it not be better if the hon. Member speaks in Hindustani.

*Shri V D. Deshpande* : As my colleagues will be speaking in Hindi, I may be permitted to speak in English.

In my Cut Motion on Demand No. 42, I had suggested a cut of Rs. 75 lakhs, under the existing demand of 2 crores 66 lakhs

91 thousand rupees. I will first explain how I arrived at this figure of 75 lakhs. The demand asked for is Rs 2 crores 66 lakhs 91 thousand and out of that I have proposed a reduction of 75 lakhs. The basis of my cut, I will be explaining to the House shortly.

The Police Budget in Hyderabad State in 1946 was 67 lakhs 59 thousand rupees. In 1947 it increased to 94 lakhs 50 thousand ; firstly due to a revision in pay scales and secondly due to the fact that the then Government was preparing for an onslaught on the rising peoples' movement. I would put it the first as 'peak period' in the Police Budget of Hyderabad State. After that, in 1948, the budget increased to 1 crore 38 lakhs and later on after the Police Action from 1949 to 1951, it increased from 2.53 crores to 5.68 crores. That was the second 'peak period'. This increase too, I submit, was directed as an onslaught on the peoples' movement.

These are the two 'peak periods' in the Police Budget of Hyderabad State. When I said that the Police Budget should be reduced, I had suggested that as a first step we might go back to the 1949-50 level, when the Police Budget was just 2.53 crores. I am taking into consideration the increase that has taken place since 1949. Having gone through the figures, I find that various aspects have been added to the budget, which demanded more money since 1949, the biggest of which is the increase in armed forces in Telangana. There are about 8,277 armed police men now, consisting of 6 H S R P. Battalions and on this the expenditure per year is Rs 80.43 lakhs. I propose that these forces should be decreased.

The second aspect is that until May, 1952, the outside Police Forces have been repatriated and accordingly a cut of 51.6 lakhs has been effected. But still there are about 42 officers of Gazetted rank and many more of lower ranks. If they are also repatriated, a saving of Rs 15.54 lakhs is possible.

Then, there are 81 Police Stations, which were added, according to the report of the Police Department, because of the particular situation obtaining in Telangana. I feel that if these 81 Police Stations can be abolished, a saving of about 18.18 lakhs is possible.

Then, on the Railways, we have armed guards and I feel that the present situation does not warrant any necessity of continuing it. Moreover the Railways have been taken over by the Centre and therefore the maintenance of law and order, must rightly be the responsibility of the Centre and they should bear the expenditure. If this step is taken, a saving of Rs 6.22 lakhs is possible.

Then comes the well-known Motor Transport Department, under which lakhs of rupees are being spent by the Police, in running the Jeeps from one place to another. I have found, in my talks with some of the hon. Ministers, that just to punish two or three anti-social elements, about a thousand or more of the armed personnel are mobilised in the surrounding areas. After combing the whole place, they just find some shepherd, who is probably giving food to those three or four so-called anti-social elements. Just for this purpose, the Jeeps and motor cars are run and hundreds and thousands of rupees are spent. I think this is an unnecessary item of expenditure. This Motor Transport Department should also be abolished which will result in a saving to the tune of Rs. 18 34 lakhs.

Then there is the so-called Anti-Communist Scheme, which in fact means Wireless Scheme or an increase in the number of Wireless Police Stations. I do not know why this is called the 'Anti-Communist Scheme' when it should be called the 'Wireless Scheme'. Somehow it has come to be called the 'Anti-Communist Scheme' and probably our Government could not resist the temptation of calling it so. I should think that in simple English this only means an increase in the number of Wireless Police Stations. The amount spent on it is Rs. 5 5 lakhs, which, I think can immediately be stopped.

Then comes the increase in the number of the Police Stations. In the Gorwalla Committee recommendations, it is stated that the police forces in the Hyderabad State can be immediately reduced to 24,000. Now, including the armed forces, the strength is 41,000 and if they are excluded, the figure comes to about 29,000. Possibly, it can be reduced to 24,000 safely and that will mean a saving of an expense on 5,000 police forces. As per my calculation, the expenditure on 41,000 forces comes to about Rs. 5 crores or in other words, I may roughly say that 1,000 rupees are spent on each Constable. Therefore, if these 5,000 constables are reduced, the saving will come to about Rs. 50 lakhs of rupees. Apart from the suggestions that I will be presently giving to reduce the higher cadre, . . . . I am sorry, I have forgotten one more item, *i.e.*, C.I.D. These C.I.D.'s are costing us at present 18.08 lakhs, as per my calculation from the figures given in the Budget, I notice that the increase during the last one or two years has been about 7 lakhs. Therefore, that increase can be safely excluded and so altogether we will be saving an amount of 2 crores 52 lakhs. In this, of course, for the purpose of calculation, I have taken the 51 lakhs spent on the Police forces repatriated, that is, non-recurring item and, therefore the saving which I have proposed will come to 2 crores immediately. In these 2 crores, the hon. Finance

Minister has promised that 68 lakhs or so has been already contemplated as economy. Of course, only 9 months are left and, therefore, I calculated that the economy of Rs 2 crores will come to about Rs 1 crore and if the amount of 68 lakhs is also taken away from that, it may come to about Rs 80 or 85 lakhs. There is also the question of repatriation of all outside officers and also the disbandment of H S R P. But time may be required for that and, therefore I do not want to be very exact. I want to leave about 10 lakhs for that for the coming two months and, therefore, I have put a round figure of 75 lakhs which can immediately be effected as a cut in the Police Budget. Day in and day out, we have been charged that we have got romantic schemes and we do not put concrete schemes. How many matters are put before us? I believe, the scheme as explained does not give any romantic suggestions of disbanding the police forces altogether. Of course, I propose certain stages: First to reduce it to the level of 1949/50—not altogether disbanding the police forces—and then to reduce it to 24,000 in the second stage. This could then be reduced further and brought to the level of 1947. Arguments were put forth yesterday that there was increment in the salaries and allowances after 1946 and we cannot reach the level of 1946. I have taken that into consideration and I believe that the 1½ crores suggested by me is a practical thing. This I am placing before the House for their consideration and I am confident that it is practicable in the coming three to six months. The question may be put. 'What will happen to the 6 battalions, if they are disbanded? If the House permits me, I will say that in the H S R P out of the 6 battalions, one battalion that came from Mysore has been absorbed altogether. Therefore, more or less, they do not belong to this State and there is no responsibility for us to maintain them and they can be immediately sent back. Our contract with them is to pay them one month's salary and we can ask them to go back to Mysore. In this way, one battalion can be immediately disbanded. As regards the other 5 battalions, the details with me show that 6,623 have been recruited from Madhya Pradesh, Uttar Pradesh, Bombay and Madras. They can be asked to go back and there would not be any responsibility for us beyond paying them one month's salary. In this way, the 6 battalions can be disbanded and after that, the remaining personnel—about 1,500—can be left in charge of our hon. Labour Minister. He has got so many schemes of planning and projects and I believe, these personnel can be absorbed there. Any way, they are temporarily taken and they can be disbanded like this.

As regards the 81 police stations, I have to state that on the pretext of 'abnormal situation' they have been located in the Districts of Warangal, Karimnagar, Nalgonda, etc., and I am sure

it a wise policy is pursued by the present Government there will not be any necessity of keeping these police stations. These police stations should be immediately abolished.

Regarding other matters, I need not go much into them. But I believe that it is possible to reduce the police forces. But I would like to make remarks on the situation in Telengana. It has been said by the hon. Chief Minister and also by the other Ministers that unless and until the law and order is guaranteed in Telengana, it is not possible to reduce armed forces. As I said the other day while initiating the general discussion on the Budget, it is not possible to suppress the people's movement with bayonets and armed forces and I repeat it now also. The hon. Chief Minister made an observation that we have got so many things in the Tenancy Act and we have to give guarantees to the tenants and with all that the Opposition does not appreciate it. But may I ask here. Have not the peasants in Telengana, their mass organisation and the Communist Party made radical changes in their whole outlook and policy. Have not they withdrawn the armed struggle categorically and unconditionally?

Are not the members of the Communist Party along with other Democratic parties working here in the Legislature? Have they not made it very clear that as long as democratic methods are available, they want to pursue them? Have they not made it very clear that it is not by individual terrorist acts or by killing or murdering any officer that the Communist Party thinks that revolution comes? Have they not made it very clear that the Communist Party believes in the raising of masses and not in individual actions? If all this is not clear, if all this is not understood, if all this is not appreciated, how does the Treasury Benches expect us to appreciate that they have made certain changes in the Tenancy Act? Will it be wrong if I should observe that the changes in the Tenancy Act have been rendered necessary because of the revolt of the peasants of Telangana against the landlords? The Treasury Benches want to take credit for this, and yesterday they put in a very glorified manner; but I say the credit goes to the first greatest Peasants' Revolt in India, in Telangana (Cheers). The credit must be given where it is due. One may call them devil, but the devil has to be given credit. We, for our part, do not call them devil. They have shown the path; they have shown to the world that, if an autocratic regime is there, for the people, there is no other alternative left but to rise in revolt. They will again rise in revolt if one rules autocratically (Cheers). I want the Treasury Benches to understand that we have made a radical change, a fundamental change, in our policy; that we are pledged to democratic methods as long as the Party in power is

pledged to democratic methods, that as long as they are pledged to follow the normal way we will also follow the normal way, that we have withdrawn the armed struggle there and we can pledge here that as long as they follow ordinary methods—democratic methods—attention to the demands of the peasants—we are here to co-operate with them on that matter as well (Cheers).

Much criticism is made about arms. The question is also raised by some Members of the House on the right that certain incidents have taken place. May I submit, Sir, that the other day, the Chief Minister was saying that our District Administration is working with certain defects? Things do happen, but one must see our policy. When he pleads like that, how is it that he has not been able to have the same frame of mind while judging the things happening there? I told the Home Minister that if incidents take place anywhere, they may be brought to the notice of the Communist Party and the Andhra Mahasabha and we shall see that things follow according to the declared policy of the Communist Party and the Andhra Mahasabha. If incidents have taken place, we believe, they might have been manouvered by the police force there, the armed force there, to justify their continuation there. I am afraid that it is quite possible. The second possibility is this. The parties working there, the political parties including the Congress Party, may be feeling that for the Congress to exist there, they will have to beat the Communist Party and the Peoples' Force there and things have to be manouvered to that end. If you permit me, Sir, I may tell a small story. It seems one Sadhu advised a snake that it should not bite anybody. The snake accordingly stopped biting. What happened then? Every one in the village, including small children, hit it hard and pelted stones at it; yet it did not bite. An year passed and the Sadhu returned. Only the skeleton of the snake was there left. The Sadhu asked "What is the matter?", The snake said: "You advised me not to bite. The result is this. I am reduced to a skeleton." I am describing the actual situation in Telangana. During the period of elections, the other parties hurled abuses at us; they have squatted on our faces in certain places; they have disturbed our meetings, they have run their jeeps into our meetings and disturbed them. When I was holding a meeting in Gangapur, I put it here as a fact, that some members including the brother of an hon. Member of the House ran their jeep into the meeting to disturb it. I say, this is a fact and let the Member from Gangapur answer it. I told them "Even though you disturbed our meeting, we stand for peace". The Congressmen have tried not once, but many times, to provoke us. Is it not a fact that the forces of the Congress Party have tried to provoke the



Communist Party, the Andhra Mahasabha and the Kisan Workers, etc so that they may have something to beat us with a stick. I wish to make it clear Sir, that we stand for democratic methods, we are pledged to democratic methods as long as they are pledged to them (Cheers) and will carry our word and we want to see how they carry their word.

There is another cut motion on the Home Department I am linking it up with my arguments

*Mr. Speaker* Nearly half-an-hour over.

*Shri V. D. Deshpande* The matter is important and if a little concession is given, I believe the matters may be made very clear

My cut motion relates to the Home Department. The Home Department has not released as yet the three hundred more detenues. In West Bengal all the detenues were released. In other States too, the detenues were released. Shri Nehru promised in Parliament on the floor of the House that "I have directed the State Governments to release all the detenues". But I find a strange argument here and it is this. Our Government sent all the cases of detenues to the Advisory Board. I do not understand why. When the Government feels that the grounds of detention no more hold good, and when peaceful situation is obtaining, why should the Home Department ask the Advisory Board to give its advice? The Advisory Board comes in to give protection to the detenues when the Government wants to continue detention; but here I find a strange argument that the Government wants the advice of the Advisory Board to release the detenues. When the Government feels that they should be released and if the arresting authority feels that the situation had changed, it is my contention—a legal contention—that it is not at all necessary to consult the Advisory Board. It is only when the Government wants to continue detention the Advisory Board comes in and either approves or disapproves the detention. Therefore, I appeal to the Home Minister that all the detenues in the Hyderabad State should be forthwith released. I put it as a pledge here that nothing untoward will happen on their behalf and that they will be working as we are working here and the Government should have no apprehension whatsoever in that behalf.

In view of the categorical assurances given by us on the floor of the House and with all important leaders of the party either in the House of People, Council of State or this House, how is it that the Government believes the reports of petty officials that

the Communist Party is going to start an armed struggle within two months? Does it stand to argument that the main cadre of the Communist Party would be in the House and then a movement of armed struggle would be started again within two months? The members of the communist party, members of the State Committee, members of the District Committees and members of various other committees are now either in this House or in the House of People and yet I see so many strange stories in papers about a contemplated armed struggle within the coming two months. I believe that they have been intentionally putting there probably to affect the bye-election, probably to support the continuation of the armed forces and probably the Congress thereby might be thinking that it could organize and strengthen its organisation in Telangana. Let me submit, Sir, that by resorting to such propaganda no organisation—be it Congress or any other—can be strengthened. The peoples' organisation has to serve the people. If the Government thinks that by repression they are going to strengthen their party in Telengana, I think they are living in a Fool's Paradise (Cheers) It is not possible. The previous Government has seen and this Government too has seen during the last three years that it is not through repression that a people's movement can be stopped. It is through meeting their legitimate grievances and demands that we will be able to do so many things. I do not understand why the Home Department is pursuing these policies which are detrimental to the interests of the people. Why is it that they have not decided to release all the detenus. Why have they not withdrawn all the cases of under trials? I told in this House, Sir, many a time—that things had happened in Telangana in an abnormal situation. The ruling party has also done that. The other day I heard the hon. Member from Patoda declaring that they burned the customs nakas. Yes, this is non-violence, complete non-violence! Then comes the Umri Bank, and so many other things are there. The Treasury Benches feel that they should be exempted. They have exempted them and they have not put cases against them and they have not asked them to stand in the dock and take the trial. Why is it that they want the Communist Party and the Andhra Mahasabha to stand in the dock? I throw a challenge. We are prepared to take and face the trials provided they are prepared to put on trial all their officers including Nanjappas and those who have committed hundreds of atrocities and murdered our people. It is a challenge to the Government which I throw from the Floor of the House. Yes, we are ready to go to gallows provided they are prepared for that. Are they prepared to take this challenge? Or are they going to say that they are executing their duties as Government officers—I do not know how far—they should not be condemned for that,

I say on behalf of the Communist Party that we are doing our duties as soldiers through instructions from the Communist Party (Cheers) If the Government wants to have a truce, if it wants to have a settlement with the Communist Party and if it wants to have a peaceful atmosphere in the Hyderabad State, in Telangana, it is absolutely necessary that it should change its policy. They should follow the normal process—of law. Neither the police nor the Advocate-General is going to solve the problem.

Just as they have one test that they fought for peoples' movement and therefore they exempted all including those who looted the Umri Bank there are many members here who may have been amongst them—who committed those atrocities who are the trustees of the fund which is being used for the Congress.

*Shri Phoolchand Gandhu* (Interrupting) Is it so ?

*Shri V. D. Deshpande* : Yes 9 lakhs of that amount has been transferred to the Congress and there is a trust fund which is being used by the Congress. I do not condemn it. I think it was right for the people to rise in revolt against the Razakar Government. I do not condemn the Congress for that ; but at the same time, they should not also condemn us, peasants of Telangana who have risen in revolt against the atrocities of the Razakars and landlords and against the anti-people policy after the Police Action. Dr. Jaisooriya made it very clear in the House of the People that he told General Choudari that we were prepared to surrender arms at that time but General Choudari said that Sardar Patel had ordered to suppress the communists and that he had to carry out those orders. If this was a fact, who is responsible for all that had happened in Telangana ? Therefore, I plead with the Govt. that if really they want a change and to have a peoples' budget here, it is absolutely necessary that their vindictive attitude should be changed in the common interests of the people of Hyderabad—the Andhras, the Maharashtrians, the Kannadigas and the other language-speaking people. It is equally absolutely necessary that the oppressive policy should be changed and instead a fundamental change should come in the approach and outlook. The vindictive mood should go and then only it is possible to have a normal situation in Telangana in the near future. I assure you, Sir, and through you, the House, that those of our comrades who are roaming about in forests and on hills are there, not because they want so or use arms against others, but because they are not assured of any amnesty, safety of life and liberty to work normally. Does the Government do this, as they did in the case of several congress men after the Police Action? I want to put a parallel. They will be out ; they will hand over arms ;

they will work arm in arm with those forces who are democratic and who want really to have a people's budget and a people's policy. After all these assurances, I will again appeal to the Government, Sir, that the necessity for armed forces in Telangana is not there. It is necessary to create confidence, mutual confidence, on both sides and it should be possible when we have declared very clearly that this is the path we are going to follow in future. Have belief in us. Believe our assurances and believe the assurances of our comrades and important leaders, and just open a new path, just have a new leaf, just let us have a clean slate on which we can agree and go together.

Therefore, Sir, while moving this cut motion to the Demand of the Home Department, I have again to plead that the situation in Telangana can be brought to normalcy provided they weed out suspicion, eschew their policy of retaining armed forces there and do away with their policy of vindictive actions and measures taken there so far. Incidents that have taken place during the last three months, I am not going to relate here, I have to simply answer certain allegations which were made against the communist party and the party which is working in Telangana. May I ask the Home Minister, Sir, whether it is or could be a fact that in Telangana we are talking through wireless with Moscow? Let documents be put on the table here. One hon. Member on the other side has the audacity to say that we are talking on wireless with Moscow.

*Shri L. K. Shroff (Raichur)* : Is 'Audacity' a parliamentary word?

*Mr. Speaker* : Yes.

*Shri V.D. Deshpande* : And the Home Department has approved of it! A worthy Department! What an efficient department! With all the 41 thousand forces there! Should such an irresponsible statement be made on the floor of the House without substantial proof? When I had the honour to ask the hon. Member to put the documents on the table of the House, he wanted 'notice'. To make observations here without having any proof and documents passes beyond my comprehension.

Another argument made by some of the hon. Members in the House here and some of the responsible Heads of the Congress Organisation outside is that we want to sell India to some outside Country.

I do not understand, when we have worked with them shoulder to shoulder right from the beginning in the national movement

in Hyderabad, and we are proud to say that we were one of the founders of the State Congress when it was really a people's organisation, and they know that we have sacrificed and stood for the cause of freedom in the last 15 years, how is it that the head of a responsible organization as the State Congress has made an allegation here that we want to sell India. I wish to declare here that we stand for the sovereignty of India much more than anybody else in the House and that we will fight any force, whether it is from this side or that side, from the eastern-side or the western side. We stand for the sovereignty of India, we stand for the freedom and democracy for the peoples of India ; and these charges I refute very boldly and very stoutly here and say that they have done injustice to us and to the freedom-fighters, when we are fighting for the last 15 or 20 years.

Another argument that was made here and more cursorily that there is some Centre in Europe from where directions are coming to us.

*Shri Phoolchand Gandhi* Is the hon Member sticking up to the cut motion or making general remarks?

*Shri V. D. Deshpande* I think I am sticking to the cut motion, and I have to make these observations here because it is said that armed police are necessary in Telangana, because of the policy of a particular political party. I wish to make it clear that we are as patriotic and as much interested in the people as anybody else. Unless I make that point clear, I shall not be able to persuade and convince the Home Minister and the Chief Minister to take away the armed forces from Telangana.

The other day I had the honour to appeal to the Speaker, when the question of privilege came, to refer to the practice in the House of Commons. When we refer to the practice in the House of Commons, we do not feel that we are slaves of the House of Commons. If we refer to some book by Karl Marx, Lenin or Stalin, and if we refer to certain instances which have taken place in Russia or China or to the national movements in the different parts of the world, does that prove that something is dictated from Moscow or somewhere. Are the Treasury Branches prepared to accept that the House of Commons is dictating to them? Revolutions are taking place all over the world. Hon Members too refer to the great French revolution.

*Mr Speaker* I remind the hon Member that there are other Members to speak on the cut motion.

*Shri V.D. Deshpande* : I shall finish within five minutes.

The Congress has been also proud of the French Revolution. Are they thereby prepared to agree that they are dictated from Paris? I do not think they will do it. Similarly, to suggest that we are being dictated from Moscow is false, preposterous and absurd.

*Shri B. Ramkrishna Rao* : Is the Communist Party of India subject to the Cominform?

*Shri V. D. Deshpande* : It is not. The Communist Party of India is an independent party and is subject to no authority in the world. I make this submission with all the responsibility at my command. Having made that point clear, let me plead with the Chief Minister, if he is convinced of this, that such allegations should not be put in the House any more. I shall not dwell any more on that point, and I will simply say that the Communists in Hyderabad and the Communists in India are prepared to have people's India through normal and democratic forces, if they are not going to have a violent course. They are prepared for that. It is their choice, and in the coming days, months, and years, it is for them to prove whether they are that or something else.

Another point I wish to make clear is that we do not stand for socialism immediately in India. We stand for a planned economy even with a capitalist sector but under the control of a people's Government, which will be composed of the peasants, workers, middle classes and such of the capitalists as are patriotic and want the sovereignty of India. A very categorical statement I have made. We do not think it is immediately possible to have a Socialist Government.

*Shri V. B. Raju* : Is the hon. Member for progressive feudals?

*Shri V. D. Deshpande* : No question of progressive feudals? Lock, stock and barrel we want to throw them in the ocean. So, it is necessary for us to understand each other.

Another cut motion is regarding jails. I, have good experience, though it was a short period of one year and one month, of two lathi-charges, one flogging and nine months in solitary cell in the jail under the same efficient I.G.P. I was kept for nine months in Hyderabad Central Jail in a solitary cell. I was lathi-charged, and even an interview was refused to my wife to see me. I had the honour to revolt against jail discipline. We were told that we cannot have newspapers even at our own expense. That is what is happening to a detainee against whom there is not a single charge. The Government was forced to release me when I put in a petition before the

Supreme Court and the Hyderabad High Court that a case should be launched against me or else I should be released. If the present I.G. of prisons and his satellites could ruthlessly behave towards people who claim to have been the fighters for freedom in Hyderabad for the last 15 years what about the position of an ordinary detainee? The condition of the detenus in the Central Jail and other jails is most unworthy of any People Government. The hon. Finance Minister observed the other day that they wanted to so change the jail conditions that they would become ideal, as ideal or even more ideal than those existing in the most progressive countries in the world. But I find that if anyone wants to go and interview a detainee, he has to talk to him through a screen or jali. If the wife of a detainee goes there to talk to him or wishes to see his face to know whether he is healthy or not, she has to see him through the jali. This was made compulsory for a detainee, whereas in Bengal we find that the detenus are provided with all amenities, with all the income which they had when they were outside. Say, for instance if a doctor was having a practice of about Rs. 500 the Government will deduct the jail expenses and hand over the balance amount to his family. He is allowed all literature including communist literature. He is not kept in a solitary cell. Detention is only a preventive measure just to prevent a person from acting in a particular manner which the Government considers as not good. My erst-while colleagues, a few years back when they were in jail, submitted a memorandum regarding the conditions in Jail. Sawami Ramanand Tirth when he was in Gulbarga Jail demanded this thing and that thing. Will the former President of the State Congress, who now happens to be the Home Minister, kindly peruse the above mentioned memorandum and will he kindly redress the grievances mentioned therein. When some of those on the Treasury Benches were in jail, they felt it necessary that the conditions in the jails should change, and now when we are in jails and our comrades are in jails, they do not feel that necessity. Why? First, we are opposed to detention, but if they are going to detain persons, at least they should not take away the facilities which those persons normally have if they are outside. If the Govt. thinks detention is something like a punishment, then put him in a dock, but if they are detaining a person for a particular reason, they should not be vindictive. It is for this purpose that I have put questions regarding the Sindhi officers in the Jail administration. The treatment in jails is ruthless and vindictive. When I was in Bidar jail, I told the I.G. of Prisons that I wanted to put my grievances before him. He asked me to first go inside and then talk. But I told him that I was not his servant and that I was a detainee for a certain cause. He said that he was insulted and that he was never insulted by anybody else and then he ordered a lathi-charge. I went on

hunger-strike for 18 days, but no relief. Again when I wanted to get newspapers there was another lathi-charge.

*Shri Digambar Rao Bindu* It is very unfair that individual officers should be referred to and attacked here when they have no chance to defend themselves.

*Shri V D Deshpande* The hon Home Minister has every opportunity to investigate the matter and reply. I am not speaking of any particular person. . . . .

*Mr Speaker* He has referred to him in his present official capacity.

*Shri Digambar Rao Bindu* . He said 'the I. G. of Prisons' and he has said that he is doing this thing and that, etc. It is not in general, but against a particular officer.

*Shri Papreddy* : I would like to remind here that this was the general attitude of the officers when we were in jail.

*Shri V. D. Deshpande*: Observations and concretisation have become necessary because we are charged of

*Shri B Ramakrishna Rao* . Terminological inexactitude.

*Shri V D. Deshpande* I am relating my personal experience which I am quite sure of, unless I was sleeping at that time.

So, I feel that it is absolutely necessary that the detenus in the Jail should be given all the facilities that they normally enjoy as in West Bengal and other places. My first plea is that nobody should be detained. In the Constitution, there is a provision for detention for three months, and if Government cannot have proof of the cause, then that Government has no right to exist normally. I, personally, and my party are against any preventive detention as such. We cannot influence you ; probably there are other interests to influence you. The policy should be fundamentally changed and the detenus should be given all facilities that they normally entitled to when they are outside.

In this respect, there is another misunderstanding. I wish to make it clear that our detenus inside the jails, will be observing discipline to the possible extent, as long as they are treated as respectful citizens. They have been observing discipline, they will observe discipline in future also, provided it is a sort of respectful discipline, provided it is not a discipline which goes



against their self-interests and self-respect and provided they are not treated as convicts. One cannot expect them to roll the head in their pillows or bow heads in obedience when Ministers and officials visit them. We are of the belief that all of us stand on equal footing in a democratic State, in a democratic set up, and therefore the self-respect of detenus should not be touched.

My cut motion also relates to the Road Transport Department of the Government, a very delicate subject. It will not be possible for me to express my views adequately. At the outset, let me make it very clear that we stand for the Motor Meters, which the motor owners have been asked to instal. Having made this point clear, I will just pass a few remarks on the policy of the State Road Transport Department. A big strike of 48 days has taken place in the State of Hyderabad and I do not desire to go into the implications of it. I feel there is a necessity to change the entire policy of the Government regarding road transport. I had the honour, along with Dr. Jaisoorya, to explain this policy to the hon. Home Minister. To put it briefly, we wish that the private motor cars should be used by the Government as a supplementary means of communication, in addition to the R. T. D. and they should not look upon the private motor owners as someone, who are against them or are enimical to them. If we are in a position today to run the entire transport in Hyderabad State, on all the roads, then, of course, the present problem would not have arisen. But it has often been explained that we have neither resources nor funds at our disposal. If that is the case, a private sector has to be maintained. Some of the members on the other side may be surprised that a Communist is speaking like this.

*Shri V. B. Raju* : What the hon. Member suggests, then, is 'mixed economy'?

*Shri V. D. Deshpande* : Yes, 'mixed economy' because that becomes necessary. Until a state of complete socialism comes about, the private sector has to be maintained, under the supervision of the People's Government and under the direction of a People's Policy.

In the meanwhile, I shall plead with the Treasury Benches that the private motor owners should be accommodated. I have moved through this big city, the future capital of Vishal Andhra. I have found that there are many roads, on which no facility of transport exists. Even on the road leading to the M.L.A.'s quarters, there is no regular transport. Recently a bus has been provided once in half an hour or so, but there is no

provision for communication except through Rikshaws. Will it not be possible to allow private motor owners to run their motors there? I think that will be helpful to the people and the people would welcome that. Therefore, as a supplementary to the existing transport, I think, the private sector can be allowed to operate. In view of the mixed economy which we now are supposed to have, in view of the agricultural set up of our country and in view of the lack of adequate capital in the hands of Government and keeping in mind that we stand for complete socialism—transport has got to be completely nationalised—we should allow private transport to operate for some time. In this respect, it is my sad experience that the State Transport Authority has no mind or is not so amicable to suggestions. We hope their policies will be made known in the coming few days. As far as the demands of private motor owners are concerned, the R.T.D. has made it clear that they do not intend to accommodate the motor owners.

Another point I wish to make clear is regarding the charge that some of the hon. Members made directly or indirectly, that we want to give away hundreds of rupees to these motor owners who are capitalists. Over 75% of the motor owners here are debtors to Saucars. A motor operator purchases a motor car for 5 thousand rupees. He gets 100 to 115 rupees a month for himself. He has to pay interest to the Saucar and he has to maintain himself. If we go into the statistics, we will find that over 75% of the motor owners are not big motor car operators, as such. We have got to protect them, if we want to have a mixed economy. The other day, it was pleaded by the hon. Member from Kalwakurthi that middlemen's interests should be safeguarded. Are not the motor car operators, middlemen? I am sure they are. Their interests must be safeguarded. They should be helped, without doing harm to the interests of the people? Therefore, I would plead, Sir, that as a majority of the motor owners in Hyderabad City and elsewhere in the Districts are middlemen—small people—their interests must be protected. They should be accommodated. If the State Transport Authority follows this policy, it will not only be to their interests, and to the interests of the middlemen, but also it would help the public at large. I plead that the Road Transport Department should change its attitude in this respect. I have also a Cut Motion to the Demand of R.T.D. I do not wish to make any lengthy observations on this; but, I wish that while Government spends lakhs of Rupees on Road Transport, they should see that the facilities and amenities which are necessary to the people are given. There was a question of strike, some time back. But now I am glad that certain settlement has taken place. In this connection, I will

plead that just as attention will be paid and should be paid to increase the number of buses, the material factor—the human factor as the hon Finance Minister said the other day—should be taken into account and the interests of the persons who are running those buses should be safeguarded and in no way should attempts be made to take away any privileges that they had earlier enjoyed when they were a part and parcel of the Nizam's State Railway which has since been taken over by the Central Railway. I am pleading this because for a welfare state, it is absolutely necessary that the human aspect should also be taken into consideration

I again appeal to the hon Home Minister to disband all the armed forces in Telangana, to release all the detenus, to release all the under-trials and to release all the political prisoners who have been under a certain situation charged by the Government of certain actions, I would also appeal to him to have a clean slate and to turn a new leaf by beginning a new policy which will, help all political parties here to follow a democratic path.

And lastly, I assure the Government that for a democratic path and for a really People's Government, we will be with the Govt. as long as they are with the people.

(Loud cheers from the Opposition Benches).

شری کے - وی - نارائ ریڈی - میں انے کٹ موس کے سلسلہ میں دو چہرے  
عرض کرونگا - ملازمتوں میں ملکی اور غیر ملکی تمبر اور دوسرے ان کو الی فائیڈ لوگوں کے  
متعلق حو ہا رہے .... جامعہ عثمانیہ کے گرانٹویشن ہیں ڈبل گرانٹویشن بھی ہیں  
اور ٹریبل گرانٹویشن بھی ہیں

ایک آئریبل ممبر - سائی نہیں دے رہا ہے مائیکروفون کے بردیک سے فرمائیے -

شری کے - وی - نارائ ریڈی - مائیکروفون کے درس ہوتے برعکس کرتا ہوں -  
میں اس سے اویسی آوار میں ہیں بول سکتا - زیادہ پیچیدگیوں میں جاتے ہوئے حاکم میں زیادہ  
وقت حرا کرنا چاہتا - صرف چند بائٹیشن (Points) عرص کرونگا - پولیس ایکشن کے  
بعد حیل کے جوائنٹنگر آئے اونکا نام عالی سی - جسے - بھوانی ہے - یہ ۱۰ اپریل ۱۹۴۹ء  
کو تشریف لائے تھے - اوس آفس آرڈر کا نمبر بھی میں تلاسکتا ہوں جس کے درجہ سے  
اونکا ایڈٹ منٹ ہوا تھا - وہ نمبر یہ ہے - 43/2/CS/4/15 - اوس میں ان کی تحواہ ۹ سو  
پیاں کی گئی تھی - یہ نو سو روپیہ آئی - حی (I G.) میں ہیں بلکہ حالی ہیں - اوسکے بعد  
انہوں نے ۳ سہدیوں کو یہاں پر بلوایا اور وہ تمام گریڈڈ پوسٹس پر ہیں - انکے منجملہ چار  
سپرینڈنٹس اور پانچ اسسٹنٹ سپرینڈنٹس کی جگہ پر ہوئی ہیں - یہ سب کے سب سدھی ہیں  
اور گریڈڈ پوسٹس پر ہیں - اس میں سپرینڈنٹ کو ۷۰۰ تا ۱۰۰۰ کی تحواہ ہے اور

اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ کو ۸۰۰ تا ۸۰۰ کی - یہ سارے کے سارے پوسٹس پولیس ایکشن کے پہلے ہیں بھی - یہ سب کریٹ (Create) کئے ہوئے پوسٹس ہیں - انسپکٹر جنرل آف جیل سسٹری - جسے بھونائی کی تمخواہ ۲۵۰ روٹے سک کلاڑا ہے - وہ صرف میٹریکولیٹ ہیں - ان کے ایک سالے مولچند ہاں چند ہیں جو نان میٹرک ہیں اور اوکا اپائنٹ سٹ بطور اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ آف جیل گلرگہ ۲۱ نوبر سنہ ۱۹۴۹ ع کو ہوا - وہاں چار یا پنج سہیے کام کرتے ہی انہیں سپرنٹنڈنٹ کا پوسٹ دیا گیا - دوسری چہر میں یہ کہہوگا کہ فیانس ڈپارٹمنٹ کا ایک سرکولر (Circular) ہے نشان (۳۸) مورچہ ۲ - حوالہ ۱۹۵۰ ع - اوسکے تحت نان گریڈڈ ملازمین کی استقراری اکائی کمیٹی (Economy Committee) کے کفرمیشن (Conformation) کی ضرورت تھی - لیکن ایسا نہیں کیا گیا بلکہ ۴ سدیوں کا گریڈڈ نان گریڈڈ پوسٹس پر استقلال منظور کیا گیا - دوسرے صاحب ہیں مسٹر جولانی - یہ اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ ہیں اور یہ سدھی ہیں - انہوں نے کسی یونیورسٹی کا بی - اے - کا صداقت نامہ لایا - انہیں پبلک سروس کمیشن میں بھیجا گیا - وہاں پبلک سروس کمیشن کو دھوکہ دینے کے سلسلہ میں انہیں برطرف کیا گیا - لیکن برطرف ہونے کے باوجود ان کو بحال رکھا گیا - میں نے یہ بھی سنا ہے کہ ۴ - ۵ روڑ کے بعد ان کو پھر برطرف کر دیا گیا - سکدرآباد، اورنگ آباد اور سنٹرل جیل میں جو سپرنٹنڈنٹس ہیں ان کا نام لیا تو میں چاہتا وہ کوئی برائی حلوہ وغیرہ ہونگے - ان کے ریورس (Reversion) کے آرڈرس مل چکے ہیں - لیکن پاپولر گورنمنٹ آف کے بعد پھر اسٹیک آرڈرس (Staying Orders) دئے گئے اور ان کی بحالی عمل میں آئی - میں اس سلسلہ میں یہ بھی کہہوگا کہ انسپکٹر جنرل آف پریس (Inspector-General of Prisons) غیر فی اور میٹریکولیٹ ہیں - حیدرآباد میں ٹیکسیکل اور کوالیفائیڈ افراد کی کمی نہیں تھی - ڈسپلنڈ پرسن (Displaced Persons) کو ہمارے پاس جگہ ملی چاہئے - اس حد تک میں اس کو مانتا ہوں - لیکن جو رولس بنائے گئے ہیں انکو فالو (Follow) کرنا ضروری ہے - پورے محس کے سدھی عہدہ دار نان میٹریکولیٹ یا میٹریکولیٹ ہیں - کیا غنایہ یونیورسٹی کے گریجویٹس ی - اے - ایم - اے - ان میٹریکولیٹس اور نان میٹریکولیٹس کا مقابلہ نہیں کر سکتے؟ سکدرآباد اور اورنگ آباد میں جو اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ کی حیثیت سے آئے تھے ان کو ریورس (Reversion) کے آرڈرس مل چکے تھے - لیکن پھر ان کو بحال کر کے رکھا گیا - یہ بات سمجھا دشوار ہے کہ کیوں ایسا کیا گیا - لہذا آپریل سنسٹر یہ سمجھائیں تو مناسب ہوگا - ہمارے جیل ڈپارٹمنٹ کے موازنہ کا فیکر (Figure) - سنہ ۳۵۰۰ ف میں ۸ لاکھ ۶ ہزار ۹ سو ۵۰ روپیہ تھا - سنہ ۱۹۵۰ ع میں ملٹری گورنمنٹ کے زمانہ میں ۲۸ لاکھ ۳۲ ہزار ہوا - سنہ ۱۹۵۱ - ۵۲ ع میں ۳۶ لاکھ ۴ ہزار ایک سو ہوا - اور سنہ ۱۹۵۲ - ۵۳ ع کے لئے ۳۰ لاکھ ۹۲ ہزار دو سو اکتیس ہو گیا - اس طرح موازنہ میں کافی اضافہ ہو گیا ہے - میرا خیال ہے کہ جیل کی پالیسی کے لحاظ سے جیل کے عمل کا تقرر ہونا چاہئے - مئی سنہ ۱۹۵۲ ع تک ۵۲۰۵۰ حیدرآباد، کار جیل، پاپولیشن (Jail Population) تھا - حیدرآباد کے اگلے بڑے پاپولیشن کے لئے ۵۲۰۵۰ جیلوں کا رہنا کوئی بڑی بات نہیں - لیکن ۵ لاکھ ۵۱ ہزار نوچھ سو تین جیلوں کے لئے خرچ کیے جائیں گے

اور ان سدھی حصرات برحو ایک ہی طرہ در مسہل ہیں اور حہوں لے محکمہ حمل کا حاہ حاصل کیا ہے۔ ان کی دعوہا ہوں پر دولا کھ روسہ حرج ہو رہے ہیں۔ حیل کے ۱۰ تر گتہ ایسے ہی لوگوں کو دیتے ہیں۔ میں انک سال دیتا ہوں۔ اکتوبر، نوسر سہ ۱۹۵۱ع میں وینگل حیل میں گریس (Grains) کے لئے ٹنڈرس (Tenders) طلب کئے گئے تھے۔ لیکن افسوس ہے کہ ناوحد دوسروں کے ٹنڈرس کم ہوئے کے ایسے لوگوں کے ٹنڈرس مسطور کئے گئے۔ یہ چہریں حو یہاں ہمارے ناس ہو رہی ہیں نہ صرف میں تنہا کہتا ہوں بلکہ میرے نیچھے کافی نملک ہے۔ لیکن میں رنولیوس (Revolution) یا انقلاب پیدا کرے ہی میں کہڑا ہوا ہوں۔ اب ہمارے حیلوں کی مختلف قسم کی صعتوں کے متعالی کچھ کہا ہاھتا ہوں۔ بارجہ نا، بحاری، شطری ہا، قالین نا، درزی حانہ اور لوہار حانہ اسطرح سے حیدرآنا اور ونگل اور گلبرگہ حیلوں میں نو قسم کی صعتیں ہیں۔

مسٹر اسپیکر - چونکہ گیارہ بج چکے ہیں اسلئے اجلاس ۱۱ - ۳۰ تک کے لئے ملتوی کیا حانا ہے۔

The House then adjourned for recess till Half past Eleven of the Clock

The house re-assembled after recess at Half past Eleven of the clock.

[Mr. Speaker in the Chair.]

شری کے۔ وی۔ ناراین ریڈی - مسٹر اسپیکر سر۔ میں حیل ڈپارٹمنٹ کی صعتی ہالیسی کے بارے میں کھ رہا ہا۔ اس سلسلے میں دو بین ناٹیں اور کہوگا۔ میں ہاؤس کو یہ بتانا چاھتا ہوں کہ حیل ڈپارٹمنٹ کی مصوعات کو کسطرح یوٹیلایئر (Utilize) کیا جا رہا ہے۔ میں یہ بھی بتاؤنگا کہ اس ڈپارٹمنٹ کی انڈسٹری وہاں کے آپسرس کے لئے ہے یا عوام کے لئے۔ اس محکمہ کے حالات کافی دلچسپ ہیں حں سے ہم نا واقف ہیں۔

حیل ڈپارٹمنٹ میں کم و بیش ۹ انڈسٹریز ہیں۔ وہاں پولیس ایکشن سے پہلے حتنی پیدا وار نکلتی تھی اب اس سے کم ہو گئی ہے۔ اس کمی کی دمہ داری وہاں کے ہر سر اقتدار افراد پر ہے۔ وہاں کا انڈسٹریس سدھی کے ہاھ میں ہے۔ وہ ٹس پلیسڈ ہر سس (Displaced Persons) ہیں۔ میں انکی قدر کرنا ہوں۔ لیکن ساہی ساتھ میں یہ ضرور کہوگا کہ وہ ان کو المائڈ (Unqualified) ہیں۔ اسکی وجہ سے وہ کانسٹی ٹیوش کا وایولیشن (Violation) کر رہے ہیں۔ جیل میں محب سستی ہے۔ نا مہارب یعنی سکڈ لیبر (Skilled Labour) کو اٹھ آنے ملتے ہیں۔ وہ بھی دینے میں جاتے، صرف دینا فرض کیا حانا ہے۔ ان اسکڈ لیبر (Unskilled Labour) کو ۲ آنے دیتے ہیں اسلئے جیل ڈپارٹمنٹ کی مصوعات کافی

مستی ہیں۔ اگر اس حائب حکومت بوجہ کرے تو کم از کم گورنمنٹ ڈپارٹمنٹس کی ضروریات کی تو یہاں سے نکیل ہو سکتی ہے۔ اور اس کے لئے حکومت کے حواسٹرل پر حیر استور (Central Purchase Store) قائم کیا ہے اسکی ضرورت نہ رہے گی۔

پبلک سعاد کے لئے بھی یہاں کی مصبوعات کو عام کیا جاسکتا ہے۔ سائڈ آرٹریل ممبران کو معلوم ہوگا کہ حیل میں حوالین نئی ہیں وہ کافی اچھی ہوتی ہیں۔ ورنل میں بھی قالین نئی ہیں۔ لیکن سٹرل حیل میں حوالین نئی ہیں وہ بہت بہتر سمجھی جاتی ہیں۔ صرف ہندوستان ہی میں یہیں نلکہ باہر بھی انکا ڈمانڈ (Demand) ہے۔ لیکن باہر یہ بھیجوائے نہیں جاتے۔ ایک لوم (Loom) (معلوم ہیں اردو میں اسے کیا کہتے ہیں) میں دو قالین سائے جاتے ہیں۔ اس قالین کے ایک مربع فٹ کی قیمت ۰.۰۰ رہیہ ہوتی ہے۔ ایسے جتنے قالین تیار ہوتے ہیں وہ سب ڈپارٹمنٹ والے ہی لئے لیتے ہیں یا اپنے لوگوں کو دلوا دیتے ہیں۔ بندرانوں اور تھمنوں میں یہ جتم ہو جاتے ہیں۔ اسطرح یہ صعب پبلک میں نہیں آتے ہاتی۔ پولیس ایکشن سے پہلے عائد روڈ پر حیل ڈپارٹمنٹ کے مصبوعات کی ایک دوکان بھی۔ لیکن اسکی قیمتیں کم ہونے کی وجہ سے طلب و رسد کے تقاضہ کے بحب دوسرے دوکانداروں نے اسکی مخالفت کی۔ اور یہ دوکان جتم ہو گئی۔ اسلئے حیل میں حواسیا نئی ہیں وہ ہاری نظروں سے باہر ہو گئی ہیں۔ سہ ۳۰۰۰۰۰ میں ان مصبوعات سے ۳ لاکھ کا مفاعہ ہوا تھا۔ ۶ لاکھ کے اخراجات سے ۹ لاکھ روپیہ حاصل ہوئے جس سے ۳ لاکھ کا فائدہ ہوا۔ لیکن اسوس ہے کہ اب یہ مفاعہ کم ہوتے ہوئے۔ ۱۰۰۰ ہرار رہ گیا ہے۔ وہاں سیاسی قیدی بھی ہیں۔ ان کے سدھار کے لئے کوئی کام نہیں ہوتا۔ عام طرر تر قیدیوں کو کریمینلس (Criminals) سمجھتے ہیں۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ وہی لوگ جو اس بد انتظامی کے دبدہ دار ہیں در اصل محرم ہیں۔ ان لوگوں کی وجہ سے حیل کا مفاعہ کم ہو گیا۔ ان حیل کے فیلڈس (Fields) میں ترکاریاں اگائی جاتی ہیں۔ اسی طرح حیل میں ڈائری فارمس (Dairy Farms) بھی ہیں۔ یہاں ۱۰۰ بھینسین ہیں۔ یہاں کے عہلہ دار سدھہی ہونے کی وجہ سے سندھہی بھینسون ہی کو ترجیح دی جاتی ہے اور وہ لوگ ملکی بھینسون کا دودھ پیسے سے گریر کرتے ہیں۔

**Mr. Speaker :** Is it relevant here ? The cut motion is regarding produce of the Jails?

**Shri K.V. Narayan Reddy :** Yes. It is a produce of the Jail.

میں ریلوونٹ (Relevant) ہاتی ہی عرص کر رہا ہوں۔

**Mr. Speaker :** Buffaloes !

**Shri K.V. Narayana Reddy :** Yes. It is a subsidiary industry.

میں یہ عرض کروں گا کہ روزانہ باہر سے ایک سو سیر دودھ خرید جاتا ہے۔ اسکی تحقیقات ضروری ہے۔ ترکاریاں جو اگائی جاتی ہیں ان کا صبحج مصرف نہیں ہوتا۔ بہت سی چیزیں ایسی ہی ہیں۔ میرے دوسرے کٹ مشن میں یہ ہے کہ۔

To discuss the inhuman treatment meted out to prisoners in jails by the Superintendents, Jailors and Warders

دوسرے کٹ موس کی نسب میں کچھ عرص کرونگا - حیل ڈپارٹمنٹ میں ایک صاحب ہیں حوسدھی ہیں - ان کا نام ہے ٹی - ایم - کیسوانی - سہ ۹۴۹ ع میں انہوں نے .....

*Mr Speaker* · No individual names here should be mentioned please. The person is not here to defend himself The hon. member may, of course, mention the incident.

شری کے - وی - نارائ ریڈی - وصاحب کے لئے نام لیبر کی ضرورت پیش آئی - جس - آئندہ نام یہ لیبر کی کوسستی کرونگا - یہ حصرت قیدیوں سے درجہ کٹوائے کا کام لے رہے تھے - انہیں چولہے میں حلالے کے لئے لکڑیوں کی ضرورت تھی - شام کافی ہوگئی تھی - برز (Prisoner) بھکا ہوا تھا - اس نے کہا کہ سام ہوگئی ہے صبح میں لکڑیاں کاٹوگا - اس سے صاحب موصوف برہم ہو گئے اور اس قیدی کو امانا بیٹا کہ درد کی تکلیف سے وہ شخص مر گیا - یہ معمولی مثال ہے - وہ صاحب وہاں پہلے داروغہ تھے - اب انکواسسٹ چیئر کی حکمہ پر ترقی دی گئی ہے - حیل ڈپارٹمنٹ کے ان تمام اسٹس (Assets) اور لیاہلیٹس (Liabilities) کو بتانے کا مقصد یہ ہے کہ وہاں کے حالات ہاؤس کو معلوم ہوں - لیکن میں یہ بھی کہوں گا کہ ایک جیل ڈپارٹمنٹ ہی کیا ہمارے اس سکولرزم (Secularism) میں سب ہی ڈپارٹمنٹس ایسے ہیں - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہماری پاپولر مسٹری (Popular Ministry) کیا کام انجام دے رہی ہے - اسکے متعلق فیکٹس اور فیکٹس میرے پاس موجود ہیں - وہ میں ہلکے فائدہ کے لئے ہاؤس کے سامنے پیش کرونگا - اسکے ناوجود کانگریس ہم سے کوآپریشن (Co-operation) چاہتی ہے تو ہم اسکے لئے تیار ہیں - میں نے اس بھٹ کو گذشتہ مرتبہ اسٹائٹسکو بھٹ (Statusquo Budget) کے نام سے موسوم کیا تھا - اب بھی وہی حالات ہیں اور حیدرآباد میں سکولرزم کے ساتھ ساتھ نپوٹزم (Nepotism) اور فیورٹزم (Favouritism) کی بھی انتہا ہوگئی - یہ ہم سب جانتے ہیں - اسکو میں بتلانا نہیں چاہتا - جیل بھٹ کے متعلق مختصر آ کہوں گا کہ ۸ لاکھ سے ۳ لاکھ تک بڑھ گیا ہے - مجموعی طور پر آمدنی کم ہوئے اور اخراجات بڑھنے کی وجہ سے ہمارا بھٹ ان بیلنسڈ (Unbalanced) ہو گیا ہے - ڈالٹن اسکول آف اکنامکس (Dalton School of Economics) نے دوران جنگ میں یہ بتایا تھا کہ دنیا کے کسی ملک کے بھٹ کا بیلنسڈ حالت میں رہنا اس ملک کے خوشحال ہونے کی علامت نہیں ہے - اسکو ہمارے انریبل مینسٹر صاحب نے پڑھا ہوگا - لیکن میں کہوں گا کہ اس وقت پوری دنیا ڈپریسین (Depression) کی حالت میں بھی اور اس وقت ایسا ہو سکتا تھا - میرے یہ جملے غیر ضروری معلوم پڑے ہونگے - ہاں اتنا تو ریزی بنچس کہہ سکتے ہی - اس لئے میں کہوں گا کہ اگر ریزی بنچس ہر ایک ڈپارٹمنٹ





రంగుకరిపి ఇవ్వడం జరుగుతోంది వాళ్ళకు ఇవ్వడా డయటు (Diet) పూర్తిగా ఇవ్వకుండా ఆశ్చైలు అధికారులు డాక్టర్లు, కొంత వంతుతీసుకోవడం జరుగుతోంది చంచలుగూడా, బీడ్ శైల్స్ లో ఒక సంవత్సరం డండి ఇదంతా చూచాము ఇప్పుడు కూడా అదేవిధంగా జరుగుతోంది శైల్ మేన్యుయల్ ప్రకారము రేషనులు నూటికి ౫ శేర్లు చొప్పున ఎక్కువ ఇవ్వాలి ఎందుకంటే రాళ్ళు మెరిగిలు డంటూ పుంటాయని ఎక్కువ ఇవ్వాలి గాని అట్లా ఇవ్వకుండా ఇంకా ౧౦ శేర్లు కక్కువచేసి అధికార్లు మిగుల్పు కొని ఇస్తున్నారు ఈ విషయమై నల్లగొండ శైల్స్ కేసులుంటే ఆ సూపరింటెండెంటుమీద ఏమీ చర్య తీసుకోలేదు బడ్జెటులో మంజూరు చేయబడుచున్న డబ్బును వాస్తవికంగా శైలులోని ప్రజానీకానికి ఎంతవరకు ఖర్చుపెడుతున్నారో ఆలోచించాలి శైలులో ప్రీమియంకు సింగిల్ సెల్, డబుల్ సెల్, డేంజరు సెల్ అని డంటాయి అక్కడ వారంరోజులకంటే ఎక్కువ పుంచ కూడదు కాని రాజకీయ శైలీలను కూడా ఇతర ఖైదీలతో కలిపి ఒక సంవత్సరముకు పైగా కూడా డేంజర్ సెల్ లో పెట్టుచున్నారు రాజకీయ ఖైదీలను ఇతర ఖైదీలను సమానంగా చూస్తున్నారు వారంరోజుల క్రితం ముషీరాబాదు శైలులో ఒక రోజున రెండు మూడుసార్లు తారీ హక్కి జరిపారు నీవేధంతేని పుస్తకాలు కూడా అనుమతి ఇవ్వడంతేదు ప్రభుత్వ పత్రికలు ౧౦౦ గురికి ౧ పత్రిక చొప్పున యిస్తున్నారు పలకలు వగైరా శైలు మాన్యుయల్ ప్రకారము పన్నయి చేరుకపోగా ఇంటినుంచి కూడా శైలు అధికారులు తెప్పించుకొనియారు ముఖాఫాల్ విషయం చాలా ఘోరంగా డండి గుల్ బర్గ్ శైల్స్ వట్టికొండ నాగేశ్వరరావుకు తల్లి దండ్రులను చూచుటకు అనుమతించలేదు శైలు మొహాలమీముయొక్క అనుమతి తీసుకోవాలి ఇదంతా డిప్యూటీ పోలీసు సూపరింటెండెంటు కనికరంమీద ఆధార పడి వుంటుంది

**డోక్ బీక్ (Flogging)** విషయమై మీకందరికీ తెలుసు దీనివల్ల సైజాంకాలలో పోశయ్య అనే ఆయన చచ్చిపోయాడు దీనికి వ్యతిరేకంగా ౧౪౦౦ మంది హార్లు చేస్తే సైజాంకాలలో దీన్ని మూల పడేశారు కాని కాంగ్రెసు ప్రభుత్వము వచ్చిన తరువాత మూలపడనదాన్ని బయటికి తీశారు బీడ్ శైల్స్ జానకిరాము, ఆవుల పిచ్చయ్యను, దేబ్బలు కొట్టారు నల్లగొండ శైల్స్ ౨ మంది ధవనాని కొట్టించారు ఫేసిస్టు రాజ్యాల్లో డండవలసిన ఈ డోక్ బీక్ (Flogging) విధానము సైజాంకాలలో మూల పడేసినా ఈ ప్రజాస్వామ్యమని చెప్పుకొంటున్న ఈ కాంగ్రెసు ప్రభుత్వము దీన్ని బయటకు తీసింది మద్రాసు ప్రభుత్వం దీన్ని నిషేధించింది ఇక్కడ కూడా వెంటనే ఈ డోక్ బీక్ విధానాన్ని రద్దుచేయాలి

ప్రతి శైలీకి బట్టలు ౧ నిక్కరు, ౧ ఆఫ్ హెల్త్ (Halfshirt) ౧ టాపీ ఇవ్వబడును. ఆరు మాసాలతరువాత మళ్ళి ఇంకా కటి యిస్తారు ఈ విధంగా యివ్వడమువలన ఎన్నో ఇబ్బందులకు గురి అవుతున్నారు ప్రతివారికి కనీసం ౩ చొక్కాలు, ౩ నిక్కర్లు యివ్వాలి ౨ తువ్వార్లు ఇవ్వాలి పడుకోడానికి ఒక గొంగళి, పట్టు ఇస్తారు గాని శైల్స్ పడుకోడానికి చాలా ఇబ్బందులున్నాయి ఆ విషయాన్ని ప్రభుత్వ దృష్టికి తీసుకు రావాలంటే అన్ని రాజకీయ పక్షాలనుండి ప్రతినిధులను చేసి ౨ సెలెక్షన్ కమిటీ శైల్స్ పెట్టి విచారించి వారి కోరికలను కుక్కవాలని కోరుతున్నాను మన గౌరవ సభ్యులకు అందరికీకూడా ప్రతి శైలుకు పోయి వారి కష్ట సమస్యలు తెలిసికొనేందులకు ప్రభుత్వము అనుమతి ఇవ్వాలి. ప్రజాస్వామిక ప్రభుత్వాన్ని ఆచరణలో పెట్టాలి, గాని ఈ మూడు నాల్గు మాసాల్లో కూడ ఈతొంటి నిర్బంధ విధానము కొనసాగింపు జరుగుతున్నాయంటే వీటిని మనమందరం తప్పకుండా ఆలోచించాలి.



ముతున్నాడు ఇంకో కమ్యూనిస్టులు పోటీప్రభుత్వము ఏర్పాటు చేస్తున్నదని అంటున్నారు. గాని వాస్తవానికి ప్రజలు పంచాయతీలు పెట్టుకొని నడుపుకొంటూంటే కాంగ్రెసు ధ్యుపతి కమ్యూనిస్టులు పోటీప్రభుత్వం పెట్టారని చెబుతున్నారు లేనిపోనివన్నీ పత్రికలలో పెద్ద పెద్ద అక్షరాలలో పేయించుకొని ప్రచారం చేసుకొంటున్నారు గ్రామాలలో పోలీసు క్యాంపులను తొగి యంచారు, ప్రజానీకం, తమ ప్రతి చిన్న తగాదాను, సిపాకానా కార్యకర్తల దగ్గరకు కార్యాలయముకు తాము ఏర్పాటు చేసుకున్న పంచాయతీలద్వారా పరిష్కారము చేసుకుంటున్నారు కాని ప్రభుత్వము దగ్గరకు, లేక కాంగ్రెసు కార్యాలయములకు పోవడంలేదు కాంగ్రెసు చూచే దిక్కులేదు ప్రతి గ్రామములో శాసనసభ్యులు కొలుదారు, రైతులు, తమ హక్కులను కాపాడుకొనుటకు జమీందారులు భూములమీదికి రాకుండా తరుముతున్నారు పోలీసులను గూడా తిక్కచేయడంలేదు పెట్టిచాకిరి, లంచాలకు, ప్రతి అన్యాయానికి వ్యతిరేకంగా ప్రజానీకం గట్టిగా ప్రతిఘటించుతూంటే ప్రభుత్వము దీనినిచూచి పోటీప్రభుత్వమని రాజకీయపు లెక్కలలో ఉద్దహిస్తూ, ప్రజలను అణచ చూస్తోంది మున్సిపల్ ఎలక్షన్లలో ౧౭ పీట్లకు కమ్యూనిస్టులను విలబెట్టారు కరీంనగరులో ప్రభుత్వం ఇదంతాచూచి గొబరాచెంది వాళ్ళ ప్లాను ప్రకారం ఒక్కపున రైతాంగనానికి శాసనసభ్యుల హక్కులను కాపాడకుండా బేడఖలుచేస్తూ ఇదంతా కమ్యూనిస్టులు రైతులను రెచ్చగొట్టడంవల్ల అశాంతికి కారకులౌతున్నారని అంటున్నారు ఈ మధ్యనే జమీందార్లకు, దేశముఖులకు తుపాకులివ్వడంజరిగింది వీరు హెచ్చరిస్తూ తొలగిస్తే ప్రజలమీదనుండి బాధించుతున్నారని హుజూరునగరులో వీరపాత్రం గ్రామంలో పెంకలరెడ్డి తిరుపతిరెడ్డి, శీరామరెడ్డి, కాంగ్రెసు రాములు అనే కార్యకర్త ఒక మురాయి తయారుచేసి గొడ్డల్పు తీసుకొని పెచ్చూరు తిరుపతిరెడ్డి కాలనెగిరి సేను చెప్పిన విషయాలన్నీ అబద్ధము అనేటట్లు యితే ఒక విచారణ కమిటీని పేసి విచారించండి ఋజువుచేస్తూ వాస్తవానికి ఇదంతా సామాజ్యవాదులు పెట్టుబడిదారులు ప్రజానీకానికి వ్యతిరేకంగా చేస్తున్నారు వారు చేసే ఈ దానిన పద్ధతులలో హింసా కాండ పూర్తిగాడండి ఇతర దేశాలమీద దండయాత్రలు చేయాలంటే హింసలేకుండా చేయలేరు ఇది చరిత్రాత్మక సత్యం, హింస హింస అంటే ఎవరు హింస చేశారు? దీనికి ఒక విచారణ కమిటీని పేస్తే ఋజువుగుతుంది రహస్యముగా ౧౫౦౦ మంది వున్నారు ౧౯౪౭ ఆగస్టు ఉద్యమంలో వ్యతిరేకులకు ఎవరికి ఇతలు పేశారు? నిజంగా చూచినట్లుయితే ఈ నాడు రాజప్రముఖ్ గా నున్న నిజాం నవాబుకు ( Law ) లో ప్రకారము ఇతపడాలి పోలీసు యాక్ష్ జరిగిన తరువాతకూడా ఈ కాంగ్రెస్ ప్రభుత్వం లో జమీందార్లు, దేశముఖులు, చాలామందిని చంపారు వీటన్నిటికీ ఒక విచారణ కమిటీని పేయండి రజాకారు మంత్రివర్గంలోనివారిని విడిచిపెట్టారు కాని తమ భూముల హక్కులను కోరే రైతులకు వీరు ఇతలను పేస్తున్నారు ప్రజానీకంమీద అన్యాయంగా కేసులుపెట్టడం జరుగుతోంది శాంతి, శాంతి అంటూ అశాంతిని కలుగజేస్తున్నదెవరు? నల్లగొండలో మ్యునిసి పల్ ఎలక్షన్లు జరుగుతున్నాయి అధికారులు ప్రజలమీద దాడిచేయడం జరుగుతోంది గారడీ పిథులలో తమ ప్రభుత్వాన్ని నిలుపుకోవాలంటున్నారు ఏదో “పోటీప్రభుత్వం” అని చిన్న పెకినికే కనిపెట్టారు మ్యునిసిపల్ ఎలక్షన్లలో నల్లగొండలో ౩, గద్వాలలో ౧౬, కరీంనగరులో ౭, పీట్లకు దరకాస్తులు నిరాకరించబడ్డాయి రీటర్నింగ్ ఆఫీసర్లకు అన్ని అధికారాలు ఉండడంవల్ల పీట్లకు దణ్ణాస్తులు నిరాకరిస్తూ యున్నారు గాని అధిక సభ్యులకు కాంగ్రెసువారు రొక పి. డి. యుఫ్ సభ్యులే ఎన్నికలలో వస్తున్నారు. వాస్తవానికి యదాద్రి పరిస్థితులను కప్పిపెడు

కున్నారు గ్రామంలో కమ్యూనిస్టులనే సాకుతో ప్రజలను నానాబెడలు పెడుతున్నారని ఆయనకు ఇచ్చిన యెడానికి సిద్ధంగానే ఉన్నారని గానీ ప్రభుత్వం ప్రజానీకానికి తమ శాసనాలను కూడో లభ్యం చేయకుండా రైతాంగాన్ని బాధిస్తున్నాయంటే ఏమి చెయ్యాలి? ఈ మూడేళ్ళలో నల్లగొండ జిల్లాలో 3 కోట్ల పోలీసుకు భర్తీ పెట్టారు మళ్ళీ పోలీసుతోటే మీరు ప్రజా ఉద్యమాన్ని అణగివేయ దలచుకొన్నారు ఈశాంబీ వివరాలన్నీ విచారించి న్యాయం కలగ జేస్తే కమ్యూనిస్టులు కూడ సహకారం చేస్తారు కానీ ప్రభుత్వద్వేషి పేరు. ఇదీ ప్రజాస్వామిక ప్రభుత్వం అని బుజువు చేయదలచుకుంటే ప్రజలందరి సహకారం పొందాలి కానీ తపాకలతో ప్రభుత్వం ప్రజాఉద్యమాన్ని అణగలేదు ఈ వివరాలన్నీ సాధనంగాను, న్యాయంగాను విచారించి ప్రజాస్వామ్య దృష్టితో ప్రభుత్వం వ్యవహరిస్తుందని నేను కోరుచున్నాను

مسٹر ڈبلیو ایسپیکر - میں دوسرے مقرر کو کال کرنے سے پہلے آپریل ممبرس کو یہ بتادیا جاتا ہوں کہ سناٹ کے لئے وہ جیسے تک ٹائم بقرر کیا گیا ہے۔ اسکو حیا مل رکھتے ہوئے نقرر کرنی ہو مناسب ہے۔ وزب کٹ موس موو کرنے والے صاحب محروم رہ جائیگی اور آپیں تقرر کے لئے کوئی موقع نہ ملیگا۔

شری گرواریڈی - مسٹر اسپیکر سر - میں اپنے خیالات دوسرے کٹ موش پر ظاہر کرنا چاہتا ہوں۔ تہلگائے میں کانگریسی حکومت کی طرف سے جو پالیسی چلائی جا رہی ہے (حیسا کہ میرے پیشرو نے فرمایا) میں ان کے خیالات سے بالکل متفق ہوں) اس کے مقاصد دو ہیں یعنی حیسا کہ آرٹیفیشل (Artificial) طریقہ سے وہ حکومت میں آئے ہیں اسی طریقہ سے وہ جاہتے ہیں کہ نائی الکشن (Bye-election) میں بھی وہی طریقہ اختیار کریں۔ اس لئے ہشتین تہلگائے کی حوالی ہوئی ہیں ان میں (Seats) کے لئے اتک الکشنس ہیں کرائے گئے۔ احمد آباد کی مثال بھی ہمارے سامے ہے۔ کانگریس گورنمنٹ یہ چاہتی ہے کہ الکشنس اسوقت تک ملتوی رہیں جب تک کہ صبا انکر مسا کے مطابق نہ ہو۔

**Shri B Ramkrishna Rao :** May I know, Sir, how this point is relevant to the cut-motion, which is under discussion? Is the cut-motion to discuss the elections?

شری گرو اریٹی - رپریشن ( Repression ) کیوں جاری ہوا ، اس کا مقصد  
ہونا ضروری ہے ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - کٹ موشن کی حد تک تقریر جاری رہے تو مناسب ہے۔  
شری گرو اربڈی - میں جو تقریر کر رہا ہوں وہ ریلیوینٹ ( Relevant ) ہے۔

*Shri B. Ramkrishna Rao* . I repeat, Sir, that the question of elections is absolutely irrelevant to the cut-motion.

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - پولس کے متعلق کٹ موٹن ہے صرف اسی حد تک تقریر ہو تو مناسب ہے ۔

شری گرواریڈی - محبوب نگر کا واقعہ بیان کرنا ہوں کہ گونال راؤ حب کسان سہا کی نمائندگی کرتے ہوئے قوائداروں کے حقوق کی حفاظت کرنے لگے تو کانگریس والے یہ محسوس کئے کہ ان کی موحودگی خطرناک ہو گئی - اس لئے ان کو حلد ہی جیل میں بند کر دیا گیا - اس طرح ناگر کریوں بعلقہ کے موضع ناگپوری میں بھگیوں کی طرف سے اسٹرائک ہوئی تھی - اس سلسلہ میں بلاوجہ ماسی نلاریڈی - بچا ریڈی اور پدماراز کو ارسٹ کیا گیا۔ یہ واقعہ ۱۵ - مئی کا ہے۔ اور ریپریسو پالیسی (Repressive Policy) چلائے کے لئے کریمل لا (Criminal law) استعمال کر رہے ہیں۔ ان احکامات کے خلاف حب کیجھ کہا جانا ہے تو ارسٹ کیا جانا ہے - اسی طرح ہدا بلی میں مدرسا چاری - ناگارسن بی ہدا نالکرسا کو ارسٹ کیا گیا۔ اور کولہا نور بعلقہ کے موضع گرو میں بعض لوگوں کو اس لئے ارسٹ کیا گیا کہ امروں کے کمیونسٹ جھنڈا لہرانا - وہاں نہ صرف ارسٹ کیا گیا بلکہ ایسے جھنڈے جہاں جہاں لہرائے گئے تھے ان کو نکال دیا گیا - محبوب نگر میں بھی اسی طرح سے کام کیا - اور اسی طرح کی ریپریسو پالیسی جاری ہے سچائی اور اھمسا کے یہ بجاری حس صفائی سے جھوٹ بولے اور اعداد پیش کرتے ہیں کہ بعض ہے۔ کہا گیا کہ ہمارے ورکر اسے آب کوڈی - یس - بی اور ڈپٹی کلکٹر طاھر کرتے ہوئے گرفتار ہوئے ہیں - لیکن میں ان کو جیلج کرنا ہوں کہ یہ علطہ۔ ان کے نام سوم لنگم اور برسہواں ریڈی ہیں - یہ لوگ لیکلی (Legally) کام کرنے والے ہیں - پچھلے ۴ - ۵ ماہ سے لیکلی کام کر رہے ہیں اور یہ لوگ عوام میں ہردلعبر ہیں - ان کو دفعہ ۱۵۱ کے تحت ارسٹ کیا گیا - کہا جانا ہے کہ یہ لوگ بڈر گراؤنڈ (Underground) کام کرتے ہیں - حالانکہ یہ لوگ کھلم کھلا رعایا میں پھرتے ہیں اور انکی مدد کیلئے کام کرتے ہیں - میں اسی طرح کے کئی انسٹنس (Instances) بتاسکتا ہوں کہ رمیداروں کے حقوق بچائے کیلئے انکو گرفتار کیا گیا - ایک جگہ پر ۸۰ لوگوں کے خلاف ہرجہ جاک ہوا اور ان کو بلاوجہ گرفتار کیا گیا - سرپا بیٹہ بعلقہ میں ایک کھم بیٹا موضع ہے وہاں کے کسان سہا کے ورکرس پر ہوم گارڈز نے فائرنگ کر کے انہیں ڈرا دھمکا کر اور گھروں سے باہر نکال کر بری طرح پیٹا ہے - اسی طرح رامپا بیٹہ بعلقہ میں پولس نے وہاں کے دو کاریہ کرناؤں یعنی پاپا اور لنگیا کو اس لئے ارسٹ کیا کہ وہاں کے پٹیل نے ان کے خلاف رپورٹ کی تھی - یہ پٹیل وہاں کے کسانوں کو بددل کرنا چاہتا تھا - اس سے پتہ چلتا ہے کہ پولیس کس طرح رمیداروں کے ساتھ مل کر کسانوں کو بددل کر رہی ہے - اور ان کار نہ کرناؤں کو ارسٹ کر رہی ہے - ورنگل صلج میں بھی اسی طرح کے - ایل - برسہواں راؤ ایم - ایل - اے کو گرفتار کیا اور بیٹا گیا - اس سے پتہ چلتا ہے کہ پولیس نے لباؤ کو اس لئے پیٹا کہ وہ گھر ولس جانا چاہتے تھے - اسی طرح پکوسپتی رامپا کو بھی زمسٹ کے جھگڑے کے سلسلہ میں ارسٹ کیا گیا - لٹالا پٹا میں پولیس رامپا کو رامپا گارڈز کے زمانہ کا کوئی چارج لگا کر گرفتار کیا گیا - اس سے ان لوگوں کا

مقصد یہ ہے کہ عوام کو جو مدد دی جا رہی ہے وہ سد کر دی جائے۔ مدھرہ تعلقہ میں کرے ولی کٹا گویا جو عوام میں ایک مقبول لیڈر تھے کانگریس والوں سے جھگڑا ہوئے کی وجہ سے انکو ارسٹ کرنے کی کوشش کی گئی۔ اسی طرح کریم نگر میں بھی پولیس کارپریشن (Repression) جاری ہے۔ سرسلہ تعلقہ میں بم بلی کڈا راؤ پیٹھ میں کسان سہا کے طرف سے ایک میٹنگ ہو رہی تھی۔ وہاں پولس والوں نے حاکم وہاں کے عوام کو اس الزام میں ستانا شروع کر دیا کہ وہ کمیونسٹوں کو کھانا دیتے ہیں۔ اس سلسلہ میں کئی لوگوں کو گرفتار کیا گیا اور انکو طرح طرح سے ستایا جا رہا ہے۔ اور انکو اس بات پر مجبور کیا جا رہا ہے کہ وہ کمیونسٹوں کو گرفتار کر کے دیں۔ وہاں کے ۸ گاؤں کے عوام کو اسی طرح تکالیف میں مبتلا کیا جا رہا ہے۔ وہاں کے حوایم۔ ایل۔ اے۔ ہیں انہوں نے ان چیزوں کے بارے میں ایک میمورنڈم (Memorandum) پیش کیا ہے۔ اسی طرح جکیال میں بھی ستیا نامی کسان سہا کے ورکر کو ارسٹ کیا گیا ہے ان حالات کی تحقیقات کرنے کے لئے ماراٹی نامی ایک اسٹوڈنٹ (Student) کو بھیجا گیا تھا اس کو بھی گرفتار کیا گیا۔ تعلقہ ستھی میں پدا پلی موضع میں کمیونسٹوں کے جھڑاؤ میں کے سلسلہ میں دھمکیاں دی گئیں اور جھڈے نکال دئے گئے۔ ایک شخص تربت ریڈی پر رجا کاروں کے زمانہ کا ایک الزام لگا کر گرفتار کیا گیا تھا اور کو بعد میں صاف رہا کیا گیا لیکن پھر ارسٹ کر لیا گیا۔ عادل آباد میں بھی ایسے ہی حالات ہیں۔ تعلقہ چور میں بعض انڈر گراؤنڈ کمیونسٹ ورکرز ایک حکم پڑھتے لکھتے بیٹھے تھے وہاں پر پولس نے فائرنگ کی جس کی وجہ سے ایک شخص زخمی ہوا۔ اوں کو ہاسپٹل لیجا یا گیا کیا کچھ پتہ نہیں۔ میں اب کے علم میں یہ چہر بھی لانا چاہتا ہوں کہ پولیس نے بھی ہتیاروں کے ساتھ چوریاں اور ڈکیتیاں کرنی شروع کر دی ہیں۔ میرے پاس اسکے انسٹنس (Instances) ہیں۔ ایڈل واڑہ ایک گاؤں ہے۔ وہاں پولس کے ۹ کانسلٹوں نے رائفل کے ساتھ سینٹر سیویا اور گڈیا کے گھروں میں جا کر یہ صرف چوری کی بلکہ ان کی عورتوں کو بھی انہوں نے ستایا۔ اسی طرح ایک اور انسٹنس ہے۔ سدی پیٹھ میں مٹ پلی نامی سری راملو ایک دوکاندار کی دوکان میں ۷ کانسلٹوں نے چوری کی اور ۸ سو کا مال چرایا۔ چوری کا مال بھی برآمد ہوا اور اوں کو ارسٹ بھی کیا گیا ہے۔ لیکن معلوم ہوا ہے کہ وہاں ڈی۔ یس۔ پی کسی طرح سے ان کو بچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ لکشی پیٹھ میں بھی کمیونسٹوں کو کھانے دیے کے الزام میں عوام کو ستایا جا رہا ہے۔ کوٹ تعلقہ میں بھی ایسے ہی حالات ہیں۔

میدک میں اس قسم کی کارروائیاں جاری ہیں۔ وہاں کسان سہا کے سکریٹری کو جھوٹے الزامات کے تحت گرفتار کیا گیا ہے۔ اسی قسم کے کئی واقعات حیدر آباد کے اضلاع میں ہو رہے ہیں۔ اسکے علاوہ میونسپل الکشن کی کارروائیوں کے سلسلہ میں بھی اگر چیکہ غنہ گردی کانگریس والوں کی طرف سے ہوتی ہے لیکن پولس کسان سہا کے کارکنوں کو گرفتار کرتی ہے۔ اس سلسلے میں ہمارے پاس جو واقعات ہیں وہ چیف منسٹر صاحب کے پاس پیش کئے گئے ہیں۔ انہوں نے اس پر کیا کارروائی کی ہے معلوم نہیں۔ اسکا مقصد بظاہر ایک ہی ہے یعنی زمینداروں کے

حموں بچائے کیلئے کسان سہا کے کاریہ کرناؤں) (کو دنیا جا رہا ہے۔ اس کے لئے کریمنل لائبریری کے خلاف استعمال کیا جاتا ہے۔ ان کارروائیوں سے سمجھا جاتا ہے کہ قورداروں کو انکی رہیاب سے ایجیکٹ (Eject) کیا جاسکتا ہے۔ قورداروں قانون کے سلسلے میں کہا گیا کہ ے لاکھ پروٹیکٹڈ ٹنسٹس (Protected Tenants) ہیں مگر میں کہوں گا کہ اس قانون سے عملا امیں کچھ فائدہ نہیں۔ کاعد ہر لکھا کچھ ہے اور عمل کچھ اور نہیں ہو رہا ہے۔ احکام ایک طرح جاری کرتے ہیں اور متعلقہ حکام دوسری طرح عمل کرتے ہیں یا عمل ہی نہیں کرتے۔ کھدر پوس حصراب رعنا کی مدد اسلئے نہیں کرتے کہ وہ حود رسیدار ہیں یا رسیداروں کے بمک حوار ہیں۔ لیکن جب کسان سہا کے ورکرس کی طرف سے انکی مدد کی کوسس کی حاتی ہے تو انکو چھوٹے الراماب کے تحت ارسٹ کیا جانا ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ اس قسم کا رپریش

شری بی۔ رام کشن راؤ۔ میں عالیجناب کی نوحہ اس جانب سدول کرنا چاہتا ہوں کہ اس قسم کے الراماب کی تفصیل بتاتے ہوئے حو بم کی جارہی ہے وہ پارلیمنٹری طریقہ سے نالکل علط ہے۔ اس میں شک نہیں کہ کٹ موش (Cut-motion) کے سلسلے میں حکومت کی پالیسی کے خلاف بحث ہو سکتی ہے۔ اور اسکے سلسلہ میں مثال کے طور پر ایک یا دو یا تین واقعات پیش کئے جاسکتے ہیں لیکن اپورس کی حاب سے جس طرح بحث کی جارہی ہے اگر اسکی اجازت دیجائے تو یقیناً دوسری طرف سے حواب دینے کی ضرورت ہوگی۔ اور اس طرح اپورس کے کٹ موش کا مقصد اس کے دائرہ سے باہر ہوجائیگا۔ اگر دوسری حاب سے یہ کہا جائے کہ فلاں گاؤں میں پی۔ ڈی یف کے ورکرس کے خلاف یہ یہ کارروائیاں کی گئی ہیں اور ہوم ڈپارٹمنٹ کی جانب سے فلاں فلاں لوگ بدترین الرامات میں گرفتار کئے گئے ہیں تو ایسی صورت میں سحوڈس (Sub-judice) کیس معروض بم میں آجائے اور موجودہ بحث کے دائرہ سے باہر ہوجائے۔ میں عالیجناب سے درخواست کرنا ہوں کہ اس قسم کے رورس (References) حو انڈیوچول کیس (Individual cases) کے دئے جارہے ہیں انہیں روک دیا جائے تو مناسب ہوگا۔ میں یہ نہیں کہتا کہ کوئی مثال ہی نہ بتلائی جائے۔ ایک دو مثالیں دی جاسکتی ہیں۔ اور اسکا حواب بھی ہم دے سکتے ہیں لیکن الرامات کی ایک طویل فہرست یہاں گانے سے ظاہر ہے اسکا حواب بھی طویل اور تفصیل سے دیا ہوگا جنکا کٹ موشن سے براہ راست کوئی تعلق نہ ہوگا۔ پارلیمنٹری پریکٹس (Parliamentary Practice) کے اعتبار سے اسکی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ مجھے یاد ہے میں نے کہیں پڑھا ہے کہ اگر کوئی آرہیل ممر خاص پڈنگ کیس (Pending cases) سے اپنا تعلق یا انٹرسٹ (Interest) ظاہر کرے تو اسے ڈس کوالیفائی (Disqualify) کیا جاسکتا ہے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ میں سمجھتا ہوں زیادہ ڈیٹیل (Detail) میں جانے کی ضرورت نہیں۔ ایک یا دو انسٹنس (Instances) دئے جاسکتے ہیں۔ اور یہ جنرل طور پر تنقید کیلئے کاں ہے۔

شری وی۔ ڈی۔ ڈیمینڈ ہے۔ یہ حوالہ اسٹیشن آریبل ممبر نے پیش کئے ہیں رہ سیکڑوں میں سے چند ہیں۔ ایسی کانکریٹ (Concrete) چہرے نیاں کی حاسکی ہیں۔ ہاؤس کی اطلاع کیلئے ایسی کانکریٹ چہرے ایم۔ ایل۔ ایر کے سامنے رکھنا ضروری ہے۔ ویلیوٹ ڈپارٹمنٹ کی جانب سے حوالہ کیسٹس لگائے جاتے ہیں ان حقائق کا اظہار نہ کرے سے انکے لئے ایک فالس جسٹیفیکیشن (False justification) پیدا ہوا ضروری ہے اس لئے میرے خیال میں ان واعاب کا ہاؤس کے سامنے رکھا ضروری ہے۔

شری گروا ریڈی۔ میں ہاور کے علم میں یہ چہرے بھی لانا چاہتا ہوں کہ پولیٹیکل پرنس کے ساتھ سولس کا کیا نرٹاؤ ہے۔ ان پرنس کے بھائس (Thoughts) پر بھی کنٹرول کیا جاتا ہے۔ انہیں کتابیں نہیں دی جاتی۔ میں خود ۱۰ مہینے سیل (Cell) میں رہا۔ نہ کوئی احبار دیا گیا اور نہ کتاب۔ انکے لئے لائبریری بھی نہیں۔ امپیریلر کے دور میں ہنڈ حواہر لال ہروکو بھی حیل میں انی کتابیں سپہا کی گئیں کہ وہ حیل ہی میں موٹی کتابیں لکھ سکے۔ میں نے ان ہی کتابوں ”گلمس آف ورلڈ ہسٹری“ (Glances of world history) اور ”ڈسکوری آف انڈیا“ (Discovery of India) کو مانگا تو ریجوز (Refuse) کیا گیا۔ اس طرح بھائس پر بھی کنٹرول کیا جاتا ہے۔ میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کیا سوامی حی کی طرف سے اسی قسم کا ڈیمانڈ نہیں کیا گیا تھا ؟.....

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ پرنسٹل رورس نہ دیں تو مناسب ہے۔

شری گروا ریڈی۔ صاحب کیلئے میں نے ضروری سمجھا۔ ہر حال سوامی حی کی طرف سے بھی حیل میں مطالعہ ہوا تھا اور اسکو پورا کیا گیا۔

پولیٹیکل پرنس کو گنج میں رکھا جاتا ہے۔ اور حالت یہ ہے کہ ایک ایک گنج میں ۱۳ پرنس کو ٹھوسا جاتا ہے جہاں ایک ہی کے بیٹھسے کیلئے جگہ نہیں ہوتی۔ انہیں ۲ گھنٹے نند رکھا جاتا ہے۔ دیوہ گھنٹہ باہر نہیں چھوڑتے۔ اسی طرح ڈبل گنج ہے جہاں دھوپ نہیں دیکھ سکتے۔ سائڈ آریبل ممبرس آف ٹریڈری بچس اس سے واقف نہ ہوں اسلئے کہ رصاکاروں کے زمانہ میں جب عوام حدود جہد کر رہے تھے تو ان میں سے چند سرحدوں پر رہ کر آرٹڈ سٹرگل (Armed struggle) چلا رہے تھے اور صرف چند حیل میں تھے۔ لیکن اب کم از کم وزیٹرس (Visitors) کی حیثیت سے حاکر دیکھیں۔ اس موقع پر میں آریبل منسٹر سے یہ بھی معلوم کرنا چاہوں گا کہ جیل وزیٹرس حوالہ مقرر کئے جاتے ہیں وہ پبلک کے نمائندے کیوں نہیں ہوتے ؟ ایم۔ ایل۔ ایر میں سے آپ کیوں اس کام کیلئے ممبرس منتخب نہیں کرتے ؟ اس جانب توجہ دجائے تو مناسب ہے۔

نظر بندوں اور کریمنلس (Criminals) کو جب ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کیا جاتا ہے تو انہیں ۶ آئے روزانہ بھتہ دیا جاتا ہے۔ لیکن یہ ۶ آئے کسی طرح کافی نہیں ہوتے۔ چوبیس گھنٹے دورہ میں رہنا پڑتا ہے۔ یہ پیسے چاہئے کیلئے بھی



کاں ہیں ہوئے۔ اور خصوصاً اسٹینس پر تو چیریں زیادہ داسوں پر ملی ہیں۔ اسلئے ۶ آے کے ہسے کسی طرح کافی ہیں ہوئے۔

کر مجلس کے کیس ریوائز (Revise) کرنے کیلئے ایک بورڈ ہے لیکن اس بورڈ میں بھی بعد نا انصافی ہوتی ہے اور کر مجلس کو بھی اپنے کیس کیلئے رشوت دینی پڑتی ہے۔ اس کے متعلق ہوم مسٹر اپنی پالیسی کی وضاحت کریں تو مناسب ہے۔ ان خیالات کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کرنا ہوں۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - شری وشواناتھ راؤ -

شری وشواناتھ راؤ - اسپیکر - قبل اسکے کہ اپنے کٹ موٹ پر کچھ کہوں میں ٹریڈری سچس اور خاص طور پر حیف مسٹر سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کم ارکم محھے لال عیب سے نہ دیکھیں اسلئے کہ جب کوئی ممبر اپوریشن کی طرف سے کھڑا ہو کر حکومت کی پالیسی پر کر ٹیسس (Criticise) کرنا ہے تو اسے فوراً کمیونسٹ سمجھ لیا جاتا ہے۔ لیکن حو حقیقت ہے اسے آپ کو مانا پڑیگا۔

اس سے پہلے ہاؤس کے سامنے کئی واقعات لائے گئے۔ ان میں سے کم ارکم ۸۰ فیصد تو صحیح معلوم ہوئے ہیں۔ میں آپ کو بتاؤں کہ اپنی کمیونسٹ اسکیم (Anti-Communist Scheme) کے تحت عادل آباد میں سیول سنٹرس (Civil Centres) قائم ہوئے، انکا بھلاکار نامہ یہ تھا کہ بعلقہ چور میں آئے کے بعد بحالے اسکے کہ کمیونسٹوں کو پکڑ کر انکی اکنٹیویٹرز (Activities) کو ختم کیا جائے انہوں نے انک ہریس کو ختم کر دیا۔ وجہ صرف یہ تھی کہ اس سے بیٹی لی جا رہی تھی۔ گاؤں کے رواج کے مطابق وہ سامان اور ستر اپنے موضع سے دوسرے موضع تک لیگیا جیسا کہ عام قاعدہ ہے۔ مگر اسے اور آگے چلے کو کہا گیا اور گالی گلوچ کرتے ہوئے جنگل میں لیجا کر ختم ہی کر دیا گیا۔ کیا بھی آپ کا بیٹی بیگاری کا قانون ہے؟ اس سلسلہ میں صلج کے ڈی۔ یس۔ پی۔ اور ڈی۔ وائی۔ یس۔ پی۔ اور تھانہ دار کو رپورٹ کی گئی۔ لیکن کوئی تحقیقات نہیں ہوئے۔ اس سلسلہ میں پیپرس (Papers) میں بھی آیا تھا۔ لیکن پولیس ڈپارٹمنٹ نے اس سلسلے میں کیا کارروائی کی معلوم نہیں۔ کمیونسٹ اکنٹیویٹرز (Communist activities) کو ختم کرنے کے لئے ممٹی مدراس وغیر سے لوگوں کو ملا کر پولیس فورس میں رکروٹ کیا گیا ہے۔ انکے لئے بڑی مشکل یہ ہے کہ وہ یہاں کی زبان نہیں جانتے۔ ننگانہ کے لئے پنجاب مدراس اور ممٹی سے لوگ بھرتی کئے جاتے ہیں۔ اور پھر آپ کو اپوریشن (Co-operation) چاہتے ہیں۔ اگر کوئی کوآپریشن کرنا بھی چاہے تو اسی کو گرفتار کیا جاتا ہے۔ چنور اور سرپور کے ابرا یا پر کمیونسٹ دشمن مسٹر سریواس راؤ تھے (شائد نام لینا ان پارلیمنٹری (Un-parliamentary) ہے انکا ریکارڈ گورنمنٹ کے سامنے ہے۔ کہ ہم میں انکے خلاف سکاٹ ہوئے در ادھیں وہاں سے نکال دیا گیا۔ حکومت کو یہ پتہ نہیں کہ ان سیول سنٹرس کی رپورٹ کہاں تک صحیح ہوتی اور صحیح واقعہ کیا ہوتا ہے۔ چنور میں سیول سنٹرس ہیں۔ ان سنٹرس کی جانب سے

ہریصوں اور کسانوں سے سڑکیں مسم تیار کروائی گئیں۔ مکانات سوائے گئے۔ ہاؤسیاں کھدوائی گئیں۔ روزانہ ۱ آدمی کیمپس میں سلائے جاتے ہیں۔ بیچارے ہتے عربوں کو مشکل کاسما کرنا پڑتا ہے۔ امیں کھانا تک میسر نہیں ہوتا۔ یہ ہے آپ کی انٹی کمیونسٹ اسکیم۔ میں کمیونسٹوں کی تائید کے لئے ہیں کھڑا ہوں۔ میں انکی اکتیویٹیز (Activities) اچھی طرح جانتا ہوں۔ ہمارے پاس ایک ایسا مقطعہ دار تھا جسکو مقطعہ دار کہا بھی شائد گاہ ہوگا۔ ویسے آدمی کو صرف ایک آدمی کی شکایت پر حتم کر دیا گیا۔ اس عطلی کوانڈر گراؤنڈ کامریڈس (Under ground Comrades) نے بھی قبول کیا۔ ممکن ہے انکی پالیسی میں جھوٹ بولا بھی جائے ہو۔ جس مقصد کیلئے پولیس کو وہاں رکھا گیا ہے اور سیول سٹرس قائم کئے گئے ہیں وہ سٹرس کمیونسٹوں کے خلاف قائم ہوئے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہاں کی رعایا کمیونسٹوں کی کبھی تائید نہیں کرتی ہے۔ حال ہی میں مجھے تین سیول سٹرس دیکھنے کا موقع ملا۔ الکش کے بعد وہاں کچھ فوج کو متعین کیا گیا ہے۔ ان لوگوں نے ۱۔ ۲۰ دن میں وہاں کے لوگوں سے ہایت ہمدردانہ برتاؤ کیا لیکن سریواس راؤ کے دورے کے بعد یعنی دورے سے واپس جانے کے دوسرے ہی دن سے اسقدر پریشان کیا گیا ہے کہ ان کے برتاؤ سے لوگ ناراض ہیں۔ ڈی وائی۔ یس۔ پی۔ مسٹر سریواس راؤ آنے کے بعد کئی لوگوں کو بلا وجہ کمیونسٹ ہونے کے شبہ میں گرفتار کیا گیا۔ ۶۲ لوگوں کو ایک ہی رسی سے باندھ کر چور سے لے گئے وہاں ۳ دن تک امیں بھوکا سلا کر واپس کیا گیا۔ حالانکہ وہ کمیونسٹ نہیں تھے۔ وہ سب کسان اور ہریص تھے۔ اسکی وجہ سے وہاں کیا نقصان ہوا ہے یہ تو شائد آریبل چیف مسٹر جانتے ہی ہونگے۔ وہاں تقریباً ۳۰۰۰ خاندان برباد ہو گئے۔ کیا یہی انٹی کمیونسٹ سرگرمیاں ہیں؟ اور حتیٰ انکے برائیس (Problems) ہیں انکے حل کرنے کا کیا یہی طریقہ ہے؟ اور جس تحریک سے انکو طاقت پہنچتی ہے اسکو استعمال کرنا کیا نادانی میں ہے؟ دوسری طرف آپ یہاں کہتے ہیں کہ کسانوں کو امداد دینا ہے آپکے حوالے سے سیول سٹرس میں کام کرنے ہیں اور جسکی قیادت میں یہ سٹرس کام کر رہے ہیں وہ دمہ داریوں کو پورا نہیں کرتے۔ رشوت کھاتے ہیں اور طرح طرح کی تکلیف دیتے ہیں۔ تو کیا ایسے سیول سٹرس کے قیام سے کمیونسٹ تحریکوں میں کمی ہو جائی ہے؟ کیا ان ہریصوں اور کسانوں کو اس لئے گرفتار کیا جاتا ہے کہ انہوں نے کمیونسٹوں کو کھانا کھلایا تھا؟ آپکے رشوت حوالہ داروں کی حجب میں۔ ۱۰۔ ۲۰ روپیہ ضرور آجاتے ہیں۔ کیا نلگندہ کی طرح کئی اور مقامات پر جو کچھ ہو رہا ہے وہ کسانوں کی طرف سے ہو رہا ہے؟ یہ نلکل علطہ ہے۔ کیا آف ہرجگہ اسی لئے سیول سٹرس قائم کر رہے ہیں کہ کمیونسٹوں کو حتم کیا جائے؟ اور کیا سیول سٹرس کے قیام سے کمیونسٹ ختم ہو جائیں گے؟ کیا آپ نے اسی لئے ریپریسیو پالیسی (Repressive Policy) اختیار کی ہے؟ میں اڑم کا ایک واقعہ حوکیچہ دن پہلے ہوا ہاؤس کے سامنے بیان کرنا چاہتا ہوں۔ وہاں ایک سیول سٹر کچھ دن پہلے قائم ہوا اور اسکے ایک دمہ دار آدمی نے سوشلسٹ پارٹی کے آفس پر حو جھنڈا تھا اسکو نکال دیا اور کھے لگا کہ یہ سوشلسٹ اور کمیونسٹ سب ایک ہی ہیں اور وہ ملکر کام کر رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں ڈی۔ یس۔ پی کے پاس گیا تب انہوں نے میری درخواست پر لکھا کہ تحقیقات کی جائے

اور تحقیقات کئے اس افسر کو موقع نہ روانہ کیا جاتا ہے جسکے خلاف سکاہب کی گئی تھی۔ مخالف پارٹیوں کی جانب سے جو کچھ ہوتا ہے اسکو تو آپ یہ کھکر اڑا دیتے ہیں کہ محض اپوزیشن کے لئے انورس کر لے ہیں۔ لیکن ایسا نہیں ہے۔ جس طرح آپکو جرح ہے کہ آپ دینش کی سیوا کرتے ہیں تو میں نہ کھونگا کہ آپ سے زیادہ احساس ہم کو ہے۔ اس پر زیادہ بولنے کی ضرورت نہیں کیونکہ آپ میجاریٹی (Majority) میں ہیں۔ اسلئے آپ جو چاہیں کریں۔ مابڑی گٹھو میں ایک ۸۰ سال کا بوڑھا دھگر تھا۔ اسکے ساتھ ایک گیارہ سال کی بچی تھی اور ایک عورت بھی جسکی ریجگی ہو کر تین دن ہوئے تھے۔ وہاں رات کے دو بجے کمیونسٹوں کے نام سے بولس والے گئے۔ پتہ نہیں کہ اساموں نے کیوں کیا۔ ایسی کم عقل اموں نے کیوں کی۔ گرمی کا موسم تھا سب لوگ باہر سو رہے تھے۔ اموں نے اس بوڑھے کو پکارا اور اسکو سلا کر تین آدمی اس پر چڑھ بیٹھے۔ اسکو بری طرح سے نیٹا گیا۔ اسکے پاس دو چاندی کے کڑے اور ۴ روپہ تھے وہ لے لئے گئے۔ میں صبح میں وہاں گیا اور معلوم کیا کہ کتنے آدمی تھے کیا تھے۔ کیا یہ سب کچھ آپکی نظر میں حائر ہے؟ اور کیا یہ سب کچھ کمیونسٹوں کو دانے کے لئے کیا جا رہا ہے؟ وہ اسکے بعد حاموش نہیں بیٹھے بلکہ اس گیا رہ سال کی بچی کو بھی حراب کیا (Cries of Shame Shame from Opposition Benches) بعد میں معلوم ہوا کہ نہ سول سٹریس کی کارگزاریاں ہیں۔ اور یہی واقعات ہیں جو آپکے میول سٹریس میں ہوتے ہیں۔ ہمیں معلوم ہے کہ اس کا جواب ہم کو کیا دیا جاتا ہے۔ ان ظالم اور رشوت حوار پولیس عہدہ داروں کی طرف سے جو رپورٹس کیجاتی ہیں ان ہی پر سب کچھ ڈنڈ (Depend) ہوتا ہے۔ ٹھیک ہے۔ ایسا ہی ہو ہونا بھی چاہئے! ناہولر مسٹری بھی میں آپ بھی کیا کریں گے! آپکو تو آئے عہدہ داروں پر دورا بھروسہ ہے اور انکے طرف سے جو کچھ رپورٹ آجاتی ہے وہ مسلمہ ہے۔ میرا مطلب یہ ہے کہ آئندہ سے کم از کم ایسے واقعات ہونے نہ پائیں کیونکہ مجھے اسد تو نہیں ہے کہ فوراً یہ واقعات بند ہو جائیں گے۔ ٹھیک ہے گرا حولی (Gradually) ہوا کرے۔ اس سلسلہ میں مسٹری نواس راؤ ڈی۔ یس۔ ی)

مسٹر اسپیکر - نام نہ لیا چاہئے۔

شری وشوا ناتھ راؤ - آئندہ سے نام نہیں لوں گا۔ معاف کیجئے۔ تو اموں نے کہا کہ یہ سب جھوٹ ہے۔ پارٹی کی طرف سے ایک لیٹر لکھا گیا کہ ایک ہفتہ کے اندر تحقیقات کی جائیں۔ تو اموں نے ۲ دن کے بعد ایک آفیسر کو بھیجا وہ خود تو میں آئے۔ اس دھگر کا تو کچھ ماحراہی اور ہے ان حالات کو بیان کرنے میں میرا مقصد یہ ہے اور میں یہ پوچھتا ہوں کہ کیا کسی بھی کمیونسٹ کو کھانا کھلانے کو اسکے لئے یہ سب کچھ ہوتا ہے اور دوسرے طرف سے پولیس کے عہدہ دار لوٹ کریں، ڈاکہ ڈالیں، عورتوں کی عصمت ریری کریں تو انکے لئے کوئی سزا نہیں۔ ہمارے دوسرے بھی کامریڈس یہی کہتے ہیں اور مجھے بھی یہی تجربہ ہوا ہے کہ پرنزرس (Prisoners) کو جو راشن دیا جاتا ہے اس میں سے حیل کے عہدہ دار اپنے لئے کچھ حصہ لے لیتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی کمیونسٹ کو کھانا دیے تو اسکو گرفتار کر لیا جاتا ہے۔ اس بارے میں جتنے بھی گرفتار ہوئے

ہیں وہ سب بے گناہ ہیں۔ اسلئے میں کہتا ہوں کہ یہ عہدہ دار ”ڈبل کمیونسٹ“  
 ( Double Communist ) ہیں بلکہ اس سے بھی بڑھکر ہیں۔ مگر ان  
 کے لئے کوئی سراہیں ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ اس کے لئے ڈپارٹمنٹل انکوائری  
 ( Departmental enquiry ) ہوگی۔ اور پھر اس کس کو دنا دیا جاتا ہے۔  
 مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ اب ایک بج گیا ہے اسلئے ہاؤس الجرن ہوتا ہے۔

We shall meet at 4 p.m.

The House then adjourned for recess till Four of the Clock

The House re-assembled after lunch at four of the Clock.

[Mr. Speaker in the Chair.]

### Business of the House

*Mr. Speaker :* Before proceeding to cut motions, I would like to make an announcement

As per Rule No. 8 of the Hyderabad Legislative Assembly Rules :

“ At the commencement of every session, the Speaker shall nominate from amongst the members of the Assembly a panel of not more than four Chairmen, any one of whom may preside over the Assembly in the absence of the Speaker and Deputy Speaker . . ”

Now, the Rule as amended by me says :

“ At the commencement of the first session after each general election of the Assembly and at the commencement of the first session of each year, the Speaker shall nominate from among the members of the Assembly a panel of not more than four Chairmen ”

So, the same panel will continue for one year, but according to the rules in force at present, “ at the commencement of every session the Speaker shall nominate.” So, at the commencement of the first session I have nominated the panel of Chairmen and I nominate the same Members again as panel of Chairmen, viz., :—

1. Shri Srinivasarao Ekhelkar
2. Shrimathu Masooma Begum
3. Shri Sripatrao Khadam.
4. Shri Ananth Reddy.

I have also to announce that to the Committee of Privileges, the Chairman was not nominated. Now, as some matters have been

referred to the Privileges Committee, I nominate Shri Gopalrao Ekbote as the Chairman of that Committee.

### Demands for Grants

Now, we shall proceed with the cut motions. The next cut motion is standing in the name of Shri B Krishnaiah

*Shri B Krishnaiah* : Mr Speaker, Sir

( Point of information ) شری وشوناتھ راؤ - پوائنٹ آف انفرمیشن  
صبح کے اجلاس میں میری تقریر ختم نہیں ہوئی تھی - کیا مجھے اب تقریر کا موقع نہیں  
ملیگا -

مسٹر اسپیکر - اگر صبح میں تقریر ختم نہیں ہوئی تھی تو آپ اسکو جاری  
رکھ سکتے ہیں -

شری وشوناتھ راؤ - مسٹر اسپیکر سر - میں صبح میں کہہ رہا تھا کہ کمیونسٹوں  
یا ان کے اکیٹیویٹرز (Activities) کو ختم کرنے کے سلسلہ میں جو پولس یا  
سیول سٹریس حاصل کر عادل آباد ضلع میں قائم کئے گئے ہیں اس میں حکومت کو کس  
حد تک کامیابی ہوئی - جیسا کہ میں نے کہا کمیونسٹوں کو پکڑنے کی بجائے ان کی نگاہ  
کسانوں کو جنہیں اس نانولر (Popular) حکومت میں ایک وقت کا کھانا  
بھی برابر میسر نہیں آنا بلاوجہ کیوں نکڑا جاتا ہے ؟ اس کے علاوہ ان نگاہ کسانوں کو  
سیول سٹریس کی فوج کے بھی مطالب برداشت کرے پڑتے ہیں - میں یہ نہیں کہتا کہ  
حکومت کی نالیسی ایسی ہی ہے بلکہ نہ سب کچھ دراپرچک (Proper check)  
نہ ہوئی وجہ سے یا اسوجہ سے ہو رہا ہے کہ رسوب حواری افسروں پر پورا پورا بھروسہ  
کیا جاتا ہے اور حب عوام کی طرف سے حکومت کے پاس سکائیٹ وصول ہوتی ہے تو انکی  
شکایات کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے جسکی وجہ سے ایسی غلطیاں ہو رہی ہیں - میں  
ان ساری برادریوں کی ذمہ داری صرف حکومت پر ڈالتا نہیں چاہتا - اس میں شک نہیں  
کہ حکومت پر بھی کچھ ذمہ داری ضرور عائد ہوتی ہے - لیکن ساتھ ہی ساتھ وہ بھائی  
بھی اس بات کے ذمہ دار ہیں جو جنگلوں میں کمیونسٹوں کا لیبل لگا کر عرب کسانوں کو  
حب کی قیادت کا وہ محرک کرتے ہیں بریساں کرتے ہیں - عادل آباد میں اس کے حالات جیسے  
ملنگٹھ میں تھے نہیں پیدا ہوئے ہیں - میں یہ تو نہیں کہتا کہ ان آئریبل ممبرس کمیونسٹ  
ہیں یا نہیں - وہ کہتے ہیں کہ کمیونسٹ پارٹی کے ہر فرد کو بلنگے کا کسان عرت کی  
نظر سے دیکھتا ہے اور وہ آرمد اسٹرگل (Armed Struggle) کیلئے تیار ہے - میں اسکو ماننے  
کیلئے تیار نہیں ہوں - میں اس واقعہ کی طرف انکو لیجانا چاہتا ہوں - تعلقہ چور میں  
حب کمیونسٹ پہلی مرتبہ کدھارم آئے تو وہ سب یا سب سے کم آدمی ہو گئے - ان کے پاس سے  
تین رائیفل وہاں کے کسانوں نے جیت لیں - کسانوں اور کمیونسٹوں میں لڑائی ہوئی  
جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ دو ہندوؤں کو کمیونسٹوں نے بھر سے واپس لے لیا - ایک ہندو  
جو کسانوں کے قصہ میں ناواقف رہ گئی اسے انہوں نے پولس کے حوالے کیا - اس سے صاف

طاہر ہے حسا کہ میں نے کہا کہ دلگڈے کی بھی نالکل یہی حال ہے۔ وہاں کے کسان بھی کمیونسٹوں کے ساتھ ہیں۔ آندھرا مہاسہا وہاں کچھ دیوں سے کام کر رہی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ کوئی آدمی کسانوں کی بھلائی کیلئے کچھ کام کرے تو وہ انکے پیچھے رہتے ہیں۔ سر پور اور چور اسسبل ایریا (Special Area) قرار دیا گیا ہے وہاں ایسے حالات ہیں اسلئے میں کہتا ہوں کہ عادل آباد کی حد تک جو بریادی اس رنریس (Repression) سے ہوئی ہے اسکی آدھی دمہ داری کمیونسٹوں پر ہے۔ یہ انکی عوام دسمن پالیسی کا نتیجہ ہے۔ کہا جاتا ہے کہ انکی پالیسی میں تبدیلی ہوئی ہے۔ لیکن میں نے احاروں میں دیکھا۔ پراسکتی میں ایک اسٹیٹسٹ (Statement) آیا ہے کہ وہ آرڈاسٹرکل کو وٹھ ڈرا (Withdraw) ہیں کر رہے ہیں۔ ایسا حق نہ آپکو ہے اور نہ ڈانگے اور انکے نالٹ بروکو۔ اس سے صاف طاہر ہے کہ انکی پارٹی میں ڈسپلن (Discipline) نہیں ہے۔ پھر گورنمنٹ کو کیسے ائسورنس (Assurance) دیئے ؟

شری وی۔ ڈی۔ دتھپالڈے۔ میں نے پچھلے سشن میں جو اسٹیٹسٹ مسٹ وشال آندھرا کمیٹی کا پڑھا تھا اسکی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

श्री. लक्ष्मीनिवास गनैरीवाल — मैंने जिससे पहले जिस तरफ भी हाबुसको तबजे दिलई थी की “अन्नपूर्णा” के सामने जो बँड बजता है वह असेब्लीका बिजलास चलते समय न बजना चाहिये। बयो की हाबुसके कारोबारमे डिस्टर्बन्स (Disturbance) होता है। लेकिन अब भी बँडकी आवाज होरही है।

مسٹر اسمیکر۔ آج اتفاقاً احلاس چار بجے سے ہوا ہے۔ آئندہ جب دو بجے سے احلاس ہونگے تو اس بیلڈ کے بند کرنے کا انتظام کیا جائیگا۔

شری وشوناتھ راؤ۔ اب بھی انکے دمہ دار کاریہ کرتا ( ) پرہیا کر راؤ اور برسا ریڈی کی سوشلسٹ پارٹی کے کاریہ کرتاوں سے ناب حب ہوئی تھی۔ ان سے پوچھا گیا کہ یہ ایسا کیوں کر رہے ہیں۔ آپ رات میں آتے ہیں کسی گھر میں کھانا کھا کر جاتے ہیں اور صبح میں کہیں نہ کہیں بریادی ہوجاتی ہے۔ کئی عورتوں کی عصمت بری کیگئی۔ کئی لوگوں کو حیل میں بند کر دیا گیا ہے۔ کیا یہ عوام دشمن پالیسی ہیں ؟ آرگنائیزر (Organizer) جو دمہ دار ہیں وہ کہتے ہیں کہ رپریس سے ہمیں بھی فائدہ ہوگا اور اس نابے میں اسٹیٹسٹس بھی آیا تھا۔ تب کسی بھروسہ کریں کہ وہ ہماری طرف آئیں گے ؟ میں بمصیل میں جانا نہیں چاہتا۔ لیکن ہاوس کو صاف صاف الفاظ میں کہا جاتا ہوں کہ دونوں طرف سے غلطی ہو رہی ہے۔ اب تو کم سے کم انکی پارٹی کی طرف سے کہا گیا ہے کہ ہم بالکل ڈیموکریٹک اصول اڈاپٹ (Adopt) کریں گے۔ آج ہم یہ عجیب کمٹمنٹ (Commitment) سنے ہیں کہ ملک پر جب کوئی پردیسی حملہ کریں گے تو ہم انکے ساتھ ہوجائیں گے۔ یہی وہ پالیسی اور اصول ہے کمیونسٹوں کا جسکے نتیجے کے طور پر تلنگانہ اور تلنگانہ

کے علاوہ دوسرے حصوں میں بھی درپس کا ربریس ہوا - گورنمنٹ کا یہ پلان ( Plan ) کہ کمیونیسٹ ٹیرور کو بولس ربریس کے ذریعہ ختم کیا جائے ٹھیک نہیں ہے اس سے برقرار رکھنا ہوں کہ اس طرح لاکھوں روپے صرفہ کیا جائے - اس کے نتیجہ نقصان کے سوا کچھ نہیں - بلکہ اس راستے سے ہنکر جس طرح دینا ہی ہوا ہے اسے راستہ دکھانا ہے اس پرالم ( Problem ) کو حل کیا جاسکتا ہے - اس لئے میں چاہتا ہوں کہ اس میں ۳۴ لاکھ ۵۲ ہزار کی کمی کیلئے جو کٹ مویش پیش کیا گیا ہے اس کی تائید کرے -

శ్రీ బి. శ్రీధర్ - (ఇమ్మం)

అధ్యక్ష మహాశయా,

తెలంగాణలో ఉన్న సాయుధ పోలీసు క్యాంపుల గురించి నేను మాట్లాడుతాను తెలంగాణలో జరుగుచున్నటువంటి పోలీసు సంఘటనల గురించి చెప్పచున్నందుకు పార్లమెంటులో విధానానికి స్థితికేమైన విధంగా చెప్పినట్లయితే శాసనసభా సభ్యత్వానికి అనర్హులుగా చేయబడతారని ఇతరులకు ప్రధాన మంత్రిగారు తెదరించడం జరిగిందే అయినప్పటికీ రెండుమూడు సంఘటనలు ఉదాహరణంగా చెప్పవచ్చునని వారు నెలవీచ్చారు వాటికైనా అనుమతిచ్చినందులకు నా ధన్యవాదాలు అక్కడ జరిగినటువంటి సంఘటనలు శాసనసభమంది ఎందుకు తీసుకురాకూ డు? ఇవన్నీ శాసనసభలో బయటకువస్తే పరిపాలనా ధండారం బయటపడుతుందని ధయమా? ఈరకంగా తెదరించి జరుగుతున్న సంఘటనలు కప్పిపుచ్చడంకోసం చేస్తున్నారా? అయితే పోలీసు యాక్షను తరువాత తెలంగాణలో రెండుమూడు పైల్డ్ కౌక పోలీసు క్యాంపు పెట్టారు అక్కడ సాయుధ పోలీసులు చేసినదేమిటి? ఈ క్యాంపులు శాంతిని నెలకొల్పడానికి ఏర్పాటు చేశామని తెలంగాణలో అశాంతిని రెచ్చగొడుతున్నటువంటి ఆసాంఘికశక్తుల నిర్మూలనానికి పెట్టామని అన్నారు ఇవి ఎంతవరకు శాంతిని నెలకొల్పుతున్నాయో దాన్ని గురించి నేను చెబుతాను ఇమ్మం తాలూకా సేరోడ్ గ్రామంలో ఆరుగుర్ని ఒకేనాడు రాత్రిపూట తీసుకువెళ్ళి కాల్చి పేయడం జరిగిందే అదే గ్రామంలో ఆరుగురు స్త్రీలను నెలపడి హనురోజులు పోలీసు క్యాంపులో ఉంచి చెరచారు కాల్చి పేయబడ్డ వారి ఇండ్లను నెలపట్టించేశారు రు ౨౦౦౦ లు జరిమానా వసూలుచేశారు ఎందుకంటే ఇక్కడ కమ్యూనిస్టులు తీరుగుతున్నారని, కమ్యూనిస్టులకు అన్నాలు పెడుతున్నారని కమ్యూనిస్టులను ఆ గ్రామాలకు రాకుండా చేయడానికి చెప్పారు ఆ ఆరుగురు కుటుంబాలవారు దళాల్లులు పెట్టుకుంటే, వారు మల్లల పేంకటేశ్వరరావు దళంలో కలిసి ఆ పోలీసులమీద కొబ్బలు వేశారని, అందుచే అక్కరక్షణ చేసుకొనుటకుగాను కొల్లులు కాల్చిన ఫలితంగా ఆరుగురు రహిత్యారని ప్రభుత్వం సమాధానం చెప్పిందే అసలు వాస్తవిక విషయం ఆ ఆరుగురిని అడ్డరాత్రి గ్రామంలోనుంచి తీసుకుపోయి కాల్చివేశారు ఈ విషయమై విచారణ చేయిస్తే ఋజువుచేయగలనని ఛార్జిషీ చేసి చెబుతున్నాను అందులో మరారుసాహెబు అను బీద వాడున్నాడు అతనికి ఆరుగురు పిల్లలున్నారు అందరూ చిన్నపిల్లలు ఈవాడు వారిని పోషించే తీక్కుతేడు తల్లి బిచ్చము ఎత్తుకోడానికైనా విలులేకుండా ఉన్నదే అదేవిధంగా మిగతాకుటుంబాలున్నాయి వీర్లవాడే పోలీసు క్యాంపు పెంకయ్య బంజరతండాలో ఉన్న లంబాడిలను సాయంకాల్చి, కమ్యూనిస్టులను పట్టుకురావాలని తోనినా కాల్చిపెట్టామని తెదరించి పంపాడు. గుడిచెలలో

నడి స్త్రీలను చెరచటం ప్రారంభించారు స్త్రీలు గౌరవెడుతుంటే వినవచ్చిన నలుగురి లంపాడిలను కాల్చివేసారు పైగా కమ్యూనిస్టులను పట్టుకొనడానికి అడవిలోకి వెళ్ళితే వాళ్ళు కమ్యూనిస్టులు కాల్చివేశారని సమాధానం చెప్పారు

గోనెని పల్లి క్యాంపు ఉండి అక్కడ మామిడిపల్లిబుచ్చయ్య అనే రైతును కమ్యూనిస్టులను పట్టి ఇస్తావారే తదా అని బలవంతంపెట్టడం, సాయంకాలానికి ఇన్వలీకపా లే, ఏమీచేస్తేమో చూడమని బజారులో పడుకోబెట్టి నోటిలో ఉమ్మివేయడం జరిగింది అతడు ఈ ఆవమానం ధరించలేక పెంటనే చేయలోనికిపోయి ఉరిపెట్టుకొనడం జరిగింది గోండ్రేల గ్రామంలో పెంటకురెడ్డి అనే రైతును అర్ధరాత్రి పోలీసులు ఇంటిలో చొరబడి కమ్యూనిస్టుల జాడలు చెప్పమని తనట్లుంటే ఉరిపెడతామని ఉరిపెట్టటం జరిగింది దానితరువాత కిరవారీగూడెంలో ఎన్నికలకుముందు ౫౦, ౭౦ సంవత్సరముల స్త్రీలను చెరచటకు పోలీసులు పెనుకాడలేదు అదేరకంగా జైరామపల్లి గ్రామంలో కమ్యూనిస్టులకు తిండిపెట్టారనే కారణంవల్ల ఒకరోజున ౧౧౦ మందిని కాల్చి చంపటం జరిగింది ౭౦ మంది స్త్రీలను చీరలువిప్పి, పైజామాలు తొడగీ, లొండలను వదలి, తరువాత కారం చల్లటం జరిగింది పోలీసులు చేస్తున్నవని ఇదే మన ప్రభుత్వమంత్రి వర్గము ఒకటి రెండు సంఘటనలు అక్కడక్కడ జరుగవచ్చును—పొరపాటున జరిగి ఉంటాయి, అని చెప్పకున్నారు ఇటువంటి సంఘటనలు చెప్పాలంటే కొన్ని పేలున్నాయి వాటిఅన్నింటిలోకీ సేను పెద్దదలచుకోలేదు ట్రాన్స్ చాలా తక్కువగా వుండి ఇన్ని జరిగిన తరువాత కూడ—ఎన్నికల అనంతరం తాటి స్థాపించబడింది—ఒక ప్రజాప్రభుత్వం ఇక్కడ ఏర్పడింది—అని చెప్పుకున్నారు ఒక గౌరవనీయుడు చెప్పినదేమంటే ప్రజలు డబ్బు ఇస్తున్నారు—ఖర్చు పెట్టుకుంటే అంటున్నారు. ప్రజలకొరకు ప్రజలదబ్బు ఖర్చు పెడుతున్నామని చెబుతున్నారని అయితే ప్రజలు తమ భార్యలనూ చేరపించు కొనుటకు డబ్బు ఇస్తున్నారా? లేక తమ గ్రామాలు తగులబెట్టించుకొనటంకోసం ఇస్తున్నారా? రైతులు—మా గ్రామాలు తగులబెట్టమని పోలీసు క్యాంపులను కోరుతున్నారా? ఇట్లెందుమంచి గెలిచిన ప్రతినిధిని అర్ధరాత్రి అరెస్టుచేసి తీవ్రంగా కొట్టడం జరిగింది పాలవంచ ౧౨౫౭ పెంటరుగల (H.S.R.P) పోలీసు ముమ్మలను హైదరాబాద్ పోలీసు మాడిరి చేతకాని పోలీసు అనుకున్నానా అని అంటూ కొట్టటం జరిగింది ఈ ప్రతినిధిని ఎందుకు అరెస్టు చేయవలసి వచ్చింది ప్రపంచ యువజనసంఘం నాయకుడు, ఇక్కడ జరిగిన సంఘటనలు తెలిసికొనుటకు వచ్చే సందర్భంలో ఆయన పర్యటన కార్యక్రమంలో ఒక సమావేశము ఏర్పాటు చేయబోతే—ఆయన ఇక్కడకు రాకుండా ఇక్కడ జరుగుతున్న తరంగం ప్రవంచమునకు పెల్లడి కాకుండా చేయడానికి ఈ అరెస్టు జరిగింది

ఈ విధంగా తెలంగాణలో చేసిన ఘోరాలు మేము నేకరించిన లెక్కల ప్రకారం ౧౨,౦౦౦ మందిని జైల్లో నింపారు ౩,౦౦౦ మందిని కాల్చి పారేసారు దాదాపు ౩౦,౦౦,౦౦౦ మందిని చిత్రహింసలకు గురి చేసారు. ౫,౦౦౦ స్త్రీలను చెరచారు ౧,౦౦౦ గ్రామాలను తగులబెట్టారు. ఇదే అంతా పోలీసుయాక్ష్మను తరువాత జరిగినదే.

అయితే ఇప్పుడు సేను కోరేది ఏమంటే ప్రభుత్వము పోలీసు బడ్జెటును తగ్గించామని చెబుతున్నారు గాని పోలీసులను ఎక్కడా తగ్గించినట్లు కనబడుటలేదు బయటిపోలీసు నంతటిని చంపించేయేయకున్నామని చెప్పారు. ఇక్కడ ౬ జైలూలియనుల పోలీసులను తరచారు చేసారు. వీటిలో పూర్తిగా బయటనుండి వచ్చినవారున్నారు. ఒక జైలూలియను ఇంతకు పూర్వము ఉన్న గవర్న



మెంటు పోలీసు చార్జెడ్ మార్పిషేసి (HSRP) అని తగిలించారు ఈ పోలీసు ఇంతవరకు ఏమైనా శాటిని స్థాపించిందో అంటే ఎంతమాత్రము స్థాపించలేదు ఇదే పోలీసుకు చేతకానివని యుద్ధాలో శాటిని స్థాపించలేదు ఇంతకు పూర్వం జరిగిన చరిత్రలో పోలీసులలో శాంతి స్థాపించబడలేదు కమ్యూనిస్టుపార్టీ సాయుధపోరాటాన్ని విరమించుకొన్నదీ కాబట్టి వారినల్ల ఈ సంఘటనలు జరుగుతుండే సాయుధపోరాటానికి నిర్దంంగా ఉన్నట్లయితే దాన్ని అణచడం ప్రభుత్వానికి చేతకానివని అయితే కొంతమంది గౌరవసభ్యులు చెప్పేదేమంటే “ఇదే పోలీసుబడ్డేటు అనిచెప్పట సిగ్గుకాదా?” అని—గాని సేను అనేదీ ఏమంటే ఇదే పోలీసుబడ్డేటు కాదని అనటానికి సిగ్గు ఎందుకులేదు అని అనలు దీనికి పెనుక పెద్ద రాజకీయకుట్ర ఉన్నదీ రహస్యమందీ డబ్బునసాగించి చెబుతున్నారు గాని రహస్యమంచి డబ్బు ఏ దేశానికి వంపబడుతుందో గాని అమెరికానుంచి వధకాలకు అనే కారణం చెప్పి పంపుతున్నారని దీనికి ఆధారాలు చూపగలను

مسٹر اسپیکر - میں نے عرض کیا ہے کہ ۵۰ لاکھ تک یہ کام کرنا چاہیے۔ اب کٹ موسس ہو ہو رہے ہیں اس کے بعد دوسرے لوگوں کو بھی موقع ملنا چاہیے اور یہ کام ۵۰ لاکھ کے بجائے ۱۰۰ لاکھ ہو جائے۔ اس کا لحاظ رکھنا چاہیے۔

శ్రీ కె. యల్ నరసింహారావు—(ఇట్లేందు—జనరల్) .

స్పీకరు మహాశయా,

ఇప్పుడు ఇక్కడ పోలీసు బడ్జెటునుగురించి వాదోపవాదాలు జరుగుచున్నాయి సేను ముఖ్యంగా యాంటీ కమ్యూనిస్టుస్క్రీమునుకని ప్రత్యేకించబడిన పద్ధతుగురించి మాట్లాడుతాను ఎందుకనగా అన్ని విషయాలు మాట్లాడుటకు సమయములేదని స్పీకరుగారు హెచ్చరించారు అందుచే ప్రభుకంగా ఆ స్క్రీము విషయమై మాట్లాడుతాను మన హైదరాబాదు సంస్థానములో ఎన్నికలు జరిగిన తరువాత ప్రజాస్వామిక ప్రభుత్వం ఏర్పడడని చెప్పటం జరుగుతోంది గాని అదే ఇతర సాధారణప్రజాస్వామిక సంస్థలను అణచివేయడానికి స్క్రీమును పెట్టుకొన్నట్లు ఈ యాంటీ కమ్యూనిస్టు స్క్రీమువల్ల సుస్పృహపడుతున్నదీ అయితే ఈ స్క్రీమును అమలు జరుపుటకు కారణం ఏమిటి? దీన్ని అమలు జరుపుటకు కారణం కమ్యూనిస్టుల సాయుధపోరాటాన్ని అణచుట కంటూ యున్నారు హైదరాబాదు సంస్థానంలో నవ్వానికి ఈ లోటు బడ్జెటుకు కారణం కమ్యూనిస్టులు మాత్రమేనని చెప్పటం జరుగుతోంది మన గౌరవనీయ తేజరు మంత్రిగారు నిన్న మాట్లాడుతూ చెప్పినదేమంటే కమ్యూనిస్టులు పోలీసు యాక్టన్ తరువాత సాయుధ పోరాటం విరమించినట్లయితే మనకు ఈ దుర్మత ఉండదని సేను వదో వదో చెప్పినాను కమ్యూనిస్టుపార్టీయొక్క హింసాయుత చర్యల కారణంగా లోటు బడ్జెటు ఏర్పడిందీ మనము గత నాలుగు సంవత్సరముల పెనుకకుపోయి వరత్రను తీచుచాస్తే, అనలు విషయం అందరకు బోధపడుతుందీ పోలీసుబడ్జెటులో యాంటీకమ్యూనిస్టు స్క్రీముకు డబ్బు ప్రత్యేకంగా ప్రపోజు (Propose) చేశారు. ఆ ప్రపోజుచేసిన హోమాను మిస్టరుగారు వెనకటి షేటు కాంగ్రెసు యాక్టన్ కమిటీకి అధ్యక్షులు అప్పుడు వారు శాంతిచేసిన వేరేక్షులరులు నావద్ద వున్నాయి అప్పటి ప్రభుత్వానికి వ్యతిరేకంగా సాయుధపోరాటాన్ని పోగొన్నారు ఇప్పటికీ కొందరు క్యాబినెట్ మినిస్టర్లు అనాటి యాక్టన్ కమిటీలో ఉన్నారు మన తేజరు మినిస్టరుగారు అంద్రరాష్ట్ర స్టేట్ కాంగ్రెసు ప్రచారశాఖకు అధ్యక్షునిగా పనిచేశారు. ఖైరుజానీన కరవ్రాలు సర్కులరులు ఉన్నాయి. అప్పుడు షేటు కాంగ్రెసు సాయుధ పోరాటానికి

వ్యతిరేకంగాడు తన ఆశయాలు సాధించు కోవటానికి సాయుధ పోరాటం జరిపింది ప్రజా  
 మున్యాలను పరిష్కరించుటకు అవసరమైతే సాయుధపోరాటాన్ని సాగించవచ్చునని ఒప్పుకొని  
 వారు సైనిక చర్యనంతరం ప్రభుత్వంలోకి వచ్చిన తరువాత కమ్యూనిస్టుపార్టీ సాయుధ పోరాటం  
 నడిపిస్తోందని చెప్పుతున్నారని సైనికచర్య గెలిచి వెళ్లెంబరు, ౧౯౪౮ లో జరిగింది అంతకు  
 ౨, 3 రోజులకుముందు ఢిల్లీనుండి వెళుతున్నారని అనగా కీ శ్రీ వల్లభాయపట్టెలుగారు ఒక  
 ప్రకటన చేయడం జరిగింది అది మనము చూచుకున్నట్లుయితే, స్పష్టముగా భోధపడుతుంది  
 “పైదరాబాదులో కమ్యూనిస్టులు ముందు ముందుకు పోతున్నారు సంస్థానాన్ని ఆక్రమించు  
 కుంటారు మనం పెంటనీ సైనికచర్య తీసికోవాలి” అని దానిలో అన్నారు సైనికచర్య  
 తరువాత కమ్యూనిస్టులు సాయుధ పోరాటాన్ని విరమించుటకు సిద్ధంగా ఉన్నారని శ్రీ  
 జయసూర్యగారు పరస్పరంగా సంప్రదించుకొనుటకు వారికి అవకాశం కల్పించమని మిలిటరీగవర్నరు  
 జే యన్. చౌదరివద్దకు తాను రాయబారం పెట్టితే, “పైదరాబాదులో హిందీని స్థాపించడంకాదు  
 కమ్యూనిస్టులను తుడిచిపెట్టుట మాపని” అని చౌదరిగారు జవాబు చెప్పారు అని ఈ విషయాన్ని  
 పార్లమెంటులో జయసూర్యగారు చెప్పారు కేంద్రప్రభుత్వం దానికి స్పష్టమైన జవాబు ఇవ్వలేక  
 పోయింది. అయితే ఈవిధంగా ప్రభుత్వంవారు సాయుధ పోరాటం నడువవలసిన అవసరాన్ని  
 కమ్యూనిస్టుపార్టీనిదా మోపారు ఆర్మర్డ్ ఫోర్స్ నా తప్పు తాను రక్షించుకోవడం తప్ప అంటు  
 వున్నారు. అది ఏమి నబబో నాకు తెలియడంతో బిందూగారు, సైనికచర్య తరువాత జరిగి  
 ౨ హెచ్. సి. సి సందర్భంలో, పోరాటకాలములో తాము సాధించిన విజయాలు అంటూ ఒక  
 రిపోర్టు అచ్చయింది పంపినారు అందులో నాకొక తగులబెట్టినామని, రైల్వేను కూర్చున్నవి  
 రక్షాకార్యను, గుండాలను, పోలీసులను చంపామని వప్పకున్నారని ఒకవక్ర హిందీ ద్వారా  
 ప్రజావ్యతిరేకులను అణచడం నబబని ఒప్పుకొంటూ రెండవవక్ర తమ ఆర్మర్డ్ ఫోర్స్ ఏదో రహస్య  
 ఊరిన గడుపుతున్న వాళ్ళను సాధించుటకు యాంటీ కమ్యూనిస్టు స్క్రీమును పెట్టారు దీని ద్వారా  
 కమ్యూనిస్టుపార్టీ నణచేద్యక్రమం ప్రభుత్వంలో ఎలా జరిగిందో మనకు పోయిందో స్పష్టమవుతోంది ఇం  
 మనకు మన అసెంబ్లీ కిరీతంపులన్న విషయం గమనించాలి ఇక్కడ ప్రజాస్వామిక ప్రభుత్వం నడుస్తోందో  
 గాని సోదరరాజకీయ పక్షాలనణచిపేయుటకు ప్రత్యేకంగా స్క్రీములు పెట్టడం ప్రపంచం ఎలా హాసీ  
 స్తుందో నాకర్థం కావడంలేదు. ఇవాళ ప్రజాబద్ధిటును ప్రవేశపెడుతున్నాము ఒక ప్రత్యేక ప్రజాపార్టీ  
 ఏర్పాదే పైదరాబాదులో లిగల్ సంస్థగా అంగీకరింపబడినదో దాన్ని అణచిపేయడానికి ప్రత్యేకంగా  
 స్క్రీము పెట్టారు దీనిని యాంటీ కమ్యూనిస్టు స్క్రీము అనుటకుంటే కాంగ్రెసు అభివృద్ధి కో  
 స్క్రీము అని పెట్టుకుంటే బాగుండేది మీరు ప్రభుత్వంలోకి వచ్చిన తరువాత ఒక స్క్రీము  
 ఏర్పాటుచేసి ఒక రాజకీయ పక్షాన్ని అణచిపేయుటకు లక్షలకొలది ధనాన్ని ఖర్చు చేస్తున్నారు  
 ఇలివరకు ప్రపంచంలో ఎక్కడా, తమకు వ్యతిరేక పక్షాన్ని ప్రజాధనంద్వారా సాయుధముగ  
 అణచిపేసి బాగుపడుదామనుకోవడం బాగుపడడం జరుగలేదు నమయం తేనందువల్ల అనేక  
 విషయాలు వదలిపెట్టవలసి వస్తోంది. ఈ ప్రత్యేక యాంటీ కమ్యూనిస్టు స్క్రీము అమరగొండ్ల  
 గౌరవాన్ని ఏమాత్రం కాపాడలేదు. కాబట్టి ఈ స్క్రీము క్రిందగల వస్తును ఉపసంహరించు  
 కుంటారని గాంధీజీ గౌరవాన్ని కాపాడుతారని ఆశిస్తున్నాను.

شری ایم غرسنگ راؤ (کلو اکر قی عام)۔ میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ  
 اس کے بعد کیا آئریبل ہوم مینسٹر کو ہی موقع ملے گا یا پریویٹ ممبرس (Private Members)  
 کو بھی موقع دیا جائے گا ؟

مسٹر اسپیکر - دوسرے ممبروں کو بھی موقع دنا چاہیگا۔

شری بی۔ ڈی۔ ڈینسمکھ - مسٹر اسپیکر - میرا کٹ موش ڈیمانڈ نمبر ۴۲ کے سلسلے میں ہے جس میں پولیس ڈپارٹمنٹ کے لئے ( ۲۶۷۱۰۰ ) روپیے طلب کئے گئے ہیں۔ میں یہ چہر ہاؤس اور خاص طور پر آریبل چیف مسسٹر کی توجہ میں لانا چاہا ہوں کہ جو واقعات ہاؤس کے علم میں لائے جاتے ہیں انہیں چھٹا کر اونکی طرف توجہ نہ کرنا مناسب نہیں۔ سوچنا چاہئے کہ کونسا راستہ اختیار کیا جاسکتا ہے جس سے یہ حرائی دور ہو۔ پولیس کے سلسلے میں اپوریشن کے جمہوری اداروں کی جانب سے جو تقریریں ہو رہی ہیں وہ صرف سکایت ہی نظر آتی ہیں۔ حالات کا حائیرہ لیں تو معلوم ہوگا کہ پولیس بٹ دن بدن بڑھا ہی جا رہا ہے۔ نظام کے دور حکومت میں حکمہ یاں فیوڈل ( Feudal ) دور حکومت تھا سہ ۱۹۴۷ء میں پولیس کا بٹ ۹۷ لاکھ کا تھا۔ سہ ۱۹۴۸ء میں ایک کروڑ ۳۶ لاکھ ہوا۔ اسی طرح بڑھتا گیا۔ میرا کہا یہ ہے کہ اس ٹرانزیشنل پیریڈ ( Transitional Period ) ( یعنی اختلافات کے زمانے میں ایک کروڑ ۳۸ لاکھ اور ۲ کروڑ ۳۰ لاکھ سے پولیس کے کاروبار چلائے جاتے تھے۔ آج جمہوری راج ہے، الکسس ہوچکے ہیں حیدرآباد کا بل تھانتا ( شانتا ) کے حالات میں ہے اور نہ صرف گورنمنٹ آف حیدرآباد بلکہ گورنمنٹ آف انڈیا نے بھی اس واقعہ کو تسلیم کیا ہے۔ زمانہ در احتلال یعنی سہ ۱۹۴۸ء میں احرار ایک کروڑ ۳۸ لاکھ اور ۲ کروڑ ۳۰ لاکھ تھے تو اب ۴۰ کروڑ سے زائد ہو گئے ہیں۔ میں ہاؤس سے بوجھتا ہوں کہ پولیس کے احرار اب میں یہ اضافہ کیوں کیا گیا؟ اب حیدرآباد میں اس کے حالات محدود ہیں۔ صرف حیدرآباد گورنمنٹ بلکہ گورنمنٹ آف انڈیا نے بھی اسکا اعتراف کیا ہے۔ یہ عوامی بٹ پر انک دھم ہے اور یہ انک بدما داع ہے۔ اسکے بعد میں ہاؤس کے سامنے ایسے اعداد محتصر ہنس کرنا ہوں جس سے معلوم ہوگا کہ کس طرح تدریجی طور پر بٹ میں اضافہ کیا گیا اور پولیس کی تعداد بڑھائی گئی۔

سہ ۱۹۵۰ - ۱۹۵۱ء میں پولیس کی تعداد ۳۳۴۸۳

سہ ۱۹۵۱ - ۱۹۵۲ء میں پولیس کی تعداد ۳۵۸۸۴

سہ ۱۹۵۲ - ۱۹۵۳ء میں پولیس کی تعداد ۴۱۵۱۰

اسکے بعد میں اس طرف اشارہ کرونگا کہ پولیس کے کتنے سکشنس ( Sections ) میں اضافہ ہوا ہے کیونکہ اس کا بھی لحاظ کرنا زیادہ مناسب ہوگا۔ کیونکہ اس میں خاص کر اینٹی کمیونسٹ اسکیم ( Anti-Communist Scheme ) میں بہت زیادہ اضافہ ہوا ہے۔ اسکے بعد اینٹی کرپشن اسکیم ( Anti-Corruption Scheme ) میں۔ اسکے بعد ریلوے پولیس، ڈسٹرکٹ سی۔ آئی۔ ڈی اور ٹریڈ آرڈر پولیس ( Trained Armed Police ) میں خاص طور پر اضافہ کیا گیا ہے۔ یہ اضافہ جہاں تک میں سمجھا ہوں سہ ۱۹۴۶ء کی تعداد سے دوگنا ہے جبکہ حیدرآباد میں شخصی حکومت کا دور دورہ تھا لہذا یہ اضافہ میں سمجھتا ہوں کہ اس عوامی بٹ، کو پولیس بٹ ٹائپ کرنے کے لئے کافی ہے۔ کیونکہ میں سمجھتا

اعراض اور آرگيومينٹس (Argument) حوڪہ عام طور پر رنگين عيبڪ کے سلسلہ ميں اور ڈيموڪراٹيڪ اداروں کو کچلنے کے لئے کئے جاتے ہيں ٹھيڪ ميں سمجھتا اور نہ يہ رقم حوڪہ عوامي تحريڪ کو کچلنے کے لئے پوليس کے نام پر صرف کی جا رہی ہے سبب ہو سکتی ہے ۔

اسکے بعد ميں ان لوگوں سے سعلق کہنا چاہتا ہوں حوڪہ حيدرآباد ميں ناھر سے آئے ہيں اور حوآح بھی حيدرآباد ميں ہيں ۔ ان ميں ناں گريڈ (۱۰۶۸۲۰۷) اور گريڈ آفيسر (۵۵۳۹۸۹) روپہ اس طرح عيشيت مجموعی ۱۵ لاکھ سے زيادہ رقم صرف کی جا رہی ہے ۔

ان تمام اعداد کو سامے رکھتے ہوئے اور محض کميونسٹوں اور عوامي تحريڪات کو کچلنے کے لئے اتنا روپہ صرف کرے ہوئے اسکو عوامي محٹ کہنا دانشمندی ميں ہے ۔ ميں يہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کيا نہ اصابہ محض نلگانہ ميں ہوا ہے ؟ اور کيا مرہوڑہ ميں بھی کميونسٹ تحريڪ موجود ہے جس کے لئے اتنا روپہ خرچ کرے کی ضرورت ہے ؟ مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ حوڪہ سامراحي دور ميں ہوتا تھا اسکو برقرار رکھا جا رہا ہے ۔ پوليس ايکس کے بعد ہاں کے عوام کی امداد ہونی چاہئے تھی ليکن پوليس فورس يہاں کے عوام کے لئے زيادہ کارآمد ثابت ہيں ہوئی ہے ۔ وہ فورس صرف اس زمانہ کے لئے ضروری تھی جبکہ حيدرآباد ميں عوامي جمہوری حکومت قائم نہيں ہوئی تھی اس فورس ميں اب بھی وہی عہدہ دار ہيں حکو انگریزوں نے بھارت ميں عوامي تحريڪ کو کچلنے کے لئے مقرر کیا تھا ۔

اتنا کمپر ميں ہاؤس سے يہ درخواست کرنا ہونکہ ميراحوڪٹ موٹس ہے اسکو ان تمام حالات کی روشنی ميں قبول کرکے يہ سفارش کرے کہ واقعي طور پر پوليس پر زيادہ خرچ ہو رہا ہے جسکو سد کرنا ضروری ہے ۔

مسٹر اسپيڪر ۔ کٹ موس جسے پيش ہوچکے ہيں ميں سمجھتا ہوں کہ انکے مورس ميں اب کوئی ناقي نہيں رہے ہيں اس لئے اب دوسروں کو موقع ديا جائے ۔ ايک چير ميں واضح کردينا چاہتا ہوں وہ يہ کہ بجٹ سشن کے شروع سے انکے تقريباً (۶۰) سے زيادہ اسپيچس ہوچکی ہيں ان ميں (۸۰) فيصد تقريروں ميں پوليس ڈپارٹمنٹ پر بحث ہوچکی ہے ۔

శ్రీ కె. శ్రీనివాసరావుగారు—(మహబూబాబాద్—జనరల్)

అధ్యక్ష మహాశయా,

నేను పోలీసు రీక్రూటింగుమెంటు పాలసీనిగురించి మాట్లాడుతాను ఈ రీక్రూటింగుమెంటు అంతా ఎందుకు జరుగుతోంది? ఎట్లాజరుగుతోంది అనేవాటినిగురించి విచారించాం ఈ రోజున నవ్వుడ మానీనా ప్రజాఉద్యమాల సలహాదానికి బయటనుంచి వైస్చాలను తీసుకరావలసి ఉన్నదని, ఉదాహరణకు మలయాలో ప్రజాఉద్యమాన్ని అణచడానికి గూర్ఖా వైస్చాలను

తీసుకు వెళ్ళారు. కారీయాల్ అమెరికన్ సైన్యం, ఈరాన్ లో బ్రిటిష్ సైన్యాలను డిమాండ్ చేసి ఇంకా అరాచకానికి దారితీస్తోందేగాని శాంతిస్థాపనకు రోడ్డుకుట్టేడు ఈ హైదరాబాద్ సైన్యాల పోవాలి ఇక్కడ మీరు మేము కలిసి నిజాముకు వ్యతిరేకంగా పారాదాము స్వతంత్ర్యము సంపాదించాము దీన్ని మీరు సంపూర్ణ స్వాతంత్ర్యముంటున్నారే కాని మేము కొరటుకున్నాము ఈ విషయమై తర్జనభర్జన జరుగుతోంది ఇదీ మనమంతా కలిసి పరిష్కారము చేసుకోవలసిన విషయం వరంగల్, నల్లగొండ జిల్లాలో ఏవిధంగా జరుగుతోంది మన గౌరవ సభ్యులు చెప్పారు ఒక విచారణ కమిటీ పర్యటనచేసి అక్కడి పరిస్థితుల నన్ని విచారించాలి చెప్పారు అవిధంగా విచారించాలి అంతేగాని హైదరాబాద్ తరపులు— అనగా మద్రాసీలు, మలబారిలు వచ్చి ముస్లిం దరనద్దరీస్తారని అనుకోవడం వల్ల ప్రయోజనము లేదు కాంగ్రెసు పార్టీ ప్రధానమంత్రి అవలంబిస్తున్న ప్రో ఇంపీరియలిస్ట్ పాలిసీ (Pro-Imperialist Policy) ని గురించి ప్రజలు అడుగుతున్నారు. ఎంతకాలమైతే ఈ బయటినుండి వచ్చిన రీకార్డులు మెంటును ప్యాంటు అంతరకు దీన్ని ప్రో ఇంపీరియలిస్ట్ పాలిసీ (Pro-Imperialist Policy) ప్రాముఖ్యతను నిర్ణయించుకుంటున్నట్లు (Pro-Imperialist Budget) అని చెప్పబడుతోంది సేనుకంజ పేరుటానికి నాకు ఆశ కనుపడుతున్నది ఇక్కడకు వచ్చినవారిలో మద్రాసీలు, మలబారిలు, సిక్కులు ఉన్నారు. ముఖ్యంగా మలబారిలు హైదరాబాదు ప్రజలు అంటే చాలా నీచంగా చూశారు చదువు ఉన్నవారిని పెద్దవారిని గౌరవించకుండా దుర్బాసలు చేశారు పాలిసు అంటే రక్షణకానం అని చెప్పారు ప్రజల రక్షణకానం పాలిసు ఏర్పాటు అవుతున్నదే బయటివారిని తీసుకోవచ్చు కాని చదువు రానివారిని, ఒకరు అలా తిరిగేవాళ్ళని తీసుకు వచ్చి (H S P Badges) తగిలించారు నాళ్ళకి ఇక్కడి పరిస్థితులు తెలియవు మంచి తెలియదు చెడు తెలియదు వాళ్ళను ఇక్కడ ప్రజా ఉద్యమాన్ని అణచడానికి తీసుకవస్తే ఇక్కడ సమాజంలో ఎన్నో అగౌరవమైన పనులు చేశారు ప్రజలకు ఎంతో నష్టము చేశారు ఈ విషయాలన్నీ మీరు మేము— ప్రజలు ఎన్నుకో బడ్డ ప్రతినిధులను కలిసి కూర్చుని విచారించు కోవాలి

బయటివాళ్ళను రీకూటు చేయకూడదు హైదరాబాదులో ౧ కోటి ౮౦ లక్షలమంది జనాభా వున్నారు ఈ సుదూర్ణ మనీకోటలో “పోలీసులతో చేరేవారు రెండ్రో” అని మాడిగ దండారా పేశారు సామాన్యంగా చూస్తే ఇద్దరు ముగ్గురు తప్ప పోలేరు పోలీసులు ప్రజా రక్షణ అంటే ముందుకు వస్తారు కాని, అవమాన కరమైన, అగౌరవమైన, ప్రజావ్యతిరేకమైన పనులు చేయటానికి ఎవరు వస్తారు? అబద్ధావాదం, కొట్టడం, తిట్టటం ఇవన్నీ అనివీరికరమైన పనులు సబ్జెక్టులతో పెడితే ౫, ౬ రోజులు కొట్టి, తిట్టి చివరకు విచారణ చేయకుండా పిడిచేపడతారు. ఈ పనులు అన్యాయంగా చేయడానికి ప్రజలు వ్యవస్థాపకులు ఈ రీకూటు మెంటు బయటివాళ్ళని తీసుకు వచ్చిన, మనదేశంలో జరిగే మంచిగాని చెడుగాని వాటికి తెలియదు హైదరాబాదులో అన్నిపక్షాలవారికి ఆర్థిక గౌరవం ఉండాలంటే ఈ బయటి రీకూటు మెంటు పాలిసీ రద్దు పరచాలి

There is not much difference between the recruitment policy of the Police Department and the pro-Imperialist policy of the Hyderabad Congress Government.

పెద్దరాబాదీయలను రీక్రూటు చేయండి మీరు మేము కలసి ఇక్కడి పరిస్థితులను అలా చించుకోవాలి డెమాండ్స్ పద్ధతి అని చెప్పి ఎలెక్షన్సులో వచ్చాము మన సమస్యలు మన పరిష్కారించు కోవాలి ఈ రీక్రూటుమెంటు పాలీసీని తీసివేస్తే ఇది నిజంగా పీపుల్స్ బడ్జెటు అని చెప్పాలి ప్రజలకు వ్యతిరేకంగా ఉన్న ఈ రీక్రూటుమెంటు పాలీసీని రద్దు చేయడం ఇది ప్రజల బడ్జెటు కాదు ప్రజాఉద్యమాన్ని అణచుటకు ఉబ్బు ఖర్చుపెట్టే బడ్జెటు అని స్పష్టంగా చెబుతాను

శ్రీమతి లక్ష్మీబాయిగారు (భానువాడ)

అధ్యక్ష మహాశయా,

ప్రొద్దుటచించి పోలీసుపాలీసీని గురించి గౌరవసభ్యులు చాలా మంది చెప్పారు వారికి పోలీసు బడ్జెటును గురించి ఎందుకు భయము? మన రాజ్యాన్ని చక్కగా ఏర్పరచే పద్ధతిని ఒకటి నిర్ణయించుకొన్నారనుచో—పోలీసు డిపార్టుమెంటుకూడా వుండాలి మంచి క్రమమైన పద్ధతులతో ప్రభుత్వాన్ని నడిపించాలి ఆడవారిమీద హృదయ విచారకమైన అత్యాచారములను గురించి కొందరు గౌరవసభ్యులు చెప్పారు ఇది బాగా విచారించవలసిన విషయము— స్త్రీ కష్టము కార్పివడేశం సఖంగా వుండదు— కాబట్టి గౌరవసభ్యులు చెప్పినదే నిజమే అయిఉంటుందే అని విషయాలను ఆలోచించి దానికి సంబంధించిన అధికారులకు శిక్ష యివ్వకపోతే మనం ఏమీ చేయలేము పోలీసు డిపార్టుమెంటువారు రగిన చర్య తీసుకోవాలని గట్టిగా హెచ్చరించుచున్నాను

మనం సరే విషయానికి అది ఎందుకు, ఇది ఎందుకు అంటే ఎట్లాగుంటుంది? అన్నింటిని ఒప్పుకుంటే బాగుండు అని అంటే మంచిది కొన్ని విషయాలు గౌరవతల కొందరులచేతే చెప్పటానికి అవకాశం కలదు గాని కొన్ని మంచివిషయాలున్నాయి మేము ప్రజాసేవకులమని చెప్పుకొనివాళ్ళు ప్రజాసేవకులు ఎట్లానో వాళ్ళు అభిప్రాయాలు ఎట్లాఉన్నాయో చూడండి ఇప్పుడధికారంలోఉన్న సర్కారువారు ప్రీ-ప్లాన్ (Pre-Plan) పేరి కమ్యూనిస్టులను అణచుట కన్నీ ఎత్తులు పేసినారంటున్నారు కాని కమ్యూనిస్టులే మొదటినుండి ప్రీ-ప్లాన్తో వారి ఎత్తుల సాగించారు ఎలాగంటే, రజాకార్లు రోజుల్లో, ప్రజాసేవకులమని ప్రజలను రెచ్చగొట్టి రజాకార్లను ఎదిరించినారు ఎప్పుడైతే ఇండియా గవర్నమెంటువారు రజాకార్లను అణచుటకొరకే మిలిటరీని పంపినారో, అప్పుడు కమ్యూనిస్టులు రజాకారులతో కలసి, మిలిటరీని ఎదిరించినారు. ఇప్పుడు వీరు రజాకారులు ఏకమై ఇండియా గవర్నమెంటును పడగొట్టవలెనని చూస్తున్నారు వీరు ప్రజాసేవకులమని పదే పదే చెప్పుకుంటారు ఇది ఎంతవరకు నిజమో ప్రజలే నిర్ణయించవలెను జైలులో మేము జబ్బుగొవుండి మందుకొరకు పెళ్ళిసప్తడు కూడా మాచేయకు బేడిలు పేసారని అంటున్నారు ఎందుకుచెప్పురు? గవర్నమెంటువారికి వీరిమీద నమ్మకలేదు. వీరి గురువు డాక్టరు రాజబహదూర్ గౌడ్ దవాఖానానుండి పఠాయనమైనాడు జైల్లను గురించి ప్రభుత్వము కొన్ని రూల్సు చేసివున్నదే ఆ రూల్సుప్రకారము అప్పటి అధికారులు వ్యవహరిస్తూండారు అంతేగాని హెళాంమినిష్టరుగారు అక్కడకుబోయి ఎప్పుడూ ఎట్లా కూర్చుంటారు? అక్కడ కూర్చున్న ఆఫీసర్లు ఆ బోధ్యత అంతా చూసుకుంటారు. ఈ రూల్సు అన్ని పాతప్రభుత్వమువారు పెట్టారని అంటున్నారు. కాని మనం పాతక్రాత్త కలపుకు రావాలి.

\* Confirmation not received

ہو جائے۔ شکر حی نے تنہا ستو ) کہتے ہی ہنس مورتے کہا اس  
 ور کا ہرنوگ ) ( ہر ہم ) ( آج کے اوپر کرونگا تب ڈرے  
 شکر حی کیلاس کے طرف بھاگے لگے۔ بالکل ایسا ہی یہاں ہو رہا ہے۔ یہ حکومت  
 آپ ہی لوگوں کی ہے۔ اب کو ٹھنڈے دل سے سوچنا چاہئے۔ حکومت کو اچھی طرح  
 سے چلنے کا موقع دنا چاہئے۔ ایسا ہو تو پھر پولیس کی کیا ضرورت ہے؟ اگر ایسا  
 وقت آجائے تو ہوم مسٹر حود کہتے ہیں کہ میں پولیس کو کم کر دوں گا۔ حیدرآباد  
 میں عوام کا راج قائم ہونے کے بعد چیف مسٹر۔ ہوم مسٹر اور فیناس مسٹر کو یہ  
 فکر ہوئی کہ ہر طرح کی بیماریوں کو یہاں سے دور کرنا چاہئے۔ ہر سی بیماریاں یہاں تھیں۔  
 ی۔ ی اور دوسری بیماریاں پیدا ہو گئی تھیں۔ فیناس مسٹر نے اس کا خیال کر کے 4 لاکھ  
 روپیہ کی منظوری دواؤں کے لئے دی۔ اس ایوان میں ہم حتا کی بھلائی کے لئے آئے ہیں۔  
 ہسکو چاہئے کہ اختلافات میں نہ پڑیں۔ کسی کام کو کرنے کے لئے کچھ دیر ہوتی ہے۔  
 میں مانتی ہوں کہ دیر ہوتی ہے۔ مگر یہاں کی حالت تو یہ ہے کہ لڑکی اپنی ماما سے  
 کہتی ہے کہ کل میں گھی کھائی تھی آج موٹی کیوں نہیں ہوئی۔ ہندوستان کو آزادی  
 ملکر ساڑھے تین دن ہوئے ہیں۔ اگر یہ کہا جائے کہ دو چار روز میں سب حالت  
 درست ہو جائے تو غور کرنا چاہئے کہ یہ کس طرح ممکن ہو سکتا ہے؟ میں امید کرتی  
 ہوں کہ میرے ایجوکیشنل بھائی اس پر غور کر کے اسے کٹ موسس کو واپس لے کر آئے۔ اتنا  
 کہنے کے بعد میں اپنا کٹ موسس واپس لیتی ہوں۔

ایک آنریبل ممبر۔ آر بریل ممبر کا کوئی کٹ موشن ہے۔ (Laughter)

శ్రీమతి ఆరుట్ల కమలాదేవి—(అతరు)

అధ్యక్ష మహాశయ,

ఈ పోలీసు బడ్జెటుపై డివిజను మంత్రిగారు చెప్పిన తరువాత కొందరు సభ్యులు  
 ముఖ్యమంత్రి గారి మాటలలోని వర్తింపులను తెలుసుకొనుచు, పులికలలోని వార్తల మీద ఆధార  
 పడి మాట్లాడుతున్నారని అవి అన్నీ అబద్ధాలు గానిమాత్రం మంచికారకే పోలీసులున్నారని,  
 ఈ పోలీసు బడ్జెటును వ్యవస్థాపక వారు చెప్పుతున్నారని క్రిందటి మే 30న తేదీన దేవర  
 కొండలో దేశముఖులు, కాంగ్రెసువారు కలిసి సమావేశముచేసి హోమామగార్లును తయారు  
 చేశారు. కమ్యూనిస్టులు ౮ మాసాల క్రితం సాయుధ పోరాటాన్ని ఆపివేసినా పోలీసులు గాని  
 మాత్రం డిమాండును ఈ పోలీసులుగా ఇప్పుడు హోమ్ గార్డుస్ను కూడా తయారు  
 చేశారు. వీరు, రాత్రిలందు “కమ్యూనిస్టు పార్టీ కి జై” అంటూ నినాదాలు చేస్తూ గానిమాత్రం  
 తిరుగుతూ సామాన్లు కూడా దోచుకు పోతున్నారని రామన్నచేట తాలూకా గానిమాత్రం  
 జరిగినది డివిజను రిపోర్టుచేయగా ఇంతవరకు జైలుకు పెట్టివచ్చిన వారిని కొట్టడము జరుగు  
 చున్నది. సి. ఐ. డి. లు కూడా కమ్యూనిస్టులను చెప్పి గానిమాత్రం అన్నలు పెట్టినవి  
 అడుగు తున్నారని తెల్లవారీ, వారేవచ్చి రాత్రి కమ్యూనిస్టులకు అన్నము పెట్టారని ప్రజలను  
 కొట్టడము జరుగుచున్నది—వారే కమ్యూనిస్టులనే పేరుతో గానిమాత్రం పెంబడి తిరుగుతూ  
 అల్లరులుచేస్తూ ఇదంతా కమ్యూనిస్టులే చేస్తున్నారని చెబుతున్నారని అల్లరులు జరిగిన ౮ నెలల  
 తరువాత ఎక్కడో పార్కు జరిగినదని, పోయామని చెబుతారు పోలీసులు ప్రజలకు న్యతిరేకంగా



ఏమిచేశారు? అని ఒక సోదరీమణి అంటున్నారు నేను తిరుమలగిరిలో జరిగిన సంఘటన తెలుసు కొనుటకు పెళ్ళిన సందర్భంలో అరెస్టు అయ్యాను అక్కడే ప్రజలను గాల్ రెడ్డి ఆసీ పోషిస్తున్నారని ఒక మైలుదూరం మోకాళ్ళపై న, మోచేతులపైన నడిపించారు

కమ్యూనిస్టు పార్టీమీద విషేధం లోలగిన సమయముందు వీరు పాతం గ్రామంలో రైతుసంఘ అధీనిమీద చేతిగుర్తుల జండాపుంటే ఆ జండాను తగులబెట్టి, ఆఫీసును దోచారు దీన్ని పెత్తనదారులు, పోలీసు అధికారులు దృష్టికి తెచ్చినను ఏమీచర్య తీసుకోలేదు పోలీసు చర్య అనంత రము ఈ మూడున్నర సంవత్సరముల కాలంలో ఈ ప్రభుత్వంలో స్త్రీలకు ఏవిధంగా మర్యాద జరిగినది అందరికీ తెలుసు రజాకార్లు ఎన్ని ఘోరాలు చేసినను స్త్రీలపై చేయివేయటకు ధయపడేవారు కాని రోమరాజ్యం అనుకొనే ఈ రోజుల్లో కూడా స్త్రీలపై ఎన్నో అత్యాచారాలు జరుగుతున్నాయి మిర్యాల నగరం, హుజూరు నగరు తాలూకాల్లో స్త్రీలమానాలకు ఇప్పటికీ రక్షణ లేదు నావద్ద ఎన్నియో ఉదాహరణలు కలవు వట్టిగా ఖమ్మంపాడు (సూర్యాపేట తాలూకా) లో హుంగాడు కాల్పుల కాల్పులు ౧౨ మందికి దెబ్బలు తగిలాయి. నలుగురు హాస్పిటల్లో ఉన్నారు వాళ్ళు కమ్యూనిస్టులలో తిరుగుతున్నారు కాబట్టి కాల్పులు కాల్పులు చెబుతున్నారు. ధువనగిరి తాలూకా జూలూరు, పాచంపల్లి గ్రామాలందు లెక్కారెడ్డికి ౧౫౦౦ ఎకరాల భూమి ఉన్నది అతను భూములనుండి కేలుదొర్లను లోలగించు సందర్భంలో, సోమలింగం భూముల నుండి లోలగవద్దని రైతులకు చెప్పాడు భానూసుకు వ్యతిరేకముగా అతను పెళ్ళిలేదు ఇదిచూచి పెత్తనదారైన లెక్కారెడ్డి వచ్చి కాంగ్రెసువారికి చెప్పగానే అతనిని అరెస్టు చేయమని పోలీసులను పంపారు అరెస్టు కూడా చేశారు ఏ గౌరవనీయులైన సభ్యులు సోమలింగం డి ఎన్ పి పేరుపెట్టుకొని తిరుగుతున్న సందర్భములో పట్టుకొనినామని చెప్పారో అది నిజంకాదు, ఇప్పుడైన ఆ గ్రామానికి మన యిరువురము పెళ్ళి విచారణ చేతం ౧౦౦కి ౯౯ మంది ప్రజలు—వీరి చెప్పారో పిందాం పోలీసులు మంచివని చెప్తున్నారు చెప్పటకు వీలులేదు—పెద్ద పెద్ద భూస్వాములకు పోలీసులు సహాయం చేయడంవల్ల రైతులకు చాలా అన్యాయం కలుగుతోంది భూమి దున్నే కేలుదొర్లను లోలగించి పెత్తందొర్లకు భూమిని ఇప్పిస్తున్నారు—మేము తేనెవ్వడు మీరు పెళ్ళి ప్రజలను విచారించండి అంటేగాని ప్రజలను మధ్యవరచుటకు పోలీసులను ప్రజల మంచికోసంపే ఉంచుతున్నామని చెప్పవద్దు వందలాది ప్రజలు చగలల్లా కప్పవడి పనిచేసేవస్తే ఈ అల్లురులవల్ల రాత్రులందు నిద్రకూడా లేకుండా పోతోంది—కమ్యూనిస్టులపేరుతో అశాంతి కలుగజేస్తున్న పోలీసుకు ఖర్చు పెడుతున్న ఈ బడ్జెటు ప్రజలకేమీ ఉపయోగ పడడంలేదు—కాబట్టి ఈ పోలీసు బడ్జెటును తగ్గించాలని నేను కోరు తున్నాను

شری سر یو اس راؤ اکیلیکر (ہمارا - عام) - مسٹر اسپیکر سر - ات سے لوگوں کی جانب سے یہ کہا گیا ہے کہ ۷۸ ع میں پولیس کا بجٹ ۲۰۳ لاکھ تھا اور اس میں دیگر علاقوں کے لوگوں کو بلانے کی وجہ سے اضافہ ہوا ہے - یہ کہا جاتا ہے کہ ملٹری اور فوج رہے کے باوجود کاسٹلوں کی تعداد میں دوبارہ اضافہ ہوا ہے - اسلئے یہ بجٹ پولیس بجٹ ہے - لیکن حقیقت میں پولیس پر خرچ مئی - مدراس - مدھیہ پردیش سے کم ہے - اپوزیشن سچے کے ایک دوست نے کہا کہ ہلک بجٹ آئے کے بعد اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی - گزشتہ سال ۶ کروڑ ۷۸ لاکھ کا بجٹ تھا - اب ۸۳ لاکھ کا بجٹ ہے - کیا یہ کوئی تبدیلی نہیں ہے؟ سنہ ۷۸ ع میں ۵ ہزار ڈیٹینوز (Detenus) تھے - گزشتہ سال ۱۰ سو ڈیٹینوز تھے اور اب ۲۹۳ ڈیٹینوز ہیں - لیکن ہمارے دوست

اسکو کوئی تبدیلی نہیں سمجھے۔ میں نہیں سمجھتا وہ کس قسم کی تبدیلی چاہتے ہیں۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ اب اس گورنمنٹ کو آکر چار ماہ ہوئے ہیں لیکن حالات میں تبدیلی نہیں ہوئی۔ میں یہ کہوں گا کہ جب ایک کانسٹبل کی جگہ دوسرے کانسٹبل کو رپلیس (Replace) کرنے کی ضرورت ہوتی ہے تو اس کانسٹبل کو چہ ماہ ٹریننگ دی جاتی ہے۔ جب ایک کانسٹبل کو رپلیس کرنے میں اتنا عرصہ درکار ہوتا ہو تو پھر گورنمنٹ کے معاملات میں تبدیلی میں کتنا عرصہ درکار ہوگا؟ پھر بھی میں کہتا ہوں کہ ہماری گورنمنٹ کو آئے ہوئے چار ہی ماہ ہوئے ہیں لیکن اس نے پولیس بحث میں ایک سال میں ایک کروڑ کی کمی کر دی ہے۔ آخر ہمارے دوست کیسی تبدیلی چاہتے ہیں۔ ہمارے لائق دوست پارلیمنٹری امپرس (Parliamentary Affairs) میں کوآپریٹ (Cooperate) کریں گا دکر کرتے ہیں لیکن میرے پاس رپورٹس موجود ہیں اور تاریخ واری ریکارڈ موجود ہے۔ اگر میرے دوست معلوم کرنا چاہیں تو میں بتا سکتا ہوں کہ آرمڈ لوگوں نے کمیونسٹوں کے نام پر کتنے ڈکیتی اور مار پیٹ کے واقعات کئے اور میں اس چپر کو ثابت کرنے کے لئے تیار ہوں۔ ایک طرف تو کوآپریٹس کی باتیں کہی جاتی ہیں اور دوسری طرف تشددانہ واقعات کئے جاتے ہیں۔ پھر یہ کہا جاتا ہے کہ اتنی آرمڈ فورسز کی کیا ضرورت ہے۔ وہاں لوگ عام طور پر ہتھیار لیکر اور رائفل لیکر پھر رہے ہیں تو ایسی صورت میں کس طرح کہا جاسکتا ہے کہ آپ کی پالیسی میں تبدیلی ہوئی ہے؟ لیکن ہم نے بحث میں بڑی حد تک تبدیلی کی ہے اور حالات کے ساتھ ساتھ اس میں اور بھی تبدیلی ہوگی۔ یہ انریبل چیف منسٹر نے کہا ہے۔ اپوزیشن بیچس کی جانب سے ہمارے ایک دوست تقریر کر رہے تھے انہوں نے پرسوں کے واقعات کہے ہیں کہ فوج اور ملٹری نے تشدد کیا ہے۔ حالانکہ تشدد کمیونسٹوں کی طرف سے ہو رہا ہے۔ میں اس سلسلہ میں اجبار کی کشمکش پڑھ کر سانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے:-

“It is stated that Mr. Somalingam was arrested while he was distributing lands procured illegally. He is alleged to have challenged the authority of the Tahsildar appointed by the Government, Mr. J. Ramchander Reddy, and attempted to usurp the Tahsildar's private landed property. The other arrested persons acted in the capacity of the Deputy Superintendent of Police and went about ordering the people to obey the laws of the 'parallel administration'.

Authoritative sources reveal that the 'parallel administration' is well manned with executive and administrative officials. The administration also has Ministers, Revenue and Police Officials and in certain parts of Telangana their sway is in full swing.

Needless to add terror and panic have increased in these areas.”

میں اس سلسلہ میں یہ بتانا چاہتا ہوں.....

شری گرو ریڈی۔ میں چیف منسٹر سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وہ اس سلسلہ میں انکوائری (Enquiry) کریں تو صحیح واقعات معلوم ہونگے۔ میں یہ چیلنج (Challenge) کرنا ہوں۔

میں نے اس پر کہ - وہ تو اجاری اسٹیٹ منٹ ہے۔

شری سر ریواس راؤ اکھیاکیر - میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ ہماری کانگریس کے ایک ممبر شری گونال راؤ پرسوں وہاں گئے تھے - ان کے سامنے یہ واقعہ ہوا اور وہ لوگ ارست ہوئے ہیں - اسلئے میں انہارٹی (Authority) کے طور پر کم سکتا ہوں کہ یہ چپالنج صحیح ہیں ہے - ہمیں ایک طرف تو ایسی رپورٹیں ملتی ہیں اور دوسری طرف عٹ میں کمی کرتے کو کہا جانا ہے - یہ صحیح بات ہیں ہے - میں آج میں اسکا کہہ کر اپنی تقریر ختم کرنا ہوں کہ ماچرڈ پٹی میں جہاں کمیونسٹ ایکٹیویٹیز (Communist Activities) شروع ہوئی ہیں وہاں پر پولیس فورس رکھی گئی تھی - جب اوسکو واپس کیا جائے لگا تو وہاں کی رعایا بے درحواس دی کہ ابھی کمیونسٹ ایکٹیویٹیز جاری ہیں اگر اس فورس کو واپس لے لیتے تو ہماری جان خطرہ میں رہیگی - اس لئے اسے واپس مت بلایا جائے - اب ایسے حالات میں پولیس عٹ میں کمی کے متعلق کہا صحیح نہیں - میں آپ کو وشواس دلانا ہوں کہ آئندہ سال جب نارمل (Normal) حالات رستور (Restore) ( ہوجائیں گے اسوقت آپکا یہ مطالبہ قابل قبول ہو سکتا ہے -

ش्रीमति राजमनी देवी ( ) अध्यक्ष महोदय, पार्टी फीलिंग कोअी अैसी चीज नहीं है जिस से जनता को फायदा हो। बजेट अेक अैसी चीज ह जिस से स्टेट के आम जनता को फायदा पहुँचे। बजेट पर परदा डालने के लिये ये बातें कही जा रही हैं। लेकिन हम देख रहे हैं कि जनता के लिये जिसमें खर्च की अैसी चीजें नहीं हैं जिनकी वजहसे जनता को फायदा और शांति हासिल हो, बल्कि जनताका खपया दूसरे कामो मे लगाया गया है। बजेट अेक देश का आर्थिक नकशा है, जो देश को बिगाड़ता और बनाता है। इस लिये हम को चाहिये कि बजेट को मजूर करते वक्त पार्टीबाजी को अलाहिदा रखकर देश की और आम जनता की आर्थिक हालत को दुस्त करने के लिये हम सब मिलकर बजेट को मजूर करे और ठीक तोर पर खर्च व निगरानी करनेका खियाल रखें।

हमारे अेक ऑनरेबल मेम्बर ने कहा कि गांव में हत्यायें नहीं हो रही हैं। लेकिन मैं कहूंगी कि पोलीस के लोग जनता को सता रहे हैं। और हिदुस्तान की महिलाओ पर अत्याचार हो रहा है। अैसी सूरत में हम सबका फर्ज है कि जहा हमारी महिलाओ के आसू टपके वहा हमारा खून टपकाया जाय। मैं अगर पोलीस के मजालिम की पोथी खोलना चाहू तो बहुत कुछ खोल सकती हू। राजा पेठ में अेक जगह हमारी औरतो को अुलटा लटका दिया गया जिससे अुनके हाथो का चमडा निकल गया था। अिसी प्रकार ऑनरेबल मेम्बर श्रीमति कमला देवी के गांव कुलपनाम के लोगो की बेअिज्जती हो रहीथी और अुनपर जुल्म हो रहा था। जब हम को मालुम हुआ तो हमने अेक बजे रात को जा कर अुन्हे छुड़ाया। हमारे ऑनरेबल ट्रेजररी मेम्बर्स कहते हैं कि हम पर बिश्वास किया जाय। मैं कहती हू अैसे हालात मे कैसे बिश्वास किया जा सकता है? पहले हमारी हुकूमत अधी होगी थी। लेकिन अब अैसा नहीं होना चाहिये। क्यों कि अब प्रजाराज है। अिसलिये मैं कहती हू कि पोलीस बजेट में कमी करके गांव सुधार के लिये वह पैसा काम मे लाया जाय तो बेहतर होगा। अिस से हुकूमत का भी नाम होगा और गांववालो का भी फायदा होगा। हमारे अर्थ मंत्री ने भी कहा था कि पोलीस बजेट में कमी करदी जायेगी। लेकिन यह पहले ७ करोड का बजेट था। अब तकरीबन् ५ करोड का जो बजेट रखा गया है वह क्या है? मैं अिन से प्रार्थना करती हू कि यह कम कर दिया जाय। और यह जो हमारी औरतों पर अत्याचार हो रहा है अुसको बद करने की कोशिश की जाय। मौजूदा बजेट में र्दोबदल किया जाय तो जनता को फायदा हो सकता है।

شریمتی آرٹلا کلا دیوی (آلیر) - تالی ایک ہانہ سے نہیں مٹی -

شری مادھو راؤ گھوٹسیکر (اودگیر) ہمارے حیدرآباد کے آنے والے بھٹ پر چرچائیں ہو رہی ہیں۔ میں نے انہیں غور سے سنا۔ اس میں ایک بات میں نے پائی۔ لوگوں کا مطالبہ ہے کہ اس میں بعض رقبے میں کمی کی جائے اور پولیس بھٹ کو کم کر دیا جائے۔ لیکن میں کہنا چاہتا ہوں کہ کسی بھی ریسیانسل گورنمنٹ (Responsible Government) کا یہ فرض ہونا ہے کہ وہ سب سے پہلے اپنے دیتے میں شانتی قائم کرے۔ آپ کہتے ہیں پولیس بھٹ میں کمی کی جائے۔ اور اس کے لئے کٹ موٹس لائے جا رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ قاصر ہوں کہ ایسا کس بنا پر کیا جا رہا ہے جبکہ دیش میں ڈکیتیاں جاری ہیں اور قتل کے واقعات ہو رہے ہیں۔ ایسی صورت میں پولیس بھٹ کے رقومات میں کس طرح کمی کی جاسکتی ہے؟ احاروں سے اور گورنمنٹ کی رپورٹ سے پتہ چلتا ہے کہ دیش میں نہ نظمی موجد ہے۔ ایسے وقت جبکہ ہمارا اس خطرہ میں ہو کیسے پولیس بھٹ میں کمی کی جاسکتی ہے؟ میں کہتا ہوں کہ جب تک ملک میں شانتی نہ ہوگی، جب تک چوریاں ختم نہ ہوں گی، جب تک شانتی سے ہر شخص اپنے گھر کے دروازے کھلے چھوڑ کر آرام سے نہیں سو سکیگا اس وقت تک پولیس میں کمی نہیں کی جاسکتی۔ میں تو یہ کہہ رہا ہوں کہ آج ہر مکان پر پولیس رکھے کی ضرورت ہے۔ کوئی شخص اس سے کاروبار نہیں کر سکتا۔ لوگوں کی جان خطرہ میں ہے۔ ہماری حفاظت کی ساری ذمہ داری گورنمنٹ پر ہے۔ کسی بھی ریسیانسل گورنمنٹ پر ایسی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ دیش میں شانتی قائم رکھے۔ بھٹ کے اندر کمی کا مطالبہ کیا جا رہا ہے لیکن دیش میں اس و شانتی قائم کرنا کام نہیں کیا جا رہا ہے۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ بیشک ایک ریسیانسل گورنمنٹ کے بھٹ میں ان رقومات کی حد تک کمی ہوں چاہئے۔ اتنا ہی نہیں بلکہ بولس بھٹ کی ضرورت ہی نہیں۔ مگر حالات ایسے ہیں کہ کمی سبب نہیں۔ البتہ میں یہ کم کر سکتا ہوں کہ بھٹ میں جو ۱۰ لاکھ روپیے جاگیرات اور مناصب کے معاوضہ کے لئے رکھے گئے ہیں وہ انک عوامی حکومت کے بھٹ پر ایک کالا دھبہ ہے۔ ان رقومات کو نکال کر پبلک کے کاموں میں صرف کیا جاسکتا ہے۔ میں ایک سیول سرجن کا قصہ سنا ہوں کہ وہ جب انگلینڈ کو ٹریسک کے لئے گئے تو وہاں ایک مسافر ہوٹل میں ٹھہرا تھا۔ اسکو وہاں ایک بچہ داں میں ایک بچہ نے کاٹا۔ انہوں نے وہاں کے ہلتھ مینسٹر اور ہلتھ ڈپارٹمنٹ کو شکایت کر دی۔ فوراً پورا ہلتھ ڈپارٹمنٹ وہاں آیا اور اس بچہ کو پکڑ لیا۔ یہ بھہ دارانہ حکومت کا نظریہ۔ میرے دوست بھٹ کے اندر کمی کروانا چاہے ہیں حالانکہ جتنا کو اتنی تکلیفیں ہو رہی ہیں ایسی صورت میں جبکہ روانہ قتل کے واقعات ہو رہے ہیں پولیس بھٹ میں کمی کرنا مناسب نہیں بلکہ میں تو یہ کہہ رہا ہوں کہ اس بھٹ کو بڑھا جائے تاکہ لوگوں کی زیادہ حفاظت ہو سکے۔

میں اسپیکر - میں نے ۱۰ بجے کا وقت آنریبل مینسٹر کے لئے مقرر کیا تھا۔ اب یہ

وقت بھی گذر کر ساڑھے پانچ ہو گئے ہیں۔ اس لئے میں انہیں موقع دیتا ہوں۔

شری دگمبر راؤ بندو - میں اسپیکر - اس بھٹ کو پہلے ہی سے رمیدارانہ بھٹ اور پولیس بھٹ کے نام سے موسوم کیا گیا تھا۔ اس کا ایک جرو تو کلی ختم ہوا تھا اور دوسرا

حروج کے لئے ہے۔ پولیس محٹ کے سلسلے میں دو طریقوں سے محٹیں کی گئیں۔ ایک د محٹ کی گئی ہے کہ اس میں کافی اکامی (Economy) کرنے کی ضرورت ہے اور دوسرے پالیسی کے بارے میں کئی واقعات سامنے گئے ہیں۔ میں پہلی محٹ کے بارے میں کچھ عرصہ کرونگا۔ ہمارا موجودہ محٹ جس طرح کا ہے اس کی خارجہ دوطریقوں سے کی حاق ہے ایک اس طرح سے کہ پہلے حیدرآباد میں اس کے لئے کیا محٹ تھا۔ اور دوسرے اس طریقہ پر کہ ملان پراوس (Province) میں پوری آمدنی کا ۱۶ پرسنٹ (Percent) پولیس پر خرچ ہونا ہے۔ اس لحاظ سے نہ دیکھا جاتا ہے کہ ہمارا موارہ ٹھیک ہے یا نہیں۔ پہلے طریقے کے بارے میں میں ہاؤس سے نہ کہوں گا کہ اگر ہم اپنے سامنے اہم واقعات کو بھی رکھیں تو معلوم ہوگا کہ اس زمانہ کے فگرس (Figurer) موجودہ حالات کے لئے معیار میں ہوسکتے۔ اس میں سبک میں کہ پہلے ۶۶ لاکھ پولیس کا محٹ تھا۔ لیکن اتنا ہی ملٹری کے لئے بھی تھا۔ ملٹری کو عام طور پر لا اینڈ آرڈر کے لئے بھی استعمال کیا جاتا تھا۔ یہ جبر حود گور والا کمیٹی کی رپورٹ میں بھی موجود ہے۔ اب کو پتہ چلیگا کہ آرمنڈ فورس اور پولیس بر اسطرح ایک کروڑ یا سو کروڑ روپیہ خرچ ہونا تھا۔ ساتھ ہی ساتھ آپ کو یہ بھی ملحوظ رکھنا چاہئے کہ اس زمانہ میں خزانوں پر پیرہ دیے کے لئے عام طور پر ان لوگوں کو رکھا جاتا تھا جو عرساں سے یہاں لائے گئے تھے۔ اسے تقریباً ہ ہزار لوگ موجود تھے۔ اس محٹ میں انکی سخواہیں شامل ہیں۔ انکے علاوہ بائیکہ سمساں اور حاگیراٹ میں بھی پولیس وعیرہ کا الگ الگ انتظام تھا۔ اس طرح اگر آپ غور کریں تو معلوم ہوگا کہ پولیس کے لئے جو ۶۶ لاکھ کا صرفہ بنایا گیا ہے وہ ایک حرو تھا ان تمام احراحاٹ کا جو لا اینڈ آرڈر کے لئے یہاں ہوتے تھے۔ حاگیراٹ ختم ہونے کے بعد ان کا انتظام بھی پولیس کے ہاتھ میں آگیا جس سے اب کو یہ ماننا پڑیگا کہ کم از کم ایک بھائی اضافہ ضروری ہوا۔ دوسری محٹ میں اب کے سامنے نہ رکھا چاہتا ہوں کہ اس زمانہ میں ہر پولیس کانسٹبل کو ۱۰ روپیے یا ۱۲ روپیے سے زیادہ سخواہ نہ تھی۔ آج گرائی ابوس اور دوسرے مذاہ ملا کر تقریباً ۵۰ سے ۷۰ روپیے فی کانسٹبل دئے جاتے ہیں۔ اس طرح احراحاٹ میں یہ ہیں گنا اضافہ ہوا۔ تعداد میں بھی اضافہ ہوا۔ حالات کے لحاظ سے تعداد بھی بڑھتی گئی۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اب تقریباً دوگنی پولیس ہے۔ ایسی صورت میں محص چند امسروں کے کم کرنے سے یا تعداد کم کرنے سے احراحاٹ کم ہونے والے ہیں۔ ہم حود یہ محسوس کرتے ہیں کہ پولیس فورس میں کمی کی ضرورت ہے۔ مگر گورنمنٹ کے لئے یہ نہ صرف بہت دسوار ہے بلکہ ناممکن ہے۔ اس سے بیروزرگاری کا مسئلہ بھی بڑے پیمانے پر پیدا ہو جائیگا۔ لیڈر آف دی اپوزیشن نے کہا کہ پولیس فورس ۲۴ ہزار ہوئی چاہئے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ ۱۰ ہزار لوگوں کو کم کیا جائے۔ اگر ہر فیاملی (Family) میں ۵ آدمی ہی فرض کئے جائیں تو ظاہر ہے کہ ۵۰ ہزار آدمیوں کی روری کا سوال پیدا ہوگا.....

شری وی۔ ڈی۔ ڈیشپانڈے۔ اس میں سے ۱ ہزار حو ناہر کے ہیں وہ تقریباً  
اپنے اپنے مقامات پر واپس جاتے جائیگے۔

شری دگمبر راؤ بدو - کہیں کے بھی ہوں مگر حال وہ ہندوستان ہی ہے

نہیں -

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے - وہاں کے لوگ انکے روزگار کی دہ داری لے لیجئے -

شری دگمبر راؤ بدو - مگر ہمیں بیروزگار کو دیے ہر وہ ایوریشن کے لئے دوسری قیادت میں ”رہ نہ مردہ ناد“ کے نعرے لگاتے ہوئے نکلیں گے اور ایک ہنگامہ برپا کر دیں گے - میں مانتا ہوں کہ ری آرگنائزیشن (Reorganisation) کی ضرورت ہے - ہر سال حالات کے لحاظ سے نوٹس کو گھٹانے کی ضرورت ہے - لیکن یہ دیکھا ہے کہ آفیسر کتنے رکھے جائیں ؟ انکی آمد و رفت کے اخراجات کتنے ہوں اور کس طرح کے ہوں ؟ یہ پورے مسائل ایسے ہیں کہ ان پر غور کرنا چاہئے اور یہ مسئلہ ہمارے سامنے ہے - میں یہ بھی جانتا ہوں کہ پولیس کے اخراجات میں جو کمی ہو گی وہ دوسرے کسٹرنٹیو (Constructive) اور پرائڈنٹیو (Productive) کاموں میں صرف کی جا سکتی ہے - لیکن یہ چہر ایسی ہے کہ اسکو یک لخت ختم نہیں کیا جا سکتا - ہم حالات اور آئرنٹیو (Alternative) کا جائزہ لیکر ہ ہزار آدمیوں کی کمی کریں گے - ہم نے اب تک کچھ لوگوں کی کمی کی ہے اور کر رہے ہیں - ایک چہرہ یہ بھی ہے کہ ہمارے پاس آج - یس - آر - پی ٹائیں آٹھ ہزار آرمڈ فورس کی ہے - آپکو یہ معلوم ہوگا کہ انڈین پولیس کی یہ پالیسی رہی ہے کہ انٹرل آرڈر (Internal Order) کو قائم رکھنے کیلئے انڈین آرمڈ فورس سے کام نہیں لے سکتے اور ہم کو بھی اسی پالیسی پر کام کرنا پڑیگا - کیونکہ اندرونی طور پر کوئی گڑبڑ ہو نہ سکتی یا ہو - لیکن اسے انداز نہیں لے سکتے - اگر کسی دواؤس کو خود مکتی سا ہے تو اسکو ایک آرمڈ فورس رکھا ضروری ہوگا - پھر بھی ہم اس پر غور کر رہے ہیں کہ ہم کو انکی کسی ضرورت ہے اور کتنی کمی ہو سکتی ہے - اسکا تصفیہ ہم انکسپکٹر اور چف جوائن رہیں گے کہ اس تعداد کو نصف تک گھٹایا جا سکتا ہے یا نہیں -

لگال سٹلمنٹ پر بھی کچھ پولیس فورس رکھی گئی ہے - وہ بھی گذشتہ زمانہ سے ہے - اب چونکہ حالیہ تصفیہ کے لحاظ سے کسی قسم کے کریمینل کو بھی ہیچول کریمینل (Habitual Criminals) نہیں مانا جاتا اسلئے انکو کس طرح الگ رکھا جائے اور انکی نگرانی کس طرح کی جائے اس کے بارے میں مسودہ تیار ہو رہا ہے - وہاں ہر جو اخراجات ہوئے اور جو آدمی رکھے گئے تھے وہ ان لوگوں پر نگرانی رکھنے کے سلسلہ میں رکھے گئے تھے - وہاں کمی کی جارہی ہے - ہم نے وہاں صرف ایک پولیس تھانہ رکھا ہے جس میں ایک سب انسپکٹر اور چف جوائن رہیں گے -

اس کے بعد میں پولیس ٹرانسپورٹ کے بارے میں یہ کہا چاہتا ہوں کہ اس کا بھی انتظام ٹھیک نہیں ہوا - اسلئے ایک آفیسر کا جو موٹروں کے بارے میں معلومات رکھتا ہے حال ہی میں پبلک سروس کمیشن نے انٹرویو کیا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ان کا تقرر ہو جائیگا - ہر ضلع میں حالات کے لحاظ سے کسی گاڑیاں رکھا ضروری ہے اس پر

بھی عور ہو رہا ہے اور میں سمجھا ہوں کہ کم از کم ۳ - ۴ لاکھ کی کمی ہم کرسکیں گے۔  
یہ میرا اندازہ ہے۔

می۔ آئی۔ ڈی۔ کے بارے میں مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ سی۔ آئی۔ ڈی میں  
احراجات بڑھانے کی ضرورت ہوگی۔ خاص کر انٹی کرفشن برانچ میں۔ ہمیں چند ایسے  
افسروں کی ضرورت ہوگی جن کا نالراسب تعلق ہوم مسٹری سے رہے گا اور وہ انٹی کرفشن  
برانچ میں کام کریں گے جیسا کہ ممٹی میں ہو رہا ہے۔ ہمارے پاس جو برانچ ہے اسے  
۱۵ سے وائڈ کرپس کیسز (Corruption Cases) کے متعلق رپورٹ پیش کی۔  
ان میں سے کچھ کیسز کے بارے میں تحقیقات ہوئی ہیں اور کچھ کیسز ٹرائیبونل  
(Tribunal) یا گورنمنٹ کے سامنے پیش ہیں۔ میں سمجھا ہوں کہ اس برانچ کو  
وسعت دینے کی ضرورت ہے تاکہ کرپس کو ہم کیا جاسکے۔

شری گوپی ڈی گنگا ریڈی۔ پوائنٹ آف انفارمیشن (Point of Information)  
اکثر لوگ اسمبلی ہال میں سوئے ہوئے نظر آتے ہیں۔ کیا یہ سوکتے ہیں؟  
مسٹر اسپیکر۔ سو نو سکتے ہیں لیکن کام کو ڈسٹرب (Disturb)  
ہیں کرسکتے۔

شری دگمبر راؤ سدو۔ آخری حیر جو میں عرض کرنا چاہتا ہوں وہ پولس  
کی بحوالہ کے بارے میں ہے۔ ایک کارخانہ کے مزدور اور پولیس کانسٹبل میں کیا فوری ہے؟  
انکو ہاؤزنگ فسیلیٹیز (Housing Facilities) دینے اور آسائشیں پہنچانے کی  
ضرورت ہے۔ ناالخصوص محض اس حال سے کہ پولیس سے ایک مہینہ ٹکر ہوئی تھی اسلئے  
پولیس میں کافی کمی کرنا چاہئے وغیرہ تو میں صرف اسکا کہوں گا کہ اس طرح کا حد نہ  
درست نہیں ہے۔ جب کوئی بچہ دیوار سے ٹکراتا ہے تو عصہ میں آکر اسکو مارنا ہے۔  
ٹھیک اسی طرح پولیس پر عصہ امارنا نامناسب ہوگا۔

جو لوگ باہر سے آئے ہیں ان میں ناالخصوص ممٹی یا مدراس میں سے اچھے  
لوگ بھی ہمارے پاس آئے ہیں اور انہوں نے جو کام کیا ہے ہم کو یہ سمجھا چاہئے کہ  
ہماری دفتروں کے وقت انہوں نے ہماری امداد کی۔ ہمیں انکا شکریہ ادا کرنا چاہئے۔  
محض لوکل ہیں یا باہر کے اس سٹیٹمنٹ (Sentiment) کو نکال دیا چاہئے۔  
اور اس سٹیٹمنٹ میں نہ جتنے ہوئے ہمارا ڈھانچہ کس طرح اچھا ہو سکتا ہے اور کسے  
ایفیشینٹ (Efficient) ہو سکتا ہے اس باب پر غور کرنا چاہئے۔ ہم محصور  
ہیں کہ ان میں سے بعض کو یہاں رکھیں۔ محض اس سٹیٹمنٹ کے تحت کہ یہ باہر کے ہیں  
انہیں نکال دیا درست نہ ہوگا۔ یہ تیارو براؤنشلزم (Narrow Provincialism)  
ہے اور اسکو ہمیں نکال دیا چاہئے۔ بھرتی کرتے وقت ضرور اسباب کا خیال رکھا جانا  
ہیکہ یہاں کے لوکل (Local) آدمیوں کو پریفرنس (Preference) دینا ہے۔ لیکن  
محض اس خیال کے تحت کہ وہ یہاں کے آدمی ہیں ان کو رکھ لیا بھی درست نہیں ہوگا کیونکہ  
جب کسی ایک خاص جگہ کیلئے ہم تلاش کرتے ہیں تو اسوقت ہم کو معلوم ہوتا

ہے کہ ہم کو ایسے موروثی آدمی ہیں ملتے - خود میرا بھی خیال ہے - یہ میں نہیں کہتا کہ میں جس حکم پر بیٹھا ہوں وہ میرے لئے موروثی ہے - ہم کسی اصول اور قانون کے تحت یہاں بیٹھے ہیں -

حیسا کہ آرٹریل فاسس سسٹر نے فرمایا کہ ریمپاٹرنس ( Repatriation ) کے تحت بہت بڑی کمی ہو جائیگی - ہم کسی اور دروس سے زیادہ ہیں - مختلف پراونس میں ۱۳ پرسنٹ سے لیکر مختلف پرسنٹج ہے - لیکن مری رائے میں پرسنٹج کا سوال ہی غلط ہے - جیسے کہ ایک معمولی فیملی میں ایک شخص جسکی بچوہ ۱ روپہ ہے وہ کھائے ہر ۵۰ پرسنٹ خرچ کرتا ہے اور دوسرا شخص جسکی بچوہ ۱۰۰ ہے وہ بھی کھائے ہر ۵۰-۵۰ روپہ ہی خرچ کرنا ہوگا بلکہ اس سے بھی کم کیونکہ اور کئی چیزیں کھانے کی حکم لئے لیتی ہیں - اسلئے ہم کو یہ دیکھا جائے کہ لائیڈ آرڈر ایک اسسٹیل ( Essential ) چیز ہے اور اسکو قائم رکھے اور حکومت کے کاروبار چلانے کیلئے ہماری آمدنی میں اضافہ کس طرح ہو سکتا ہے - اور دوسرے کریٹیو ( Creative ) اور کسٹرکٹیو ( Constructive ) کاموں میں بیسہ کس طرح دیا جاسکتا ہے - اور اسی طرح پولس کا بحث کس طرح کیا جاسکتا ہے -

میں دوسرے واقعات پر نہیں جانا لیکن حیسا کہ ہمارے کمیونسٹ لیڈروں نے پہلے بھی اطمینان دلایا تھا واقعی اس کے حالات ہوں گے اور حیسا کہ انورس لیڈر نے کہا ہے کہ

If this wise policy continues, everything will be alright

ہر چیز اس بات پر منحصر ہے - اگر پولیس فورس زیادہ ہو تو میں خود اسکو کم کرونگا - اور جب حالات بہتر ہوں تو بھر کوئی معی نہیں کہ ہم پولیس کم نہ کریں - اس طرح احراحات میں بھی کمی ہو سکتی ہے - میں اب میں یہاں کام کر کے جب گھر گیا دو دیکھا کہ ٹیلر وائرلس میسج ( Wireless Message ) تھا جس میں لکھا تھا کہ فائرنگ ہوئی - فلاں فلاں آدمی آئے تھے الٹہ کوئی گھائل نہیں ہوا - میرے پاس ایسی کئی اطلاعاتیں روبرو آ رہی ہیں - جب کوئی پولیس کا حوالہ مرجاتا ہے تو کوئی کچھ نہیں کہتا لیکن جب کوئی اور شخص فائرنگ وغیرہ میں ہلاک ہوتا ہے تو پریس میں آتا ہے اور اسکا خوب چرچا کیا جاتا ہے -

جس کے پاس زیادہ آرس ہیں کون کہتا ہے کہ معاقب کریں اور ظلم کریں ؟ پولیس کیا کریگی ؟ وہ اپنا کام کریگی - بعض لوگ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ کانسٹیٹیوشنل میتھڈ ( Constitutional Method ) استعمال کیا گیا - اگر یوں ہی ہے تو انکا کام ہے کہ ریمپس گورنمنٹ کو دے دیں - یہ بات چونکہ یہاں آئی ہے اسلئے اس کا ذکر کرتا ہوں - ان چیزوں کو اور ان خطرات کو ہمارے سامنے رکھتے ہوئے ہم سے لڑیہ مطالبہ کیا جائے کہ پولیس کم کر دی جائے تو اسے کس طرح قبول کیا جاسکتا ہے ؟ اگر ایسا کیا جائے تو گورنمنٹ کا اثر ختم ہو جائیگا - یہ مطالبہ کیا گیا کہ کمیونسٹ پارٹی



پر سے پابندی اٹھالی جائے۔ ٹھیک ہے ہم نے اٹھالی۔ غیر مشروط طور پر اٹھالی حالانکہ کانسی ٹیوس کی رو سے ہمیں حق تھا کہ سرط لگائیں۔ ہوا کیا کہ حو توقع ہم نے کی بھی دوسری طرف سے وہ توقع پوری نہیں ہوئی۔ اب بھی آرمنس اسے ناس رکھے بر اصرار ہو رہا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس پر بھی اصرار ہے کہ پولیس کو ہٹانا جائے۔ دوسری طرف یہ عمل کہ جنگلوں میں حو لوگ رہتے ہیں ان سے کافی طور پر باخاٹر فائدے اٹھائے جا رہے ہیں۔ لے اطمینانی کی حالت اب بھی باقی ہے۔ بروینگنڈہ اب بھی جاری ہے۔ پولیس میں کمی کرنے کی انتہائی کوسس کی جاری ہے۔ ان تمام باتوں پر ایک ساتھ عور کیا جائے تو نتیجہ صاف طور پر نکالا جاسکتا ہے کہ اس کے پیچھے کوئی منصوبہ کام کر رہا ہے۔ جس کے تحت مقصود یہ ہے کہ گورنمنٹ کے ناوس کو ناکام کرنے کی کوسس کی جائے۔ ہم اس کا موقع نہیں دینا چاہتے۔ لیکن اگر اطمینان بحال حالات پیدا کئے جائیں تو یقیناً پولیس کے بھٹ میں زیادہ سے زیادہ کمی کی جاسکتی ہے پولیس کے بارے میں حو کچھ کہا گیا ہے ان کے میں نے حوانات دئے ہیں اور حو ناں رہ گئے ہیں ان کے حوانات بھی آئندہ دونگا۔ ہو سکتا ہے کہ حو کچھ کہا گیا ہو اس میں کچھ سچائی ہو لیکن یہ واقعات کب ہوئے ہیں اور کہاں ہوئے ہیں یہ میں نہیں جانتا۔ میں ہاوس کو و سواس دلانا چاہتا ہوں کہ پولیس ڈنارمنٹ کے اڈمنسٹریٹس میں حو حرامان ہیں وہ ورثہ میں چلی آ رہی ہیں۔ لیکن میں اس پر عور کر رہا ہوں کہ ہم اڈمنسٹریٹیو مشنری (Administrative Machinery) کو کس طرح اچھی سے اچھی ساسکتے ہیں۔ میں آج ایک گھوڑے پر سوار ہوں۔ ممکن ہے میں اتر جاؤں اور کوئی دوسرا آ جائے۔ یہ اور بات ہے۔ لیکن میں جب تک ہوں یہ میری کوشش رہیگی کہ اس مشنری کو جہاں تک ممکن ہو سدھارا جائے۔ مگر ہمیں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ انکو برا بھلا کہے سے یہ سدھرنے والے ہیں۔ کمروریوں کو ایک طریقے سے دور کرنا ہوگا۔ اور میں آریبل ممرس سے کہہوں گا کہ یہ کام اس طرح سے نہیں ہو سکتا کہ دس بیس واقعات کو جمع کر کے تقریروں میں کہتے بھریں۔ اس طرح الفاظ کی بوجھار کرنے سے کچھ فائدہ نہیں ہے۔ اگر واقعی اصلاح مسطور ہے تو حقیقی واقعات کو تلاش کجئے۔ انکو میرے سامنے لائیں۔ میں آپکا ساتھ دینے کے لئے تیار ہوں۔ میں ہر گر انکی تائید کرنے کے لئے تیار ہوں حو رائیوں میں مستلا ہیں۔ میں ان ہاتھوں کی حمایت کرنا نہیں چاہتا حو کرپٹ (Corrupt) ہیں۔ مگر یہ اوسی وقت ہو سکتا ہے جب شہادت دینے والے تیار ہوں۔ اگر اس طرح سے کہا جائے تو سروس کے سارے ڈھانچے کو ندلا جاسکتا ہے۔ اور اوسی وقت یہ مشنری ڈیموکریسی (Democracy) کے لئے فٹ (Fit) ہوگی۔ انک نٹی اسپرٹ (Spirit) سروس کے لوگوں میں پیدا کرنا ہے۔ اسے لوگ بھی ہیں جسوں نے کافی کام کیا ہے۔ محبت اور دیانت سے فرائض اہام دئے ہیں۔ ہمیں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ انکی امداد کے بعد ہم آگے نہیں بڑھ سکتے۔ اس کے لئے بطریہ ندلیے کی ضرورت ہے۔ ایک بچہ حو جو کھٹ پر گر گیا ہے اسکو ایک طاہہ ماریں تو ٹھیک نہیں ہوگا۔ اسی طرح عام طور پر کرپشن (Corruption) کی شکایت کرنا درست ہوگا۔ خاص پروسیس (Process) کے دریغ تبدیل ہو سکتی ہے۔

حیل ڈپارٹمنٹ کے بارے میں بہت کچھ کہا گیا اور زیادہ زور اس پر دیا گیا ہے کہ سندھیوں کا نقرر کیا گیا - ہاں ضرور کچھ سندھیوں کا نقرر کیا گیا ہے - حیل ڈپارٹمنٹ میں گریڈڈ خدمات پر کل ۲۶ آفیسر ہیں جن میں سے ۱۵ ملکی ہیں اور ۱۱ ناں ملکی۔ ناں گریڈڈ میں بھی زیادہ تعداد ملکیوں کی ہے اور سندھی بہت کم ہیں - تسویش کی ضرورت ہیں ہے - یہ ریفریج (Refugees) ہیں - یہ وہاں بھی حیل ڈپارٹمنٹ میں ملازم تھے - یہ وہاں جس رینک میں تھے اسی رینک (Rank) میں انہیں یہاں بھی رکھا گیا ہے - ایک دوکوریٹریٹ (Repatriate) کرنے کا ذکر کیا گیا تھا - لیکن بعد میں عمداً روک لیا گیا ہے - یہ لارسی تھا - کیونکہ ان سے دوسرے آفیسر کو ٹریسنگ دلانا مقصود تھا جس کے لئے ایک حکم آس رکھا گیا ہے - اس وجہ سے انکو روک لیا گیا ہے - یہ مسئلہ زیادہ اہم نہیں ہے کہ سندھی کتنے ہیں اور دوسرے کتنے ہیں - ایک صاحب نے حیل کے بارے میں کافی معلومات دئے ہیں - ایک پوائنٹ (Point) خاص طور پر انہوں نے بہت اچھا بتایا کہ وہاں ہمیں لبر مل سکتا ہے اسلئے اسے انڈسٹریل ایریا (Industrial Area) مانا جاوے جس سے کام ہو سکتا ہے اور ہماری انڈسٹری کو فائدہ پہنچے گا - یہ سبیش (Suggestion) بقسماً قابل عمل ہے - حیل کے ڈائریکٹر پر بھی کچھ اعتراض کیا گیا ہے - اب جو ڈائریکٹر ہیں ان کے ریکارڈ سے واقف ہوں - وہ سندھ کے علاوہ بمبئی میں بھی رہے ہیں - سندھ چونکہ بمبئی کا ایک حصہ تھا اسلئے وہ وہاں بھی رہے ہیں - انکو کوئی وظیفہ وہاں سے نہیں ملا ہے - یہاں انکی سرویسس کنٹراکٹ (Contract) پر لی گئی ہیں - حیل ڈپارٹمنٹ میں گورنمنٹ کو ریفرمز (Reforms) کرتے ہیں - انکو پورا کرنے کے لئے وہ کافی بند کرینگے - حیل کے حالات کو بہتر بنانے کا شاید انہیں احساس نہ ہو جو حیل میں گئے ہیں - حیل جانے کی وجوہات دو ہوتی ہیں ایک پولیٹیکل اور دوسری عام وجہ - پولیٹیکل حیثیت سے جو حیل میں جاتے ہیں ان کے متعلق بطریقہ اور ہوتا ہے - عام طور پر جو حائل لوگ حیل جاتے ہیں انکو حیل میں جسی چیزیں وہ چاہتے ہیں انہیں مل سکتی ہیں - لیکن پولیٹیکل پریرس کی حد تک ایسا نہیں ہو سکتا - سہ ۱۹۳۸ ع میں جب میں حیل میں تھا اس وقت وہ چیزیں ہیں ملتی تھیں جو اب مل رہی ہیں - حکم حکم ریڈیو لگے ہوئے ہیں - ہر ۲ قیدیوں کے لئے ایک پیپر ملتا ہے - پہچائیں قائم کی گئی ہیں - پہچائوں کا انتظام ان کے تفویض ہے - کھانے پینے کا انتظام ان کے تفویض ہے - حیل میں بھی ڈیموکریسی (Democracy) پیدا کرنے کا انتظام کیا گیا ہے - پہلے کے مقابلہ میں اب حیل کی حالت کیا ہے یہ دریافت کریں تو معلوم ہوگا - اب جیل کے لئے ویزٹرس (Visitors) مقرر کئے گئے ہیں - ایک دوست نے انہی پوچھا کہ ویزٹرس کو کس اصول پر مقرر کیا جاتا ہے - اس کا اصول یہ ہے کہ پبلک لائف (Public life) میں جو لوگ حصہ لیتے ہیں ، حکومت ایسے کسوں سے دلچسپی ہے ، انکو مقرر کیا جاتا ہے تاکہ یہ لوگ جیلوں کا معائنہ کریں اور ان میں جو حرایاں پائیں اسکو دور کرنے کے لئے حکومت کو متوجہ کر سکیں - اسمبلی کے ممبرس بھی جیلوں کے ویزٹرس ہو سکتے ہیں - اب تک

متعدد وزٹرس نے جیلوں کا معائنہ کر کے ان کے متعلق حو رائے طاھر کی ہے اسے دیکھتے ہوئے میں سمجھتا ہوں کہ جیلوں کا انتظام پہلے کے مقابلہ میں اب بہتر ہے اور بہت ساری نئی چہرے قائم کی گئی ہیں۔ عام طور پر یہ خیال ہے کہ ہم ترقی کی طرف جا رہے ہیں۔

انڈسٹریل ایریا کے بارے میں میرا خیال یہ ہے کہ ہم نے اسکو نگلٹ (Neglect) کیا تھا اسکو ایک کامیاب انڈسٹریل ایریا بنانا ضروری ہے۔

روڈ ٹرانسپورٹ کے بارے میں اساکہا چاہا ہوں کہ۔۔۔۔۔

*Shri V.D. Deshpande* . What about the treatment of detenus in the Jails ?

شری دگمبر راؤ سدو۔ اس جانب بھی توجہ دیا رہی ہے۔ وہ سہولتیں دیا رہی ہیں جو عام طور پر انڈر ٹرائیل ( Under trial ) لوگوں کو دیتا تھا۔

موٹر ویکل ایکٹ گورنمنٹ آف حیدرآباد نے نافذ کیا ہے۔ اس ایکٹ کے تحت ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے۔ مال اور بیسجس لائے لے جانے والی گاڑیوں کا معائنہ اور راستوں کی نگرانی کا کام اس کے ذمہ ہے۔

حساکہ ہمارے ایک دو سب لے کہا حال ہی میں جو اسٹرائٹ ہوئی ہے اوسکے بعد موٹر ویکس اور آفسرس کی ایک جائنٹ میٹنگ ( Joint Meeting ) ہوئی ہے جس میں سمجھوتہ کر کے بعض تجویزیں گورنمنٹ کے سامنے رکھا طے کیا گیا ہے۔ میرے پاس وہ رپورٹ ابھی نہیں آئی ہے۔ ٹرانسپورٹ کے متعلق جو فیصلہ ہوا گورنمنٹ بھی اوسکو منظور کر رہی ہے۔ ایسی صورت میں میں نہیں سمجھتا کہ اس سے بڑھ کر مجھے آنکے سامنے کیا حیر رکھنے کی ضرورت ہے۔ پولس بحث کے سلسلہ میں میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ گورنمنٹ کی طرف سے جو کوسس ہو رہی ہیں وہ یہ ہیں کہ پولیس سروس کو زیادہ سے زیادہ تربیت دینا چاہئے اور اس میں زیادہ سے زیادہ ڈسپلین پیدا کیا جائے۔ اس کے لئے ہمارے سامنے کئی اسکیمیں ہیں۔ جیسی کہ کاسٹلنوں کے لئے مدرسہ کا قیام۔ پہلے کاسٹلنوں کی ٹریننگ کے لئے کوئی مدرسہ نہیں تھا۔ اب حیدرآباد میں ان کی ٹریننگ کے لئے ایک مدرسہ قائم کیا جا رہا ہے۔ ممکن ہے کہ دوسرے ڈسٹرکٹس میں بھی ایسے مدرسے قائم کئے جائیں۔ ان کا سہا یہ ہے کہ ان کو لٹریسی ( Literacy ) اور تربیت حاصل ہو اور ان میں ڈسپلین زیادہ پیدا ہو۔ وہ یہ حاسب کہ ان کے فرائض کیا ہوئے جائیں۔ یہ ٹریننگ ۶-۸ مہینوں کی ہوگی۔ پولیس میں زیادہ سے زیادہ ڈسپلین ( Discipline ) پیدا کرے اور اسکو زیادہ ایشٹ ( Efficient ) بنائے کے لئے گورنمنٹ کوسس کر رہی ہے۔ اس سلسلہ میں نئے پولیس آفیسر قائم کئے گئے ہیں۔ یہ پولیس آفیسر جہاں پر قائم کئے گئے ہیں وہاں چوبدرے اور نئے آفیسر موجود ہیں ان کی تعداد یہ ہے۔

۵۶

ورنگل نارٹھ ایڈ ساؤتھ

۴۳

بلگڈہ

۳۸

کریم نگر

۳۲

محبوب نگر

۳۰

میدک

ہمارے پڑوس میں مدراس اسٹیٹ کے حوالہ سے اور اون میں حوالہ سے پولیس اسٹیشنس ہیں اول کے فیکس دیکھے سے پتہ چلیگا کہ گنٹور ڈسٹرکٹ میں ۶۵ پولیس اسٹیشنس ہیں۔ لیکن اوسکے مقابلہ میں ہمارے پاس ورنگل نارٹھ ایڈ ساؤتھ کے لئے صرف ۵۶ پولیس اسٹیشنس ہیں۔ اسی طرح کرسنا ڈسٹرکٹ میں حوالہ سے ورنگل کے قریب ہی ہے ۵۰ پولیس اسٹیشنس ہیں۔ سو میں کہتا ہوں کہ ہم نے حوالہ سے تعداد مقرر کی ہے وہ نا واجبی میں ہے۔ یہ پولیس اسٹیشنس پاپولیشن (Population) اور انتظامی اعراض کے مد نظر قائم کئے گئے ہیں۔ میں اس سے بڑھکر آپ کا سہ ( ) لیا میں چاہتا۔ آخر میں میں یہ اپیل کرونگا کہ حوالہ سے موشن پیش کئے گئے ہیں وہ آپریل ممبرس واپس لے لیں سو مناسب ہوگا۔

#### DEMAND No. 6—CHARGES ON ACCOUNT OF MOTER VEHICLES ACTS.

*Shri V.D. Deshpande* . I beg leave of the House to withdraw my cut motion to Demand No. 6.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

#### DEMAND No. 19—HOME DEPARTMENT

*Shri Deshpande* : Mr. Speaker, Sir, I want my cut motion to be put to vote.

*Mr. Speaker* : The question is :

“That the demand under the head ‘Home Department’ be reduced by Re. 1”.

The motion was negatived.

#### DEMAND No. 41—JAILS AND CONVICT SETTLEMENTS

شری کے۔ وی۔ نارائن ریڈی۔ آپریل ہوم منسٹر نے جو سجیشن پیش کیا ہے اوسے تسلیم کرتے ہوئے مجھے مسرب ہوتی ہے۔ لہذا ایسی صورت میں اپنے کٹ موشن کو میں وٹھ ڈرا (Withdraw) کرتا ہوں۔

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

*Shri K V Narayana Reddy* I beg leave of the House to withdraw my cut motion to Demand No 41.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

*Shri V. D. Deshpande* Mr. Speaker, Sir, I want my cut motion to be put to vote.

*Mr. Speaker* The question is .

“That the demand under the Head ‘Jails and Convict Settlements’ be reduced by Re 1 ”

The motion was negatived.

*Shri K. Ramachandra Reddy* Mr. Speaker, Sir, I want my cut motion to be put to vote.

*Mr Speaker* The question is .

“That the demand under the Head ‘Jails and Convict Settlements’ be reduced by Re 1 ”

The motion was negatived.

*Shri K V. Narayan Reddy* . Mr Speaker, Sir, I beg leave of the House to withdraw my cut motion

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

*Shri A. Guruva Reddy* Mr Speaker, I want my cut motion to be put to vote

*Mr. Speaker :* The question is :

“That the demand under the Head ‘Jails and Convict Settlements’ be reduced by Re 1 ”

The motion was negatived.

#### DEMAND NO. 42—POLICE

*Shri Viswanatha Rao* . Mr. Speaker, Sir, I want my cut-motion to be put to vote.

*Mr. Speaker :* The question is :

“That the demand under the head ‘Police’ be reduced by Rs 34,52,000.

The motion was negatived.

*Shri V. D. Deshpande* : I demand a Division.

The House divided.

Ayes—57.

Noes—83.

The motion was negatived

*Shri V D Deshpande* Mr Speaker, Sir, I want my cut motion to be put to vote.

*Mr Speaker* . The question is :

“That the demand under the head ‘ Police ’ be reduced by Rs 75,00,000.

The motion was negatived.

*Shri Viswanath Rao* : I demand a Divison.

The House divided.

Ayes—57

Noes—83.

The motion was negatived.

*Shri A. Guruva Reddy* . Mr. Speaker, Sir, I want my cut motion to be put to vote.

*Mr. Speaker* . The question is :

“ That the demand under the head ‘ Police ’ be reduced by Re 1 ”.

The motion was negatived.

*Shri K Ramachandra Reddy* : Mr Speaker, Sir, I want my cut motion to be put to vote.

*Mr. Speaker* : The question is :

“ That the demand under the head ‘ Police ’ be reduced by Re. 1 ”.

The motion was negatived.

*Shri B Krishnaiah* : Mr. Speaker, Sir, I want my cut motion to be put to vote.

*Mr. Speaker* : The question is .

“ That the demand under the head ‘ Police ’ be reduced by Re. 1 ”,

The motion was negatived.

(Shri K. L. Narasimharao was found not present in the House).

*Mr. Speaker* : The question is :

" That the demand under the head ' Police ' be reduced by Re. 1 ".

The motion was negatived.

*Shri B. D. Deshmukh* . Mr. Speaker, Sir, I want my cut motion to be put to vote

*Mr. Speaker* : The question is .

" That the demand under the head ' Police ' be reduced by Re. 1 ".

The motion was negatived

(Shri Kankanti Srinivas Rao was found not present in the House)

*Mr. Speaker* The question is :

" That the demand under the head ' Police ' be reduced by Re. 1. "

The motion was negatived

DEMAND NO. 95—CAPITAL OUTLAY ON ROAD TRANSPORT  
SCHEMES.

*Shri V. D. Deshpande* . Mr. Speaker, Sir, I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn

*Mr. Speaker* : Now, I shall take up the demands one by one.

DEMAND NO. 6—CHARGES ON MOTOR VEHICLES ACT.

The question is :

" That a sum not exceeding Rs. 12,00,000 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March 1953 in respect of Demand No. 6 ".

The motion was adopted

## DEMAND NO. 19—HOME DEPARTMENT.

*Mr. Speaker* . The question is :

“That a sum not exceeding Rs 2,79,400 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March 1953 in respect of Demand No 19 ”

The motion was adopted

## DEMAND NO 42—JAILS AND CONVICT SETTLEMENT

*Mr. Speaker* The question is

“ That a sum not exceeding Rs 27,51,000 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March 1953 in respect of Demand No 41 ”

The motion was adopted

## DEMAND NO. 12—POLICE

*Mr. Speaker* The question is

“ That a sum not exceeding Rs. 2,66,000 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March 1953 in respect of demand No 42 ”

The motion was adopted

## DEMAND NO 83—EVACUEE DEPARTMENT

*Mr. Speaker* . The question is

“ That a sum not exceeding Rs 1,31,850 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March 1953 in respect of Demand No 83 ”

The motion was adopted.

## NO. 95—CAPITAL OUTLAY ON ROAD TRANSPORT SCHEME.

*Mr. Speaker* . The question is .

“ That a sum not exceeding Rs. 87,50,000 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment for the year ending the 31st day of March 1953 in respect of Demand No. 95 ”.

The motion was adopted

The House then adjourned till Nine of the Clock on Monday, the 28rd June 1952.